(९)

बुक-पोस्ट प्रकाशित सामग्री

गुरुकुल पत्रिका । प्रह्लाद । आर्य भट्ट

रजि० संख्या एल० १२७७

सेवा में,

____

____

____

व्यवसाय प्रबन्धक
गुरुकुल काँगड़ी विश्वविद्यालय
हरिद्वार

اور وہ جو اِس راز کو جانتا ہے وہ جہاں کہیں جاتا ہے۔ عزت پاتا ہے۔

۵۔ اُس نے خواہش کی میرا دوسرا جسم پیدا ہو۔ وہ خیال میں (اپنے) جوڑے بانی کے ساتھ ملا۔ بھوک۔ موت۔ تب جو بیج تھا۔ وہ برس ہوا۔ اُس سے پہلے برس ہتیں تھا۔ بانی نے اس کو اُتنے دیر (گربھ میں) دھارن کیا۔ جتنا برس ہوتا ہے۔ اس کو اتنے عرصہ کے بعد پیدا کیا۔ جب وہ پیدا ہوا۔ تب (موت نے) اُس کی طرف منہ کھولا۔ اُس نے بھان (اس طرح آواز کیا۔ وہی بانی ہوئی۔

تشریح۔ اس میں پہلے سوکشم پھر استھول سرشٹی کا بیان ہے۔

۶۔ اُس نے سوچا اگر میں اس کو مارتا ہوں۔ تو بہت کم ان ہو گا۔ تب اُس بانی کے ساتھ اس شریر (برس) سے سب کو پیدا کیا جو کچھ کہ یہ ہے۔ رگ۔ یجر۔ سام۔ چھند۔ یگیہ۔ انسان اور حیوان۔ اُس (موت) نے جو جو پیدا کیا۔ اس کے کھانے کا ارادہ کیا۔ بلاشک وہ سب کھا جاتا ہے یہ سورج کا سورج پن ہے۔ (وہ سب کچھ کھا جاتا ہے۔ اس لئے اُس کو آدتی کہتے ہیں) جو اس طرح آدتی کے آدتی پن کو جانتا ہے۔ وہ اِن سب کا کھانے والا ہوتا ہے۔ اور سب اُس کا ناج ہوتا ہے۔

تشریح۔ بانی سے مُراد وید روپی بانی ہے۔ پہلے وید پرگٹ نہیں تھے بعد کو پرگٹ ہوئے۔ شنکر اچاریہ

۷۔ اس کو خواہش ہوئی کہ بہت بڑے یگیہ کا اہتمام کروں۔ اس نے محنت کی اور تپ کیا۔ جب وہ محنت کر چکا اور تپ کر چکا تو اُس یش کا بیج (اُس سے) نکل گیا۔ وہ یش کا بیج پران ہے۔ پران کے نکل جانے پر اس کا شریر پھولنے لگا۔ اس کا من شریر ہی میں رہا۔

تشریح۔ پران سے مُراد اندریہ اور پران دونوں سے ہے۔ اندریاں اور پران دونوں بل اور یش ہیں۔ راجارام

۸۔ اُس نے خواہش کی۔ یہ میرا جسم (یگیہ کے) قابل ہو جائے اس لئے وہ گھوڑا ہو گیا۔ کیونکہ وہ پھول گیا تھا۔ (اور اب) یہ یگیہ کے قابل ہوا۔ یہ اشومیدھ کا اشومیدھ پن ہے۔ بلاشک یہ پُرش اشومیدھ کو جانتا ہے۔ جو اس (راز) کو اس طرح جانتا ہے۔ اب اس گھوڑے کو اُس نے آزاد (کھلا ہوا) خیال کیا۔ اس کو سال کے بعد اپنے لئے بھینٹ کیا۔ (اور دوسرے) مویشیوں کو دیوتاؤں کو دیا۔ اس لئے (اب بھی یگیہ کرنے والے) پوتر کئے ہوئے۔ (جل چھڑکے ہوئے) پرجاپتی کے گھوڑے کو سب دیوتاؤں کو نذر کرتے ہیں۔ بلاشک یہ اشومیدھ ہے جو یہ (سورج) چمکتا ہے۔ اور برس اس کا جسم ہے۔ یہ اگنی (دیاپک دیشوانر) ہے۔ یگیہ کی اگنی (ارک) ہے۔ اور یہ لوک اُس کے شریر ہیں۔ بس یہ دونوں ارک اور اشومیدھ (یگیہ) ہیں اور وہ پھر ایک ہی دیوتا ہے یعنی موت (جو اس راز کو جانتا ہے۔) وہ موت کو شکست دیتا ہے۔ موت

اُس کو نہیں دباتی۔ موت اس کی اپنی ہو جاتی ہے۔ وہ اِن دیوتاؤں میں سے ایک ہوتا ہے۔

تشریح - یہ اپ نشد اس قدر مشکل (دقیق) ہے۔ کہ اس کے مضمون کی تشریح امر محال ہے۔ اس لئے ہم لفظی ترجمہ کے سوا اور زیادہ کچھ نہیں کر سکتے جنہوں نے اس کے تشریح میں سائنس (فلسفہ) سے کام لینا چاہا ہے۔ وہ بالکل منہ کے بل گرے ہیں اور ناکامیابی ہوئی ہے۔ جہاں جہاں ہم نے سمجھا۔ خود ٹیکا کاروں سے ضروری مدد ملی اس کو لکھدیا۔ باقی یوں ہی چھوڑ دیا۔ پنڈت راجارام جی ۴ سے ۶ تک کا مطلب اختصار کے ساتھ اِس طرح کرتے ہیں۔ (۴) جب تینوں لوک الگ ہوئے اِن سب میں پہلے گرمی برابر رہی۔ پر کھٹو پر سورج چمکا رت پڑنے لگے۔ اور برس ہوا۔ (۵) سرشٹی ہوئی۔ دید۔ منشیہ پرگٹ ہوئے۔ یہ سب موت سے ہوا۔ اور اُسی میں لین ہو گا۔ (۶) جب تک شریر میں پران ہے تب تک اس کی جان ہے۔ جب اس براٹ میں سے پران الگ ہوئے وہ پھول گیا۔ جیسے جان نکلنے کے بعد مُردہ پھول جاتا ہے۔ (۷) پھول جانے سے اس براٹ کا نام اشو (گھوڑا پھولا ہوا) ہو گیا۔ اور پھر داخل ہونے سے یہ یگیہ کے قابل بنا۔ اس دراٹ میں موت دیاپک ہے۔ اور یہ سب دیوتا اُسی کے انگ ہیں۔ یہ دراٹ سب اُسی انترآتما کے بھینٹ کرتا ہے۔ برسوں کی تمام پیداوار انہیں کے بھینٹ کی جاتی ہے۔ زمین بھی اس کو بھینٹ دیتی ہے۔ دیشو انراگنی جو دیاپک ہے۔ یہ ترلوکی اس کا شریر ہے۔ یہی چمکتا ہوا سورج اشومیدھ ہے یہی موت ہے۔ اسی سے رچنا ہوتی ہے۔ اسی میں لین ہو جاتی ہے۔

جو اس کو جانتا ہے۔ موت کے خوف سے آزاد ہو جاتا ہے۔

تفسیر ابرہمن

۱۔ پرجاپتی کی اولاد دو طرح کی تھی۔ دیوتا۔ اور راکشش۔ اُن میں سے دیوتا چھوٹے اور راکشش بڑے تھے۔ ان (دیوتاؤں) میں رقابت پیدا ہوئی۔ دیوتا بولے آؤ۔ اس یگیہ میں ہم اُدگیتھ کے مدد سے راکششوں کو دبائیں۔

۲۔ اُنھوں نے بانی سے پوچھا "کیا تو ہمارے لئے (اُدگیتھ کو اونچے الحان سے) گائیگی؟" (بانی نے کہا) "بہت اچھا"۔ اور ان کے لئے بانی نے اُدگیتھ گایا۔ جو بانی میں بھوگ ہے۔ اس کو اُس نے دیوتاؤں کے لئے گایا۔ اور جو اچھا بولتا ہے۔ اس کو اپنے لئے (گایا)۔ (اسُروں نے) (اس کو) جان لیا۔ "بلا شک (یہ) اس گانے والے (اُدگاتا) سے یہ ہم کو دبا لینگے۔ اس لئے حملہ کر کے اس (بانی) کو پاپ (بُرائی) سے چھید دیا۔ خراب بولنا۔ (جھوٹھ۔ ناشائستہ۔ سخت کلامی وغیرہ) ہے۔ یہی وہ بُرائی ہے۔

۳۔ تب اُن (دیوتاؤں) نے سانس (قوت شامہ) کو کہا۔ "تو ہمارے لئے (اُدگیتھ) کو گا۔" (اس نے کہا) "بہت اچھا" ان کے لئے سانس نے اُدگیتھ گایا۔ سانس میں جو بھوگ ہے۔ اس کو اُس نے دیوتاؤں کے لئے گایا۔ اور جو اچھا سونگھتا ہے وہ اپنے لئے "گایا" اسُروں نے

اس کو جانا ”بلا شک - اس گانے والے (اُدگاتا) سے یہ ہم کو دبا لینگے“ اس لئے اُس پر حملہ کر کے اُس کو پاپ سے چھید دیا - پاپ (دراصل) بُرا سونگھنا ہے - یہی پاپ ہے -

۴- تب انہوں نے آنکھ کو کہا ”تو ہمارے لئے (اُدگیتھ) گا (اس نے کہا) بہت اچھا ان کے لئے آنکھ نے (اُدگیتھ) گایا - آنکھ کا جو بھوگ ہے - ان کے لئے اور اچھا اپنے لئے اُن راکشسوں نے جانا بلا شک اس گانے والے سے وہ ہم کو دبا لینگے - اس لئے اس پر حملہ کر کے اس کو پاپ سے چھید دیا - بُرا دیکھنا ہی پاپ ہے - یہی وہ پاپ ہے -

۵- تب انہوں نے کان سے کہا - تو ہمارے لئے (اُدگیتھ) گا - (اس نے کہا) بہت اچھا! اس نے گایا - کان میں جو بھوگ ہے وہ اُس نے دیوتاؤں کے لئے اور جو اچھا سننا ہے - وہ اپنے لئے گایا اُن راکشسوں نے جانا - بلا شک یہ (اُدگاتا) گانیوالا کی مدد سے ہم کو دبا لینگے - اُس کو انہوں نے پاپ سے چھید دیا - وہ جو پاپ ہے خراب سننا (غیبت وغیرہ) ہے - یہی پاپ ہے -

۶- تب انہوں نے من کو کہا - ”تو ہمارے لئے اُدگیتھ گا“ (اس نے کہا) بہت اچھا - جو من کا بھوگ ہے - اس نے دیوتاؤں کے لئے گایا - اور جو اچھا ہے - اور جو اچھا خیال ہے اس کو اپنے لئے گایا) اُن (راکشسوں) نے جانا - اس اُدگاتا سے وہ ہم کو دبا لینگے - انہوں نے حملہ کر کے اُس کو پاپ سے چھید دیا - جو نامناسب خیال ہیں -

وہی پاپ ہیں۔ (دراصل) یہی پاپ ہیں۔ اس طرح انہوں نے ان دیوتاؤں کو برائی سے چھید دیا۔

۷۔ تب انہوں نے اس پران سے جو منہ میں ہے کہا تو ہمارے لئے (اودگیتھ) گا۔ (اس نے کہا بہت اچھا) ان کے لئے اس پران نے (اودگیتھ) گایا۔ ان راکشسوں نے جانا۔ اس گانے والے (کی مدد) سے وہ ہم کو دبا لینگے۔ اس پر انہوں نے حملہ کر کے پاپ سے چھیدنا چاہا۔ پس جس طرح مٹی کا ڈھیلہ پتھر سے لگ کر چور چور ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی وہ راکشس چور چور ہو کر ہر چہار طرف برباد ہو گئے۔ تب دیوتا دن کی ترقی ہوئی اور راکشس گر گئے وہ جو اس طرح جانتا ہے۔ خود بخود ترقی کرتا ہے۔ اور جو دشمن اس سے حسد کرتا ہے۔ وہ تباہ ہو جاتا ہے

تشریح

تشریح۔ اس براہمن کا اپدیش واضح ہے۔ ہر انسان کے دل میں دو اصول نیکی اور بدی کے کام کرتے ہیں۔ یہی دیوتا اور راکشس ہیں۔ یہ اصول اندریوں میں ہیں۔ اور انہیں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو بھی دیوتا اور راکشس کہا جاتا ہے۔ اندریوں کے دوارا دھرم اور پرمارتھ کی ترقی کی خیال کرنا فضول ہے۔ ان میں جب تک خود غرضی رہیگی تب تک پاپ ہوتا رہیگا۔ دھرم کا کام ہونا مشکل ہے نیکی کا اصول آدمی کے ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس میں خود غرضی و خود نفسی رہتی ہے۔ اس لئے بڑا ہے۔ نیکی کا اصول دبا رہتا ہے۔ اس لئے چھوٹا ہے وہ ست سنگ سوادھیائے و ابھیاس سے ہی بڑھتا ہے۔ سنسار

میں اسی دیہہ سے راکششوں کا راج ہے۔ چونکہ اندریوں میں نفسانیت اور خودغرضی ہے۔ ان کے مدد سے بدی پر غالب آنا مشکل ہے۔ ان میں ہمیشہ جھگڑا رہتا ہے۔ ایک دوسرے کو نکالنا چاہتی ہیں۔ اسی کو دیو اُسر سنگرام کہتے ہیں۔

نیکی کے اصول یگیہ کرنے سے بڑھتے ہیں۔ یگیہ میں اُدگاتا جمان کے لئے اُدگیتا پروہت اُدگیتھ (پرماتما کی ستتی) گائیگا۔ جس سے پروپکار بڑھیگا۔ اُدگاتا کے لئے ضروری ہے کہ اس کی زندگی خودغرضی اور سوارتھ کے خیال سے پاک ہو۔

دیوتاؤں نے یکے بعد دیگرے بانی۔ آنکھ۔ کان۔ ناک۔ من سے پرارتھنا کی ان سب میں خودغرضی تھی۔ سب اپنے لئے اچھا چاہنے والے تھے۔ اس لئے اسروں نے ان کو پاپ سے خراب کر دیا۔ مثلاً زبان عیب گو ہے۔ آنکھ عیب بیں ہے۔ کان برا سننے والا ہے۔ ناک بدبو سونگھنے والی ہے۔ من میں برے سنکلپ آتے ہیں۔ راکششوں نے ان کے کمزور پہلوؤں کو دیکھ کر انہیں سے دبا دیا۔ اور یہ سب مغلوب ہو گئے۔ اور یہ اُدگاتا اچھے نہیں نکلے۔ تب دیوتاؤں نے پران کو منتخب کیا۔ جو رات دن اپنے کام میں لگا رہتا ہے۔ سب اندریاں چاہے سو جائیں۔ مگر یہ نہیں سوتا۔ نہ اس کو مرض کا خوف نہ بیہوشی کا ڈر۔ جس طرح کام شروع کرتا ہے۔ رات دن اسی میں لگا رہتا ہے۔ اس کا کام ہے۔ سب کو زندگی بخشنا۔ یہ پروپکار ہے۔ اس میں ذرہ بھی خودغرضی نہیں ہے۔ اپنے مالک کے حکم پر ہر وقت مستعد رہتا ہے۔ اس لئے جب راکشس اس کی طرف جھکے برباد ہو گئے۔ کام کرنے والے کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اس سے ہر شخص کو یہ سبق سیکھنا چاہیئے۔ کہ ہمیشہ کام میں مصروف رہے اور خودی و خودغرضی کو پاس

نہ آنے دے۔

۸۔ (تب) اُن دیوتاؤں نے کہا۔ وہ کہاں تھا۔ جس نے ہم کو اس طرح گلے لگایا؟ (انہوں نے کہا) "وہ منہ میں ہے"۔ اس لئے وہ پران 'ایاسیہ' کہلاتا ہے۔ اور چونکہ وہ تمام عضوں کا رس ہے۔ اس وجہ سے اس کو آنگرس (بھی) کہتے ہیں۔

تشریح ۔ایاسیہ = ایم (یہ) + آسے (منہ میں)

رس = آنگرس در س اس وجہ سے کہا گیا ہے۔ کہ جب وہ پران نکل جاتا ہے۔ تو پھر عضو نکمے ہو جاتے ہیں۔

۹۔ وہ دیوتا (پران) کا نام دُور ہے۔ کیونکہ اِس سے موت دور رہتی ہے۔ بیشک جو شخص اس راز کو جانتا ہے۔ موت اُس سے دور رہتی ہے۔

۱۰۔ اُس دیوتا (پران) نے اِن دیوتاؤں (اندریوں) کی بُرائی کو جو موت ہے۔ دور ہٹا کر جہاں دِشاؤں کا کنارہ ہے۔ وہاں پہونچا دیا۔ وہاں اِن کی بُرائیوں کو رکھ دیا۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ کوئی پُرش (اُس کنارے کے رہنے والے پُرش کی طرف نہ جائے۔ نہ کنارہ کی طرف جائے۔ مبادا۔ وہ بُرائی سے جو موت ہے بِل رہے۔

تشریح ۔جو شخص موت کا لقمہ بن گیا۔ دھرم سے گر گیا۔ وہ گاؤں کے کنارے رہتا ہے۔ تاکہ اُس کی چھوت اوروں کو نہ لگے۔ اندریوں کے مارے ہوئے

آدمی پتت ہوتے ہیں۔ اور گاؤں سے دور کنارے ہٹا دئے جاتے تھے
ان کی صحبت مضر ہوتی ہے۔ آدمی کو صحبت ایسوں کی کرنی چاہئے۔ جو تندرید
دنفس کش ہوں

۱۱۔ دراصل اُس دیوتا (پران) اسنے اِن دیوتاؤں کی بُرائی موت کو
دور ہٹا کر تب ان کو موت سے پار پہونچا دیا۔

۱۲۔ اس نے سب سے پہلے بانی کو پار لگایا۔ وہ جب موت سے
چھوٹ گیا۔ تب اگنی ہو گئی (جو پہلے تھی) یہ اگنی ہو گئی (جو پہلے تھی) یہ اگنی موت
سے پرے پہونچتی ہوئی چمکتی ہے۔

۱۳۔ تب وہ سانس (سونگھنے کی طاقت) کو پار لیگیا۔ جب سانس
موت سے چھوٹ گیا۔ وہ وایو ہو گیا۔ وہ وایو موت سے آزاد ہو کر
بہتا ہے۔

۱۴۔ تب وہ آنکھ کو پار لیگیا۔ جب آنکھ موت سے آزاد ہو گئی تو
وہ سورج ہو گئی۔ پس وہ آدیتہ موت سے چھوٹ کر پرے پہونچ کر
تپتا ہے۔

۱۵۔ تب وہ کان کو پار لیگیا۔ جب کان موت سے آزاد ہو گیا۔ تو وہ
دشاؤں میں گیا۔ وہ یہہ دشائیں ہیں۔ جو موت سے پرے
ہیں۔

۱۶۔ تب وہ من کو پار لے گیا۔ جب من موت سے آزاد ہو گیا۔
تب وہ چندرماں ہو گیا۔ وہ چندرماں موت سے پرے پہونچ کر چمکتا
ہے۔ جو اس راز کو جان لیتا ہے۔ یہ پران اسی طرح اُس کو بھی موت سے پار

سے جاتے ہیں۔

تشریح ۔ جو اس راز کو سمجھتا ہے سچ مچ موت سے آزاد ہوتا ہے موت در اصل تبدیلی کا نام ہے۔ جیسے سونے سے زیور بن گئے۔ ان کا نام روپ ہو گیا پھر سونے میں جانے کے لئے ان کو نام روپ سے پرے پہونچنا ہوگا۔ یہ پرے پہونچنا موت ہے۔

۱۷۔ تب پران نے اپنے قابل خوراک (اناج) کو گایا۔ کیونکہ جو غذا کھائی جاتی ہے۔ اس کو پران ہی کھاتا ہے۔ اور یہاں جسم میں وہ ٹھہرتا ہے۔

تشریح ۔ پران اپنے لئے کچھ نہیں کرتا۔ اس میں خود غرضی نہیں ہے۔ وہ شریر میں رہ کر غذا کھاتا ہے۔ وہ صرف اس لئے تاکہ اوروں کو زندگی دے سکے۔

۱۸۔ ان دیوتاؤں نے کہا۔ بیشک جو کچھ ہے۔ وہ انّ (غذا) ہی ہے جو تو نے اپنے لئے گایا ہے۔ ہم کو بھی اس انّ کا حصہ دے۔ (اس نے کہا) "تم سب مجھ میں داخل ہو جاؤ" (انہوں نے کہا) "بہت اچھا"۔ اور وہ سب اس میں چاروں طرف سے داخل ہو گئے۔ اس لئے جو شخص پران سے غذا کھاتا ہے۔ اس سے یہ دیوتا (اندریاں) آسودہ ہوتی ہیں۔ جو اس طرح اس راز کو جانتا ہے۔ اسی طرح اس کے جاتی کے لوگ اس کے پاس آتے ہیں۔ (تاکہ وہ زندگی کی غذا پائیں) اور وہ اپنے لوگوں

کا پانے والا ہوتا ہے۔ وہ (اپنے ہمجنسوں میں) سب سے اچھا آگے چلنے والا بنتا ہے۔ (جیسے پران اندریوں میں ہے) وہ بڑا مضبوط مالک بن جاتا ہے۔ اور وہ جو اپنے ہمجنسوں میں سے اس (راز) کے جاننے والے کے راہ میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔ (مقابلہ کرتا ہے) وہ کبھی اپنے آپ کے مضبوط بنانے کے قابل نہیں۔ (یعنی اپنی قوم یا جاتی کا مضبوط مددگار نہیں ہو سکتا۔) مگر ہاں وہ جو اس کے پیچھے چل کر مضبوط کرنے کے قابل جو لوگ ہیں اُن کو مضبوط کرنا چاہیئے۔ وہی مضبوط کرنے کے قابل (آدمیوں) کے لئے قابل بنتا ہے۔

۱۹۔ وہ ایا سیہ انگرس (کہلاتا) ہے۔ کیونکہ وہ انگوں کا رس ہے اس لئے جس کسی انگ سے پران نکل جاتا ہے۔ وہیں وہ سوکھ جاتا ہے کیونکہ یہ انگوں کا رس ہے۔

۲۰۔ یہی برہسپتی بھی ہے۔ کیونکہ بانی برہتی (رچائیں ہے) اور یہ اس کا پتی (مالک) ہے۔ اس لئے برہسپتی ہے۔

۲۱۔ یہی برہمنسپتی بھی ہے۔ کیونکہ بانی برہم ہے (یجر) ہے۔ اس کا یہ پتی ہے۔ اس لئے برہمنسپتی ہے۔

۲۲۔ یہی (پران) سام بھی ہے۔ بانی سا ہے اور یہ (پران) ام ہے۔ یہ سام کا سام پن ہے۔ یا جس وجہ سے پران گھن (ایک کیڑا) کے سم (برابر) ہے۔ مچھر کے سم ہے۔ ہاتھی کے سم ہے۔ ان تینوں لوکوں کے سم ہے۔ سب کے سم ہے۔ اس لئے سام ہے۔ جو اس سام کو جانتا ہے۔ وہ سام (پران) کے سائجُ

اور سالوک (لوک کے اور یکتائی کے لحاظ سے قربت) کو بھوگتا ہے۔

۲۳- یہ پران اُدگیتھ بھی ہے۔ بلاشک پران اُت ہے۔ کیونکہ پران ہی سے یہ سب تھما ہوا ہے۔ اور بانی ہی گیتھا (گیت) ہے اُت اور گیتھا مل کر اُدگیتھ ہے۔

۲۴- اِس (مضمون) کی بابت ایک روایت ہے۔ برہم دت نے جو چکتان کا پوتا ہے۔ سوم پان کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ سوم (راجا) اُس کے سر کو گرا دے اگر ایاسیہ انگرس نے اس (پران) کے بغیر کسی دوسرے سے (اُدگیتھ) گایا ہو۔ کیونکہ اُس نے بانی سے اور پران سے ہی گایا تھا۔

۲۵- جو اِس سام کی دھن (دولت) کو جانتا ہے۔ اُس کے پاس دولت ہوتی ہے۔ بلاشک سُور (الحان) ہی اس سام کا دھن ہے۔ اِس لئے جو (سام گانے والا) رِتوج کا کام کرنا چاہتا ہے۔ اُس کو اپنی بانی (آواز) میں اچھے سور کی خواہش کرنی چاہئے۔ (پھر) وہ اُس بانی سے جو سور کی دولت والی ہے۔ رِتوج کے کام کرنے کی خواہش کرے یہی سبب ہے کہ یگیہ میں لوگ اُس کو ضرور دیکھنا چاہتے ہیں۔ جس کا اچھا سور (الحان) ہوتا ہے۔ جب (اس کو دیکھنا چاہتے ہیں۔) جس کے پاس دولت ہے۔ بلاشک اس کے پاس دولت ہوتی ہے جو سام کے اِس دولت کو جانتا ہے۔

۲۶- جو اِس سام کے سونے (طلا) کو جانتا ہے بلاشک اس کے

پاس سونا ہوتا ہے۔ سور (الحان) ہی اس کا سونا ہے۔ جو سام کے اس سونے کو جانتا ہے۔ بلاشک اُس کے پاس سونا ہوتا ہے۔

۲۷۔ جو اِس سام کی پرتشٹھا (سہارے) کو جانتا ہے۔ وہ بلاشک پرتشٹھت ہوتا ہے۔ بانی ہی اس کی پرتشٹھا ہے۔ کیونکہ بانی ہی میں یہ پران پرتشٹھا (سہارا) پائے ہوئے ہے۔ گایا جاتا ہے۔ کئی (لوگ) کہتے ہیں۔ کہ ان میں (سہارا پاکر گایا جاتا ہے)

۲۸۔ اب یہاں سے پوَمان منتروں کا ابھیاروہ ہے۔ ستتی گانے والا اِدتوج سام کو شروع کرتا ہے۔ جب وہ شروع کرے۔ تب اِن (یجروید کے منتروں) کا جپ کرے :-

"است سے مجھ کو ست کی طرف لیچل۔ اندہکار سے مجھ کو پرکاش کی طرف لے چل۔ موت سے مجھ کو لافانیت کی طرف لیچل"۔

جب وہ یہ کہتا ہے کہ است سے مجھ کو ست کی طرف لیچل است سچ مچ موت ہے۔ اور ست امرت ہے۔ اس لئے وہ یہی کہتا ہے۔ کہ موت سے مجھ کو امرت کی طرف لیچل مجھ کو امرت بنا دے۔

اور جب وہ یہ کہتا ہے۔ کہ اندہکار سے مجھ کو پرکاش کی طرف لیچل اندھکار سچ مچ موت ہے اور پرکاش امرت ہے۔ اس لئے وہ یہی کہتا ہے۔ کہ موت سے مجھ کو امرت کی طرف لے چل۔ مجھ کو امرت بنا دے۔

(اور اس کا یہ کہنا کہ) موت سے مجھ کو امرت کی طرف لیچل۔ اس

میں کچھ چھپا ہوا نہیں ہے۔

اب جو دوسرے سنوتر ہیں۔ اُن میں اُدگاتا اپنے لئے کھانے کے قابل ان کو گائے۔ اس لئے اُن میں وہ بر مانگے جو (یعنی اور جو کامنا چاہے) وہ مانگے۔

یہ اُدگاتا جو اِس ودیا کو اِس طرح جانتا ہے۔ وہ اپنے لئے یا اپنے ججمان کے لئے جو کامنا چاہتا ہے وہی گاتا ہے۔ (گانے سے پورا کرتا ہے) پس یہ ودیا بلا شک لوک کی جیتنے والی ہے جو اس طرح اِس سام کو جانتا ہے۔ اُس کو اس بات کا ڈر نہیں رہتا۔ کہ وہ لوک کے قابل نہ ہوگا۔ (بلکہ اس کو لوک پر لوک دونوں ملینگے۔

چوتھا برہمن

۱۔ ابتدا میں حرف آتما تھا۔ (وہ) پُرش کی طرح (تھا) اس نے اپنے دل میں غور کیا۔ اور اپنے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ اس نے پہلے یہ کہا۔ "میں ہوں" اس لئے اس کا نام "میں" (اہم) ہے۔ اس وجہ سے اب بھی جب کسی سے پوچھتے ہیں۔ تو وہ پہلے یہ کہتا ہے۔ "میں ہوں" اور تب دوسرا نام بتاتا ہے۔ جو کچھ اس کا نام ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس سب سے پہلے اُس نے بُرائیوں کو جلا ڈالا۔ اس لئے وہ پُرش* (ہوا) جو اس راز کو جانتا ہے۔ وہ بیشک اس کو جلا دیتا ہے۔ جو

اس سے پہلے ہونا چاہتا ہے۔

تشریح ۔ آتما = یہاں وراٹ پُرش سے مُراد ہے۔ ہم سب اس کی اولاد ہیں اس لئے ہم بھی "مین" کہتے ہیں۔

پُرش = پورب + اشو = پہلے جلانا

۲۔ وہ ڈرا۔ اس لئے (ہر شخص) اکیلے ڈرتا ہے۔ اُس نے خیال کیا۔ کہ میرے سوا کچھ نہیں ہے۔ میں کیوں ڈرتا ہوں۔ پھر اُس کا خوف جاتا رہا۔ (بھلا) وہ کس سے ڈرتا؟ ڈر بیچ مچ دوسرے کے سبب سے ہوتا ہے۔

۳۔ مگر وہ خوش نہیں تھا۔ اس لئے کوئی اکیلے خوش نہیں ہوتا۔ اُس نے ایک دوسرے کی خواہش کی۔ وہ اتنا بڑا تھا۔ جتنا دونوں یک ساتھ استری پورش ہوتے ہیں۔ اُس نے اپنے شریر کو دو طرح سے تقسیم کیا۔ اس سے شوہر اور استری ہوئے۔ اس لئے یاگیہ ولکیہ نے کہا ہے۔ ہم سیپ کے آدھے حصہ کی طرح ہیں۔ اس لئے یہ خلا استری ہی سے بھری جاتی ہے۔ اُس (وراٹ) نے اُس (استری) کے ساتھ میل کیا۔ تب انسان پیدا ہوا۔

تشریح ۔ چونکہ اکیلے خوشی کی سمجھ نہیں آتی۔ اس لئے استری کی خواہش ہوتی ہے۔ مرد و عورت دراصل ایک ہی وجود کے دو حصے ہیں۔

۴۔ اُس (استری) نے خیال کیا۔ کس طرح یہ مجھ کو اپنے ذات سے پیدا کر کے میرے ساتھ میل کرتا ہے؟ ہاے۔ میں (اس سے) چھُپ جاوٗں" تب وہ گاۓ بنگئی۔ دوسرا سانڈھ بنا۔ اور اس کے ساتھ مِلا۔ اس سے گائیں پیدا ہوئیں۔ تب وہ گھوڑی بنگئی۔ دوسرا گھوڑا بنا۔ وہ گدھی بنگئی دوسرا گدھا بنگیا۔ اور اس کے ساتھ مِلا۔ تب ایک کھُر والا (خچر۔ گھوڑے گدھے) پیدا ہوئے۔ تب وہ بکری بنگئی۔ دوسرا بکرا بنا۔ وہ بھیڑ بنی۔ دوسرا بھیڑا بنا۔ وہ اُس کے ساتھ مِلا۔ تب بھیڑ اور بکریاں پیدا ہوئیں۔ اسی طرح چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں تک جن میں جوڑا ہوتا ہے۔ سب اُس نے پیدا کیئے۔

تشریح یہ بیان حرف ذدیک کے طور پر بیاں ہوا ہے۔ باقاعدہ سرشٹی بیان نہیں ہے۔ اس میں سے پہلے انسان کی پیدائش دکھلائی بعد کو جانوروں کی گمرا نیز ے اپ نشد کے موافق پہلے حیوان پیدا ہوے۔ بعد کو انسان۔

۵۔ اُس (ودراٹ) نے جانا۔ میں بلاشک سرشٹی ہوں۔ کیونکہ میں نے اس سب کو بنایا ہے۔ تب وہ سرشٹی ہو گیا۔ جو اِس (راز) کو جانتا ہے وہ سرشٹی میں رہنے کے قابل ہوتا ہے۔

۶۔ پھر اس نے اس طرح (اگنی کو) متھا۔ اُس نے مُنہ سے اگنی کے جگہ سے اور ہاتھوں سے اگنی کو پیدا کیا۔ اس سے یہ دون

(منہ اور ہاتھ) اندر کی طرف سے بغیر رونگٹے والے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگنی کی جگہ اندر کی طرف سے بغیر رونگٹوں کے ہے۔

اور جو وہ یہ کہتے ہیں۔ "اُس کی پوجا کرو، اُس کی پوجا کرو" اس طرح ایک ایک دیوتا کی۔ اسی کا وہ الگ الگ ظہور ہے۔ کیونکہ یہی سب دیوتا ہے۔

اب اس نے جو کچھ رس والی چیز ہے۔ اُس کو اپنے بیج سے پیدا کیا۔ اور وہ سوم ہے اِن سب کی صرف اتنی ہی حیثیت ہے کہ یا تو اناج ہے یا اناج کھانے والا ہے۔ پس یہ برہم کی اونچی سرشٹی ہے۔ جو اس نے اپنے بہتر حصے سے دیوتاؤں کو پیدا کیا۔ اس لئے وہ سب سے افضل ہے۔ اور وہ جو اس (راز) کو جانتا ہے اُس کی اُس اونچی سرشٹی میں رہنے کے قابل ہوتا ہے۔

تشریح ۔ یہاں سرشٹی یگیہ کے شکل میں بیان کی گئی ہے۔ اس لئے ہر جگہ اس کا تلازمہ باندھا گیا ہے۔ یگیہ میں دو لکڑیوں کو رگڑ کر (منتھ کر) آگ پیدا کی جاتی ہے۔ آگ پیدا کرتے وقت ہاتھ سے رگڑتے ہیں۔ اور مُنہ سے پھونکتے ہیں۔ جہاں آگ جلائی جاتی ہے۔ اُس کو یونی خواہ کنڈ کہتے ہیں۔

اگنی اس برہم کا پرکاش ہے۔ اس لئے یگیوں میں جو مختلف دیوتاؤں کی پوجا کی جاتی ہے۔ وہ دراصل اسی اگنی کی پوجا ہے۔ جو اصل میں برہم

ہے۔

سوم رس کی یگیہ میں آہوتی دیجاتی ہے۔ سرشٹی میں جتنے رس والی چیزیں ہیں۔ اِسی سوم کی ہیں۔

۷۔ پس یہ (جگت) اُس وقت ظاہر نہیں تھا۔ یہ نام اور روپ سے ہی ظاہر ہوا۔ کہ یہ ایسا نام والا ہے۔ (ایسا روپ والا ہے) بس اب بھی یہ نام اور روپ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ اس نام کا اور اِس شکل کا ہے۔

جس طرح اُسترا (نائی کے) کسوت میں رکھا ہو۔ خواہ جیسے آگ انگیٹھی میں رکھی ہو۔ اُسی طرح یہ (آتما) ہر ایک کے ناخن کے اُبھرے ہوئے حصہ تک سمایا ہوا ہوتا ہے۔ اُس کو دیکھ نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ پورا نہیں ہے۔ وہ جب سانس لیتا ہے۔ اس کو پران کہتے ہیں۔ بولتا ہوا بانی۔ دیکھتا ہوا آنکھ سنتا ہوا کان۔ سوچتا ہوا من (کا نام پاتا ہے) پس یہ سب اس کے کرم کے نام ہی ہیں۔ وہ جو ان میں سے ایک ایک کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ اس کو نہیں جانتا ہے۔ کیونکہ ان میں سے ایک ایک کرم کی وجہ سے ادھورا ہوتا ہے۔ چاہیئے کہ پورے آتما کے خیال سے اُپاسنا کرے۔ کیونکہ (آتما میں) یہ تمام (کرم) ایک ہو جاتے ہیں۔ پس اس چیز کی ہر ایک آدمی کو تلاش کرنی چاہئے۔ کہ یہ آتما کیا ہے۔ کیونکہ اسی کے وجہ سے انسان ہر ایک چیز کو جانتا ہے۔ اور جیسا کہ انسان تلاش سے (ہر چیز کو) پھر پا لیتا ہے اس طرح وہ نیکنامی اور تعریف کو پاجاتا ہے۔ جو اِس (راز) کو جانتا ہے۔

ہے اور میں اور ہوں وہ نہیں جانتا ہے۔ وہ دیوتاؤں کے جانوروں کی طرح
ہے اور جیسے کہ بہت سے جانور ایک ایک آدمی کا پالن کرتے ہیں۔ ٹھیک
اسی طرح ایک ایک انسان بہت سے دیوتاؤں کا پالن کرتے ہیں۔ اگر کسی
کا ایک ہی جانور لے لیا جائے تو اُس کو بُرا لگتا ہے۔ کیا پھر اگر بہت سے
لئے جاویں تو اِن دیوتاؤں کو بُرا نہ لگیگا ؟ وہ نہیں چاہتے کہ انسان اس جو
بت مجھ
کو جان لیں۔

۱۰۔ اس

تشریح۔ یہاں صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جیو برہم کی ایکتا کا بیان سے
نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے۔ جیسے سوچنے والا سمجھتا ہے۔ کہ ا آتما
حالانکہ وہ من سے علیحدہ ہے۔ خواہ جیسے لوہا آگ سے مل کر آتبرا آتما
ہے برہم کے جان لینے سے اس میں برہم کا ستتا آ جاتا ہے
علیحدہ نہیں۔ گو اصل میں وہ برہم نہیں ہے۔ اس اجیبود کا صرف وہ گاہ ہے
دکش برہم
ہے۔

۱۱۔ بیشک ابتدا میں صرف ایک برہم ہی تھا۔ وہ اکیلا سو جواب دیا۔
نہیں ہوا۔ اب اُس نے ایک بہت اچھی سرشٹی بنائی جو لکیہ! وہ
کشتری قوم وغیرہ) ہے۔ دیوتاؤں میں کشتری ہیں۔ اِندر۔ وَرُن۔ بیا دُر نشٹی
پرجنیہ۔ یم۔ مرتیو (موت) ایشان۔ اِس لئے کشتر سے کے (اصلی)
ہے۔ اِس لئے راجسوئیہ یگیہ میں برہمن بھی کشتری سے والے کو تو
وہ کشتری پر اپنے یش کو رکھ دیتا ہے۔ (اپنا ادھیکار دیدیتا) جان سکتا۔
کشتری سے کے پیدا ہونے کا مستقان ہے۔ اس لئے راجہ تب اونت چکر

تشریح ۔ صرف نام روپ کا بھید پڑ جاتا ہے۔ جیسے مٹی کے برتن
اصل میں سب مٹی ہی ہیں۔ مگر نام وروپ کی وجہ سے مختلف ہیں۔

۸۔ پس یہ لڑکے سے زیادہ پیارا ہے۔ اور ہر ایک چیز سے زیادہ
ہے۔ یہ سب سے زیادہ نزدیک ہے۔ یہ آتما ہے۔
اور اگر کوئی شخص آتما کے سوا کسی اور وستو کو پیار کرتا ہے۔ تو وہ (جو
ہے سے زیادہ پیار کرتا ہے) اس کو کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے پیارے
ہے ز وبیا ہی ہوگا۔ کیونکہ وہ سمرتھ ہے۔ اس کو صرف آتما ہی کو پیارا
رکھ کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اُس کا پیار ابرباد نہیں ہو سکتا۔
میں رکھ
تک سمان ماں وہ (منتق) کہتے ہیں۔ کہ "اگر انسان خیال کریں کہ ہم برہم
جب سارا بن جاوینگے۔ تو وہ کیا تھا۔ جو برہم نے سمجھا جس سے کہ وہ سب

سنتا ہوا کر
کے نام شروع میں برہم ہی تھا۔ اس نے صرف اپنے آپ کو جانا کہ
اس کو نہیں اس سے وہ سب کچھ ہو گیا۔ اس طرح جو جو دیوتاؤں میں
ادہورا ہوتا ہا۔ وہی برہم بنگیا۔ اسی طرح رشیوں میں سے اور اُسی طرح
(آتما میں) سے (جو جاگ اٹھا وہ برہم بنگیا۔ اپس جب یہ بات وام دیو رشی
اس نے یقین کیا۔ "میں منو ہوا۔ میں سورج ہوا" سو اس راز
کو تلاش کر طرح پہچانتا ہے۔ کہ میں "برہم ہوں" وہ یہ سب کچھ ہو جاتا ہے
ہر ایک چیز کو سکے طاقت کو روکنے کے قابل نہیں ہوتے۔ کیونکہ
اس طرح وہ جاتا ہے۔ اب جو دوسرے دیوتا کی اُپاسنا کرتا ہے کہ وہ واحد
ہے۔

چوتھا براہمن

۱۔ اب اُشست چکر کے بیٹے نے پوچھا۔ "اے یاگیہ ولکیہ! جو ساکشات اپروکش برہم ہے۔ جو آتما سب کے اندر ہے۔ اس کی بابت مجھ کو بتاؤ"۔ اس نے جواب دیا۔ "یہ تیرا آتما ہے۔ جو سب کے اندر ہے"۔ اس نے پھر کہا۔ "وہ کون ہے۔ اے یاگیہ ولکیہ!" (جواب ملا) "جو پران سے سانس لیتا ہے۔ جو اپان سے سانس اندر کھینچتا ہے۔ وہ تیرا آتما سب کے اندر ہے۔ جب اُدان سے اُوپر اُٹھاتا ہے۔ وہ تیرا آتما سب کے اندر ہے۔ وہ تیرا آتما ہے جو سب کے اندر ہے"۔

۲۔ اُشست چکر کے بیٹے نے کہا۔ "جیسے کوئی کہے۔ کہ وہ گاؤ ہے وہ گھوڑا ہے۔ اس طرح پر یہ تجھ کو بتایا گیا ہے۔ جو ساکشات اپروکش برہم ہے۔ جو آتما سب کے اندر ہے۔ وہ مجھ کو بتاؤ"۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا۔ "یہ تیرا آتما سب کے اندر ہے" (اس نے پوچھا) "اے یاگیہ ولکیہ! وہ کون آتما ہے جو سب کے اندر ہے"۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا "درشٹی (نظر) کے تو (اصلی) دیکھنے والے کو دیکھ نہیں سکتا۔ شروتی کے (اصلی) سننے والے کو تو سُن نہیں سکتا۔ من کے (اصلی) ماننے والے کو تو نہیں جان سکتا۔ وگیان کے (اصلی) جاننے والے کو تو نہیں جان سکتا۔ یہ تیرا آتما سب کے اندر ہے۔ اور ہر ایک چیز برباد ہونے والی ہے"۔ تب اُشست چکر کا بیٹا خاموش ہو گیا۔

پانچواں برہمن

۱۔ اب کہول کوشت کے لڑکے نے اُس سے پوچھا اس نے کہا۔ اے یاگیہ ولکیہ! جو ساکشات اپروکش برہم ہے۔ جو سب کے اندر ہے وہ مجھ کو بتائیے"۔ اس نے جواب دیا۔ "یہ تیرا آتما سب کے اندر ہے"۔ "اے یاگیہ ولکیہ! کون سا سب کے اندر ہے" (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا) "جو بھوک پیاس۔ رنج۔ بھرم۔ بڑھاپے اور موت کے پہونچ سے دور ہے۔ اسی آتما کو جان کر براہمن پُتروں کی کامنا سے دھن کے خواہش سے نئے لوکوں کی خواہش سے اوپر اُٹھ کر بھیک مانگتے ہوئے وچرتے ہیں۔ کیونکہ جو پُتروں کے لئے خواہش کی جاتی ہے۔ وہی دولت کی خواہش ہے۔ جو دولت کی خواہش ہے وہی لوکوں کی خواہش ہے۔ کیونکہ یہ دونوں خواہشیں ہی ہیں۔ اس لئے براہمن کو چاہیئے کہ جب وہ پورا عالم ہو جائے تو اصلی طاقت (برہم ودیا) کے مدد سے کھڑے ہونے کی خواہش کرے۔ اور جب وہ طاقت اور علمیت دونوں کو پوری کر چکے تو مُنی (یوگی) بن کر رہے۔ اور جو مُنی بننے سے پہلے حاصل کر چکا تھا اس کو اور مُنی بن کر پورا کرے تب وہ براہمن ہے۔

وہ براہمن کسی آچرن سے رہے۔ جیسا وہ رہے ویسا ہے۔ اس کے بغیر سب کچھ دکھ ہے"۔ تب کہول کوشت کا پُتر چپ ہو گیا۔

چھٹا براہمن

۱۔ تب گارگی واچکنو کی لڑکی نے اِس سے پوچھا۔ "اے یاگیہ ولکیہ! جو یہ ہر چیز جل میں پروئی ہوئی ہے۔ یہ جل کس میں پروئے ہوئے ہیں؟" "انترکش لوک میں۔ اے گارگی!" "انترکش لوک کس میں پروئے ہیں؟" "آدیتیہ لوکوں میں اے گارگی!" "آدتیہ لوک کس میں پروئے ہیں؟" "چندر لوک میں اے گارگی!" "چندر لوک کس میں پروئے ہیں؟" "نکشتر لوکوں میں اے گارگی" "نکشتر لوک کس میں پروئے ہیں؟" "اے گارگی! دیو لوک میں" "دیو لوک کس میں پروئے ہیں؟" "اے گارگی! اندر لوک میں"۔ "اندر لوک کس میں پروئے ہیں؟" "اے گارگی! پرجاپتی لوک میں" "پرجاپتی لوک کس میں پروئے ہیں؟" "اے گارگی! برہم لوک میں" "برہم لوک کس میں پروئے ہیں؟" اس نے کہا "اے گارگی! بہت سوال نہ کر۔ نہیں تو تیرا سر گر جائیگا۔ جس دیو کے بابت بہت سوال نہ ہونا چاہیئے۔ تو اس کی بابت بہت سوال کرتی ہے۔ اے گارگی! بہت سوال مت کر" تب گارگی واچکنو کی لڑکی چپ ہو گئی۔

ساتواں براہمن

۱۔ اب اس سے ادالک ارونی کے پتر نے پوچھا۔ "اے یاگیہ ولکیہ! ہم مدر دیس میں پتنچل کاپیہ کے گھر یگیہ (کی ودیا) پڑھتے ہوئے

ٹھہرے ہوئے تھے۔ اُس کی عورت گندھرب کے بس میں تھی۔ ہم نے اس سے پوچھا "تو کون ہے"۔ اس نے جواب دیا "میں کبندھ آتھرون ہوں" اس نے پتنجل کاپیہ سے اور ہم یگیہ پڑھنے والوں سے کہا "اے کاپیہ! کیا تو اُس سوتر کو جانتا ہے۔ جس سے یہ لوک اور دوسرا لوک اور تمام جاندار گُتھے ہوئے ہیں؟" پتنجل کاپیہ نے کہا "بھگون! میں اس کو نہیں جانتا ہوں"۔ پھر اُس نے پتنجل کاپیہ سے اور یگیہ پڑھنے والوں سے کہا "کیا تو اے کاپیہ! اُس انتریامی کو جانتا ہے۔ جو اس لوک اور دوسرے لوک اور تمام جانداروں کے اندر رہ کر سب کو قاعدہ میں رکھتا ہے"۔ پتنجل کاپیہ نے کہا "بھگون! میں اُس کو نہیں جانتا ہوں"۔ تب اس نے پھر پتنجل کاپیہ اور یگیہ پڑھنے والوں سے کہا "اے کاپیہ! اگر کوئی اُس سوتر کو اور انتریامی کو جان لے وہ برہم کا جاننے والا ہے۔ وہ دیوتاؤں کا جاننے والا ہے۔ وہ لوکوں کا جاننے والا ہے۔ وہ ویدوں کا جاننے والا ہے۔ وہ آتما کا جاننے والا ہے۔ وہ سب کا جاننے والا ہے"۔ پس اُس نے اُن کو بتلایا اور میں وہ بات جانتا ہوں۔ پس اگر تو اس سوتر اور انتریامی کے جاننے کے بغیر برہما کے گایوں کو لے جاتا ہے۔ تو تیرا سر گر جائیگا"۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا "اے گوتم! میں اس سوتر کو اور انتریامی کو جانتا ہوں۔ (اُدالک نے کہا) "یہ جو کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ میں جانتا ہوں۔ میں جانتا ہوں۔ جیسے تو جانتا ہے۔ ویسا کہہ"

۲۔ اُس نے کہا "اے گوتم! وہ سوتر وایو ہے۔ اے گوتم! یہ لوک۔ دوسرا لوک۔ تمام جاندار اس وایو سے گُتھے ہوئے ہیں۔ اس لیئے اے۔

گوتم جب کوئی پُرش مرتا ہے۔ تو کہتے ہیں۔ اس کے انگ گر گئے۔ (ڈھیلے پڑ گئے) جیسے مالا کی تاگے کے ٹوٹنے سے دانے گر جاتے ہیں۔ کیونکہ وایو سوتر ہے۔ اُس سے اے گوتم! سب گُتھے ہوتے ہیں۔ "اسے یاگیہ ولکیہ! یہ سب درست ہے اب انتریامی کو کہو"

۳۔ جو پرتھوی میں رہتا ہوا پرتھوی سے الگ ہے۔ جس کو پرتھوی نہیں جانتی۔ جس کا پرتھوی شریر ہے۔ جو پرتھوی کے اندر رہ کر اس کو قاعدہ میں رکھتا ہے۔ یہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۴۔ جو جل میں رہتا ہوا جل سے الگ ہے۔ جس کو جل نہیں جانتا۔ جس کا جل شریر ہے۔ جو جل کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۵۔ جو اگنی میں رہ کر اگنی سے الگ ہے۔ جس کو اگنی نہیں جانتی۔ جس کا اگنی شریر ہے۔ جو اگنی کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۶۔ جو انترکش میں رہ کر انترکش سے الگ ہے۔ جس کو انترکش نہیں جانتا۔ جس کا انترکش شریر ہے۔ جو انترکش کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۷۔ جو وایو میں رہ کر وایو سے الگ ہے۔ جس کو وایو نہیں جانتا۔ وایو جس کا شریر ہے۔ جو وایو کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۸۔ جو دیو میں رہ کر دیو سے الگ ہے۔ جس کو دیو نہیں جانتا۔ جس کا

دیو شریر ہے۔ جو دیو کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۹۔ جو سورج میں رہ کر سورج سے الگ ہے۔ جس کو سورج نہیں جانتا جس کا سورج شریر ہے جو سورج کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۰۔ جو دِشاؤں میں رہ کر دِشاؤں سے الگ ہے۔ جس کو دِشائیں نہیں جانتی۔ دِشائیں جس کی شریر ہیں۔ جو دِشاؤں کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ یہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۱۔ جو چندر تارا میں رہ کر چندر تارا سے الگ ہے۔ جس کو چندر تارے نہیں جانتے۔ جس کے چندر تارے شریر ہیں۔ جو چندر تاروں کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۲۔ جو آکاش میں رہ کر آکاش سے الگ ہے۔ جس کو آکاش نہیں جانتا۔ جس کا آکاش شریر ہے۔ جو آکاش کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۳۔ جو اندھیرے میں رہ کر اندھیرے سے الگ ہے۔ جس کو اندھیرا نہیں جانتا۔ جس کا اندھیرا شریر ہے۔ جو اندھیرے کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۴۔ جو آگ میں رہ کر آگ سے الگ ہے۔ آگ جس کو نہیں جانتی۔ جس کا آگ شریر ہے۔ جو آگ کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔ اب جانداروں میں انتر آتما کہتے ہیں۔

۱۵۔ جو تمام جانداروں میں رہ کر تمام جانداروں سے الگ ہے جس کو تمام جاندار نہیں جانتے۔ جس کے تمام جاندار شریر ہیں۔ جو سب جانداروں کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔ یہ اس کی جانداروں میں انتریامی پنا ہے۔ اب شریر میں انتریامی بتاتے ہیں۔

۱۶۔ جو پرانوں میں رہ کر پرانوں سے الگ ہے جس کو پران نہیں جانتا۔ پران جس کا شریر ہے۔ جو پران کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۷۔ جو بانی میں رہ کر بانی سے الگ ہے۔ جس کو بانی نہیں جانتی جس کا بانی شریر ہے۔ جو بانی کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۸۔ جو آنکھ میں رہ کر آنکھ سے الگ ہے۔ جس کو آنکھ نہیں جانتی۔ آنکھ جس کا شریر ہے۔ جو آنکھ کے اندر رہ کر اس کو قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۹۔ جو کان میں رہ کر کان سے الگ ہے۔ جس کو کان نہیں جانتا جس کے کان شریر ہیں جو کان کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ

تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۲۱۔ جو توچا میں رہ کر توچا سے الگ ہے۔ جس کو توچا نہیں جانتی جس کی توچا شریر ہے۔ جو توچا کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۲۲۔ جو وگیان میں رہ وگیان سے الگ ہے۔ جس کو وگیان نہیں جانتا۔ جس کا وگیان شریر ہے۔ جو وگیان کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۲۳۔ جو بیج میں رہ کر بیج سے الگ ہے۔ جس کو بیج نہیں جانتا۔ بیج جس کا شریر ہے۔ جو بیج کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔ جو دیکھا نہیں جاتا۔ اور دیکھنے والا ہے۔ جو سُنا نہیں جاتا۔ اور سُننے والا ہے۔ جو خیال میں نہیں آتا۔ اور خیال والا ہے۔ جو جانا نہیں جاتا اور جاننے والا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی دیکھنے والا نہیں ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی سُننے والا نہیں ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی سوچنے والا نہیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی جاننے والا نہیں۔ یہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔ اس کے سوا اور سب دُکھی ہیں"۔ تب اُدّالک ارونی کا بیٹا چُپ ہو گیا۔

آٹھواں براہمن

۱۔ اب واچکنو کی لڑکی (گارگی) کہنے لگی "بھگوتو براہمنو! میں اس

سے دو سوال اور کرنا چاہتی ہوں۔ اگر وہ مجھ کو دونوں کو بتا دیگا۔ تو تم میں سے کوئی بھی کبھی اس برہم کے جاننے والے کو جیت نہ سکیگا۔" انہوں نے کہا۔ "اے گارگی! تو پوچھ دیکھ"

۲۔ اس نے کہا۔ "اے یاگیہ ولکیہ! جیسے کوئی کاشی یا ودیہہ (کے دیش) کا اقبال مند لڑکا اپنے (کمان کے) اُترے چلّے میں چلّا چڑھا کر دشمنوں کو پورے چھیدنے والے تیز نوکیلے تیر ہاتھ میں لے کر کھڑا ہو جائے۔ ٹھیک اسی طرح میں دو سوالوں کو لے کر تیرے سامنے کھڑی ہوئی ہوں۔ اُن دونوں کو مجھ کو بتا دے" (یاگیہ ولکیہ نے کہا) "اے گارگی! پوچھ لے"۔

۳۔ اس نے کہا۔ "اے یاگیہ ولکیہ! جو دیولوک سے اوپر ہے۔ جو پرتھوی سے نیچے ہے۔ جو اس دیو اور پرتھوی کے درمیان ہے اور جس کو گذرا ہوا۔ گذرنے والا اور گذرتا ہوا کہتے ہیں۔ وہ کس میں پرویا ہوا ہے؟"

۴۔ اس نے کہا۔ "اے گارگی! جو دیو سے اوپر ہے۔ جو پرتھوی سے نیچے ہے۔ اور جو اس پرتھوی اور دیو کے درمیان ہے۔ جس کو گذرا ہوا۔ گذرتا ہوا۔ گذرنے والا کہتے ہیں۔ وہ آکاش میں پرویا ہوا ہے۔

۵۔ اس نے کہا۔ "اے یاگیہ ولکیہ! تجھ کو نمسکار ہے۔ جس نے میرے اس سوال کو حل کر دیا۔ اب دوسرے کے لئے تیار ہو جا"۔
یاگیہ ولکیہ نے کہا! "پوچھ اے گارگی!"

۶۔ اُس نے کہا اُسے یاگیہ ولکیہ! جو دیو سے اوپر ہے جو پرتھوی سے نیچے ہے۔ جو اِس دیو اور پرتھوی کے درمیان ہے۔ جس کو گذرا ہوا۔ گذرتا ہوا۔ گذرنے والا کہتے ہیں۔ وہ کس چیز میں پرویا ہوا ہے؟"

۷۔ اس نے کہا۔"اے گارگی! جو دیو سے اوپر ہے۔ جو پرتھوی سے نیچے ہے۔ جو اس پرتھوی اور دیو کے بیچ میں ہے۔ جس کو گذرا ہوا۔ گذرتا ہوا اور گذرنے والا کہتے ہیں۔ وہ آکاش میں پرویا ہوا ہے"۔
(گارگی نے کہا)"وہ آکاش کس میں پرویا ہوا ہے"۔

۸۔ اس نے کہا۔"اے گارگی! اس کو برہم کے جاننے والے اکشر (لافانی) کہتے ہیں۔ وہ نہ موٹا ہے۔ نہ پتلا ہے۔ نہ چھوٹا ہے۔ نہ لمبا ہے نہ سُرخ ہے۔ بغیر تعلق کے ہے۔ بغیر سایہ کے ہے بغیر اندھیرے کے ہے۔ نہ ہوا ہے نہ آکاش ہے۔ بغیر سایہ کے ہے۔ بغیر رس کے ہے بغیر بُو کے ہے۔ اس کے آنکھ نہیں۔ اس کے کان نہیں۔ اس کے بانی نہیں۔ اُس کے من نہیں۔ اس کے تیج (آگ) نہیں۔ اس کے پران نہیں۔ اس کے منہ نہیں۔ اس کا ماپ نہیں۔ اس کے اندر کچھ نہیں۔ اس کے باہر کچھ نہیں۔ نہ وہ کسی کو بھوگتا ہے۔ نہ کوئی اُس کو بھوگتا ہے۔

۹۔ اے گارگی! اسی اکشر برہم کے زبردست حکم میں سورج اور چاند اپنی حیثیت میں کھڑے ہیں۔ اے گارگی! اسی اکشر کے حکم سے پرتھوی اور دیو اپنی حیثیت میں کھڑے ہیں۔ اے گارگی! اسی اکشر

کے زبردست حکم سے پلک مہورت دن رات ۔ پکش ۔ مہینے ۔ رُت اور برس اپنی اپنی حیثیت میں کھڑے ہیں ۔ اے گارگی ! اسی اکشر کے حکم میں ندیاں سفید پہاڑ سے نکل کر پورب کی طرف بہتی ہیں ۔ دوسری پچھم کی طرف بہتی ہیں اور چاہے جس طرف بہتی ہیں ۔ اسی کے حکم سے بہتی ہیں ۔ اے گارگی ! اسی کے حکم میں دانی لوگوں کی لوگ تعریف کرتے ہیں ۔ اسی کی حکم میں ۔ دیوتا ۔ ججمان کے پیرو ہوتے ہیں ۔ اور پتر آہوتی (ہوم) کے پیرو ہوتے ہیں ۔

۱۰ ۔ اے گارگی ! جو اس اکشر کے جانے کے بغیر اس لوک میں ہوم کرتا ہے ۔ یگیہ کرتا ہے ۔ یا تپ تپتا ہے ۔ وہ چاہے ہزاروں برس تک ایسا کرے ۔ وہ سب ختم ہو کر رہتا ہے ۔ اے گارگی ! جو اس اکشر کے جانے بغیر دنیا سے چل بستے ہیں وہ کنجوس (قابل رحم) ہیں اور جو اس کو جان کر دنیا سے چل دیتے ہیں ۔ وہ براہمن ہیں ۔

۱۱ ۔ اے گارگی ! یہ اکشر کسی سے نہ دیکھا ہوا دیکھنے والا ہے ۔ کسی سے نہ مانا ہوا ماننے والا ہے ۔ کسی سے نہ جانا ہوا جاننے والا ہے ۔ اس سے بڑھ کر کوئی دیکھنے والا نہیں ۔ اس سے بڑھ کر کوئی سننے والا نہیں ۔ اس سے بڑھ کر کوئی منن کرنے والا نہیں ۔ اے گارگی ! اسی اکشر میں آکاش پروئے ہوئے ہیں ۔ (یہ برہم ہے ۔ اس کو پاکر پھر کسی کی ہوس نہیں رہ جاتی)

۱۲ ۔ اُس (گارگی) نے کہا ۔ "قابل تعظیم براہمنو ! یہی کافی سمجھو جو اس کو تعظیم کر کے چلے جاؤ ۔ تم میں سے کوئی برہم وادی اس کو جیت نہ سکیگا ۔" تب گارگی چپ ہو گئی ۔

نواں براہمن

۱۔ اب اس کو وِدگدہ شکل کے بیٹے نے پوچھا۔ "اے یاگیہ ولکیہ! کتنے دیوتا ہیں؟" اس نے جواب دیا۔ "یہ نِوِد سے سیکھا جا سکتا ہے۔ وِیسو دیو شاستر کے نِوِد میں یہ کہے گئے ہیں۔ یہ تین اور تین سو اور تین اور تین ہزار" اس نے کہا۔ "ہاں ٹھیک ہے" (پھر پوچھا) "اے یاگیہ ولکیہ! کتنے دیوتا ہیں؟" اس نے کہا "تینتیس ہیں۔ (اُس نے کہا) ہاں سچ ہے" (اور پھر پوچھا۔ "اے یاگیہ ولکیہ کتنے دیوتا ہیں؟" (اُس نے کہا) "چھ" (پھر پوچھا) "اے یاگیہ ولکیہ! کتنے دیوتا ہیں؟" اس نے کہا۔ "تین" (اس نے کہا) "ہاں صحیح ہے" پھر پوچھا۔ "کتنے دیوتا ہیں۔ اے یاگیہ ولکیہ!" اس نے کہا "دو" اس نے کہا۔ "سچ ہے۔ پھر پوچھا۔ "اے یاگیہ ولکیہ! کتنے دیوتا ہیں؟" اس نے کہا۔ "ڈیڑھ" (اس نے کہا) "ہاں سچ ہے" (اور پھر پوچھا) "اے یاگیہ ولکیہ! کتنے دیوتا ہیں؟" (اُس نے کہا) "ایک" اس نے کہا ہاں سچ ہے" (پھر اس نے پوچھا) "تین اور تین سو۔ اور تین اور تین ہزار کون ہیں؟"

۲۔ اس نے کہا۔ "یہ ان ہی کی تقسیم ہے۔ اصل میں تینتیس ہی ہیں" اس نے پوچھا۔ "وہ تینتیس کون ہیں؟" (اُس نے جواب دیا) گیارہ رُدر۔ آٹھ وسو۔ بارہ آدیتہ اور اِندر اور پرجاپتی یہ تینتیس ہیں"۔

۳۔ "وسو کون ہیں؟" (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا۔) "اگنی۔ پرتھوی۔ وایو۔ انترکش۔ آدیتہ اور دیو۔ چندرماں۔ اور نکشتر یہ وسو ہیں۔ کیونکہ ہر ایک چیز

اِن ہی میں رکھی ہوئی ہے۔ اِس لئے یہ وسو ہیں۔

تشریح ۔ اِن سب کو وسو اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ جانداروں کے کرموں کا پھل اِنہیں سے آشکار ملتے ہیں۔ اور جسم وانڈ یہ اِن ہی سے بنتے ہیں۔ اور اِنہیں میں سب بستے ہیں۔

۴۔ "آدِتیہ کون سے ہیں؟" برس کے بارہ مہینے آدِتیہ ہیں۔ کیونکہ ہر ایک چیز کو (انسان کی عمر اور اُن کے کرموں کے پھل کو) لیتے ہوئے یہ جاتے ہیں۔ چونکہ یہ سب لئے جا رہے ہیں۔ اس لئے آدِتیہ کہلاتے ہیں۔

تشریح ۔ آدِتیہ کے لفظی معنے ہی لئے جانے کے ہیں۔

۵۔ رُودر کون ہیں؟ (یاگیہ ولکیہ بولے) "پُران میں جو دس پُرش ہیں۔ اور گیارہواں من ہے یہ رُودر ہیں۔ کیونکہ جب وہ (مرنے کے وقت) اس مرنے والے جسم سے نکل جاتے ہیں۔ تب اُن کے متعلقین کو رُلاتے ہیں۔ چونکہ رُلاتے ہیں۔ اس لئے رُودر ہیں"۔

تشریح دس پُرش = دس اندریاں

رُودر = رولانے والے

۶۔ "اِندر کون ہے؟ پرجاپتی کون ہے؟" (جواب) گرجنے والا بادل اِندر ہے۔ اور یگیہ پرجاپتی ہے۔ "کون گرجتا ہے"؟ "بجلی"۔ "کون یگیہ ہے؟" "پشو"

تشریح ۔ یگیہ ۔ یگیہ کی اپنی کوئی شکل نہیں اس لئے پشو کو بنایا ہے ۔ کہ یگیہ کے سادھن ہیں ۔ (شنکر اچاریہ)

شنکر اچاریہ کے موافق یگیہ میں پشو کا بلدان ہونا پایا جاتا ہے ۔ لیکن بلدان کا مطلب ریاضت ۔ تپ ۔ ایثار نفس وغیرہ بھی ہو سکتا ہے ۔

۷۔ "چھ دیوتا کون ہیں؟" (یاگیہ ولکیہ بولے) "اگنی ۔ پرتھوی ۔ وایو ۔ انترکش ۔ سورج ۔ دیو یہ چھ دیوتا ہیں ۔ یہی سب کچھ ہیں ۔"

تشریح ۔ تین لوک اور اُن کے تین دیوتا اِس چھ کے اندر سب کچھ آجاتا ہے ۔ باقی تینتیس دیوتا سب اِن میں آجاتے ہیں ۔

۸۔ "کون تین دیوتا ہیں؟" (جواب) "یہی تین لوک کیونکہ انہیں میں یہ سب دیوتا ہیں ۔" "وہ دو دیوتا کون ہیں؟" "ان اور پران" "ڈیڑھ دیوتا کون ہے؟" "وایو"

۹۔ اِس پر اعتراض کرتے ہیں ۔ کہ یہ ہوا ایک ہی طرح بہتی ہے ۔ تو یہ ڈیڑھ کیسے ہوئی؟ (جواب یہ ہے ۔) کیونکہ ہوا میں ہر چیز اُگی اور بڑھی رہتی ہے ۔ اس لئے وہ ڈیڑھ ہے ۔" "وہ ایک دیوتا کون ہے؟" (جواب) "پران اور اُس کو وہ برہم کہتے ہیں ۔"

۱۰۔ (شکل کے لڑکے نے کہا) "پرتھوی ہی جس کا شریر ہے ۔ اگنی لوک جس کی درشٹی ہے ۔ اور من روشنی ہے ۔ اگر کوئی شخص اُس ہر ایک آتما کے آسرے کو جان سکے ۔ تو اے یاگیہ ولکیہ! وہ جاننے والا

ہے"۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا) "میں اُس پرش کو جانتا ہوں جو ہر ایک آتما کا آسرا ہے وہ یہ ہے۔ جو شریر میں پُرش ہے۔ مگر شاکلیہ! تم یہ تو کہو اس کا دیوتا کون ہے اس نے کہا "امرت (لافانیت) ہے"۔

۱۱۔ (شکل کے بیٹے نے کہا) "کام جس کا شریر ہے۔ ہردے لوک ہے۔ من روشنی ہے۔ جو شخص اس پُرش جو ہر آتما کا آسرا ہے۔ جان لیتا ہے۔ وہ اے یاگیہ ولکیہ! جاننے والا ہے"۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا) "میں اُس پرش کو جو سب کا آتما ہے۔ جانتا ہوں وہ کام سے پُرش ہے۔ مگر شاکلیہ! تم کہو۔ اُس کا دیوتا کون ہے؟" اُس نے کہا "استری"

۱۲۔ (اُس نے کہا) "روپ جس کا شریر ہے۔ آنکھ لوک ہے۔ من روشنی ہے۔ جو اس پرش کو جو سب آتما کا آشرے ہے۔ جان سکے تو اے یاگیہ ولکیہ! وہ جاننے والا ہے"۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا) "میں اُس پرش کو جانتا ہوں۔ جو ہر ایک آتما کا آشرا ہے۔ اور جس کی بابت تو مجھ کو کہتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ جو سورج میں پُرش ہے۔ اب کہو اے شکل کے لڑکے! اس کا دیوتا کون ہے؟ (اُس نے کہا) "ستیہ ہے"۔

۱۳۔ (شاکلیہ نے کہا) "آکاش ہی جس کا شریر ہے۔ کان لوک ہیں من روشنی ہے۔ جو اُس پرش کو جو سب کا آتما ہے۔ جان سے وہ اے یاگیہ ولکیہ! جاننے والا ہے"۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا) "میں اس پُرش کو جانتا ہوں۔ جو ہر ایک آتما کا آسرا ہے۔ اور جس کی بابت تو مجھ کو کہتا ہے۔ وہ وہ ہے۔ جو سننے والا اور جواب دینے والا پُرش ہے۔ مگر شکل کے بیٹے!

تم کہو اُس کا دیوتا کون ہے؟" شاکلیہ نے جواب دیا "دِشائیں ہیں"۔

۱۴۔ (شاکلیہ نے کہا) "اندھیرا جس کا شریر ہے۔ ہردے لوک ہے۔ اور من جیوتی ہے۔ جو اس پُرش کو جو ہر ایک آتما کا آسرا ہے۔ جان لیتا ہے۔ وہ اے یاگیہ ولکیہ! جاننے والا ہوتا ہے"۔ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا) "میں اُس پُرش کو جانتا ہوں۔ جو ہر ایک آتما کا آسرا ہے۔ اور جس کی بابت تو کہہ رہا ہے۔ وہ چھایا مے پُرش ہے۔ مگر اے شاکلیہ! تو یہ تو بتا اس کا دیوتا کون ہے؟" اُس نے جواب دیا "موت"۔

۱۵۔ "پرکاش روپ ہی جس کا شریر ہے۔ آنکھ لوک ہے۔ من روشنی ہے جو اس پرش جو ہر ایک آتما کا آسرا ہے۔ جانتا ہے۔ وہ اے یاگیہ ولکیہ! جاننے والا ہوتا ہے"۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا) "میں اُس پُرش کو جو ہر ایک آتما کا آشرا ہے۔ جانتا ہوں جس کی بابت تو کہہ رہا ہے۔ وہ یہ ہے۔ جو شیشے میں پرچھ ہے۔ مگر شاکلیہ! تم یہ تو بتاؤ اس کا دیوتا کون ہے؟" (اس نے جواب دیا) "پران"۔

۱۶۔ (شاکلیہ نے کہا) "جل جس کا شریر ہے۔ ہردے لوک ہے۔ اور من روشنی ہے۔ جو اُس پرش کو جو ہر ایک۔ آتما کا آشرا ہے۔ جانتا ہے۔ وہ اے یاگیہ ولکیہ! جاننے والا ہوتا ہے"۔ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا) "میں اس پُرش کو جانتا ہوں جو آتما کا سہارا ہے۔ اور جس کے بابت تم مجھ سے کہہ رہے ہو۔ وہ وہ ہے۔ جو جل میں پُرش ہے۔ لیکن شاکلیہ! یہ تو تم بتاؤ اس کا دیوتا کون ہے؟" اس نے کہا۔ "ورُن"

۱۷۔ (اس نے کہا) "بیج ہی جس کا شریر ہے۔ ہردے لوک ہے۔

تشریح - یعنی اس ایک کے گیان میں تمام گیان آجاتے ہیں۔

۷- جیسا کہ نقارہ پر ضرب لگائی جاتی ہے۔ تو اُس کے باہر کے آواز کو الگ الگ پکڑ نہیں سکتے۔ مگر نقارہ کے پکڑنے سے یا نقارہ پر ضرب لگانے والے کے پکڑنے سے آواز پکڑی جاتی ہے۔

۸- جیسا کہ شنکھ جب پورا بجایا جاتا ہے۔ تب اس کے باہر کی آواز کو نہیں پکڑ سکتے۔ مگر شنکھ کے پکڑنے یا شنکھ بجانے والے کے پکڑنے سے آواز پکڑی جاتی ہے۔

۹- جیسے جب باجا (بین) بجایا جاتا ہے۔ تب اس کے آواز کو الگ الگ کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ مگر بین کے پکڑنے سے آواز پکڑی جا سکتی ہے۔

۱۰- جو آگ گیلی لکڑیوں سے جلائی گئی ہے۔ اور جس طرح اس میں سے باہر کی طرف دھواں و چنگاریاں وغیرہ الگ ہو کر نکلتی ہیں۔ اسے میتریئی بالکل اسی طرح باہر کی طرف سانس لیا گیا ہے۔ رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھروانگرس اتہاس۔ پوران۔ ودیائیں۔ اپنشد۔ شلوک۔ سوتر۔ انوویاکھیان اور ویاکھیان۔ سب اسی کے سانس ہیں۔

تشریح - یہاں پر ماتما کے سانس سے مراد ہے۔ . . .

انوویاکھیان = سدھانت کی تشریح

ویاکھیان = منتروں کی تشریح

۱۱۔ جیسے سمندر تمام پانیوں کا مرکز ہے۔ اس طرح تمام سپرش (چھونے) کا ایک مرکز جرم ہی ہے۔ اسی طرح بو سونگھنے کا مرکز ناک ہے۔ اسی طرح تمام لذتوں کی مرکز زبان ہے۔ اسی طرح تمام شکلوں کی مرکز آنکھ ہے۔ اسی طرح آوازوں کے مرکز کان ہیں۔ اسی طرح تمام خیالوں کا مرکز من ہے۔ اسی طرح تمام گیانوں کا مرکز ہردے ہے۔ اسی طرح تمام کرموں کا مرکز ہاتھ ہے۔ اسی طرح تمام آنندوں کا مرکز آلۂ تناسل ہے۔ تمام تیاگوں کا مرکز مقعد ہے۔ اسی طرح تمام ویدوں کا مرکز بانی ہے۔

۱۲۔ جیسے نمک کا ڈھیلا پانی میں ڈالا ہوا پانی ہی میں گھل جاتا ہے اور اس کو الگ نہیں کر سکتے۔ مگر جہاں جہاں سے پانی لیا جائیگا۔ نمک ہی ہوگا۔ اسی طرح اے میترییئی! یہ بڑی ستا جس کے انت کا پار نہیں ہے۔ یہ وگیان گھن ہی ہے۔ (وگیان کے سوا اور کچھ نہیں) ان عنصروں سے اُٹھ کر انہیں میں چھپ جاتا ہے۔ مر کر کوئی نام نہیں ہے۔ اے میترییئی! یہ تجھ کو بتلاتا ہوں" اس طرح یاگیہ ولکیہ نے کہا۔

۱۳۔ میترییئی نے کہا۔ "یہاں ہی مجھ کو خداوندا! آپ نے گھبراہٹ میں ڈالدیا۔ (یہ کہہ کر کہ) مر کر کوئی نام نہیں ہے"۔ اُس نے کہا" اے میترییئی! میں گھبراہٹ والی بات نہیں کہتا ہوں۔ جاننے کے لئے یہ کافی ہے۔

۱۴۔ کیونکہ جب دویت (دو کا بھاؤ) ہوتا ہے۔ تب دوسرا دوسرے کو سونگھتا ہے۔ دوسرا دوسرے کو دیکھتا ہے۔ دوسرا دوسرے کو سنتا ہے۔ دوسرا دوسرے کو کہتا ہے۔ دوسرا دوسرے کو خیال کرتا ہے۔ دوسرا دوسرے کو جانتا ہے۔ مگر جب سب کچھ اس کا آتما ہی ہو گیا۔ تب کس

اور وہی آج ہے۔ وہی کل بھی رہیگا) جو ورت انہوں نے اُس وقت لیا تھا
اُسی کو اب بھی کر رہے ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ انسان ایک ہی ورت
لے سانس باہر چھوڑے اور سانس بھیتر کھینچے مبادا پاپ جو موت ہے اُس کو
پکڑ لے اور اگر وہ ورت لے تو اُس کے پورے کرنے کی خواہش کرے
تب وہ اُس سے اِس دیوتا (پران) کے مشابہہ اور مانند ہوگا۔
سالوک اور سایُج کو جیت لیگا۔

تشریح ۔ جیسے پران اپنا کام نہیں بند کرتے برابر چلتے رہتے ہیں۔ اسی
طرح یہ بھی اپنے کام میں لگے رہیں۔ تاکہ پاپ جو موت ہے اِن کو نہ پکڑ سکے

چھٹا براہمن

۱۔ یہ (جو کچھ موجود ہے) تِرک (تین باتوں والا) ہے۔ نام۔ روپ۔
اور کرم۔ نام بانی ہیں۔ یہ ان کی اُکتھ ہے۔ کیونکہ سب اسی سے نکلے ہیں۔
بانی ان کی بنیاد ہے سام ہے۔ کیونکہ وہ سب کے لئے یکساں ہے
یہ اِن کی برہم ہے۔ کیونکہ یہ تمام ناموں کو سہارا دیئے ہوئے ہے۔

تشریح اُکتھ = رگ وید کے منتروں کا مجموعہ یہاں مُراد اصلی تتو سے ہے
جو ناموں کا اصل ہے۔

سام = سام وید کا گیت۔ یہاں برابر اور بُنیاد سے مُراد ہے۔

اور پکڑ لیا۔ اور پکڑ کر اُن کو روک دیا۔ اس سے بانی تھک جاتی ہے۔ آنکھ تھک جاتی ہے۔ کان تھک جاتے ہیں۔ مگر موت اُس مُکھیہ پران کو نہیں پکڑ سکی۔ تب اُن (اندریوں) نے اس کے جاننے کی کوشش کی۔ اور کہا۔ بلا شک یہ ہم میں سب سے زیادہ افضل ہے۔ جو چلتا ہوا اور نہ چلتا ہوا بھی تھکتا نہیں اور نہ برباد ہوتا ہے۔ اچھا ہم سب بھی اسی کے شکل کی بن جایں پس سب اُسی کے روپ کے بن گئے۔ اس وجہ سے وہ بھی پران کہلاتے ہیں۔ جو اس (راز) کو جانتا ہے۔ وہ جس خاندان میں ہوتا ہے۔ اس کے نام سے وہ خاندان بولا جاتا ہے۔ اور جو اس کے جاننے والے کے ساتھ رشک کرتا ہے۔ وہ خشک ہو جاتا ہے۔ اور خشک ہو کر آخر مر جاتا ہے۔ یہ ادھیاتم (یعنی شریر کے متعلق وچار) ہے۔

۲۲۔ اب ادھیدیوک (دیوتاؤں کے بارہ میں وچار) کہتے ہیں۔ اگنی نے ورت کیا۔ میں جلتی رہونگی۔ سورج نے ورت کیا۔ میں تپتا رہوگا۔ چندرماں نے کہا میں چمکتا رہونگا۔ اسی طرح دوسرے دیوتاؤں نے اپنے اپنے کرم کے موافق ورت لیا۔ پس جیسا پرانوں میں خاص پران تھا ان دیوتاؤں میں وایو رہا۔ اور دیوتا است ہو جاتے ہیں۔ مگر وایو است نہیں ہوتا۔ یہ است نہ ہونے والا دیوتا وایو ہی ہے۔

۲۳۔ اب یہ شلوک ہے۔ جس سے سورج اودے ہوتا ہے اور جس میں ڈوب جاتا ہے۔ بلا شک یہ پران سے اودے ہوتا ہے اور پران میں است ہوتا ہے۔ دیوتاؤں نے اُسی کو اپنا دھرم بنایا۔

تشریح - دیوی بانی پرتھوی اور اگنی سروپ ہے۔ جو اِس بہشتی (عالم صغیر کا) بانی کی کارن ہے۔ اسی طرح دیو من اور دیو پران کو سمجھو۔

۱۹- دیو آکاش سے اور سورج سے اس میں دَیو من داخل ہوتے ہیں۔ دَیو من سچ مچ وہ ہیں۔ جس سے وہ صرف آنند ہی کا انبھو کرتا ہے اور کسی طرح کا رنج نہیں (محسوس) کرتا۔

۲۰- جل سے اور چندرماں سے اس میں دَیو پران داخل ہوتے ہیں۔ دَیو پران سچ مچ وہ ہے۔ جو چلتا ہوا اور نہ چلتا ہوا تھکتا نہیں ہے۔ اور اس سے برباد نہیں ہوتا۔ وہ جو اِس راز کو جانتا ہے۔ وہ سب بھوتوں کا آتما ہوتا ہے۔ جیسا کہ یہ پران ہے۔ اس طرح وہ بھی ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح تمام جاندار اس دیوتا (پران) کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسی طرح اس راز کے جاننے والے کی تمام جاندار حفاظت کرتے ہیں۔ جو کچھ ان جانداروں کو رنج ہوتا ہے۔ وہ انہیں تک رہتا ہے۔ اُنہیں کو صرف پُنیہ ہی پہونچتا ہے۔ بلاشک دیوتاؤں کو پاپ نہیں پہونچتا۔

۲۱- اب آگے ورت کا وچار کرتے ہیں۔ پرجاپتی نے کرموں (کرم اندریوں) کو بنایا۔ جب وہ بن چکے اُن میں سے سب کو ایک دوسرے کے ساتھ رشک ہوا۔ بانی نے ورت کیا۔ میں ہمیشہ بولتی رہونگی آنکھ نے ورت کیا میں دیکھتی ہی رہونگی۔ کانوں نے ورت کیا ہم سُنتے ہی رہینگے۔ اسی طرح دوسرے کرم اندریوں نے بھی اپنے اپنے کرم کے موافق (ورت کیا) اُن کو موت نے تھکاوٹ بن کر اپنے اختیار میں کر لیا۔

باپ یہ جانتا ہے۔ وہ اس لوک سے چلتے وقت انہیں پرانوں (من۔ بانی اور پران) کے ساتھ پُتر میں داخل ہوتا ہے۔ اگر اس نے کسی سہو لغزش سے کوئی کام پورا نہیں کیا ہے۔ تو اس کمی سے اُس کو لڑکا آزاد کر دیتا ہے۔ اسی سے اس کا نام پُتر ہے۔ وہ اپنے بیٹے کے مدد سے ہی اس لوک میں قایم رہتا ہے۔ تب اُس (باپ) میں نہ مرنے والے دیو پران (من۔ بانی۔ پران) داخل ہوتے ہیں۔

تشریح - سمپرتی = سونپنا۔ کیونکہ باپ بیٹے کو سب کچھ سونپتا ہے۔

برہم = تمام علوم۔ یگیہ = تمام شغل ریاضت سبھ کرم لوک = تمام تیناں پرت ورت لوک

پُتر میں داخل ہونا = یعنی تمام کام جو باپ کرتا تھا۔ اب اُس کو بیٹا کریگا
پُتر = پُو + ترا = پُرترا۔ بچانا۔ چونکہ بیٹا باپ کی کمی کو پوری کرتا ہے اس لئے پُتر کہلاتا ہے۔

اس لوک میں قایم رہنا = یعنی جس نے بیٹے کو ایسی اچھی تعلیم دی گویا وہ خود دنیا میں قایم ہے۔ اور اس کا نام زندہ رہتا ہے۔

۱۸- پرتھوی سے اور اگنی سے اُس (باپ) میں دَیوی بانی داخل ہوتی ہے۔ دیوی بانی یہی وہ ہے۔ جس سے وہ جو کچھ کہتا ہے۔ وہی ہو جاتا ہے۔

اُن کلاؤں کی طرح ہے۔ جو بار بار چندرمان کو پورا کیا کرتے ہیں۔ اور چھین
کرتے رہتے ہیں۔ انسان خود اُس دھروُ کلا کی طرح ہے جو ہمیشہ بنی رہتی
ہے اور جس کے چاروں طرف تمام کلائیں اکھٹی ہو جاتی ہیں۔ اب دہن جس
چکر کا گردا ہے انسان خود اُس چکر کی نات (نابھی) ہے نابھی قایم رہتی ہے
اور گردا میں (آنگڑیاں) ٹوٹتی اور نکلتی رہتی ہیں۔

۱۶ - پھر لوک تین ہی ہیں۔ منشیہ لوک پتری لوک اور دیولوک۔ اِس
منشیہ لوک کو صرف پُتر سے جیت سکتا ہے۔ کسی دوسرے کرم سے
نہیں۔ کرم سے پتری لوک کو جیت سکتا ہے۔ اور گیان سے دیولوک کو
جیت سکتا ہے۔ بلاشک دیولوک سب لوکوں میں افضل ہے۔ اس لیے ودیا
کی تعریف کرتے ہیں۔

۱۷ - اب اِس (منشیہ لوک) کو آگے سمپرتّی (کہتے ہیں) جب انسان
سمجھتا ہے کہ میں مرنے والا ہوں۔ تب وہ بیٹے کو کہتا ہے۔ تو برہم
(ودیا) ہے۔ تو یگیہ ہے۔ تو لوک ہے۔ وہ بیٹا جواب دیتا ہے۔ میں
برہم ہوں میں یگیہ ہوں۔ میں لوک ہوں جو کچھ اس نے پڑھا ہے۔ اُس
کی سب (برہم) سے ایکتا ہے جو کچھ یگیہ ہے۔ اس سے یگیہ کی ایکتا
ہے جو لوک ہے اُس لوک سے ایکتا ہے۔ اتنا ہی یہ سب ہے۔
(یعنی باپ نے جو کچھ کیا ہے۔ اتنا ہی ہے۔ برہم یگیہ۔ اور لوک) اب
بیٹے نے یہ سب کچھ بنکر اس لوک سے مجھ کو بچایا ہے۔ (باپ) اِس طرح
سمجھتا ہے۔ اس لئے اُس بیٹے کو جس کو (باپ نے) یہ ہدایت کر دی
ہے۔ لوک کے قابل کہتے ہیں۔ اس لئے بیٹے کو ہدایت کرتے ہیں۔ جو

سو جتنا ہی بڑا پران ہے۔ اُتنا ہی بڑا جل ہے۔ اُتنا ہی بڑا چندرماں ہے پس یہ سب برابر ہیں سب بے حد ہیں۔ وہ جو ان کی حد والا دیکھ سمجھ کر اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ حد والے لوک کو جاتا ہے۔ جو اس کو بے حد والا مان کر اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ بے حد والے لوک کو جاتا ہے۔

۱۴۔ پرجاپتی (وراٹ) برس ہے۔ جس کی سولہ کلا ہیں۔ راتیں (پندرہ تھتیاں) اس کی پندرہ کلا ہیں۔ اٹل رہنے والی (دھرو) اُس کی سولہویں کلا ہے۔ وہ راتوں (یعنے تھتیوں) سے ہی پورا ہوتا ہے اور چھین ہوتا ہے۔ وہ اماوس کی رات میں اس سولہویں کلا کے ذریعہ ہر ایک جاندار میں داخل کر کے پھر صبح کو پیدا ہوتا ہے اس لئے اس رات (اماوس) کو کسی جاندار کو نہ ذبح کرے۔ چھپکلی کو بھی نہیں۔ اسی چندر دیوتا کے خیال سے

۱۵۔ بلاشک وہ سولہ کلا والا پرجاپتی جو برس ہے وہ یہی ہے جو اس ودیا کا جاننے والا ہے۔ دھن ہی اُس کی (بڑھنے گھٹنے والی) پندرہ کلا ہیں۔ آتما (اپنا آپ شریر) ہی اس کی سولہویں کلا ہے۔ وہ دھن سے ہی پورن ہوتا ہے۔ اور چھین ہوتا ہے۔ سو یہ نابھی (ناف) آتما ہے۔ اور دھن اُس کا گردہ ہے۔ اگرچہ وہ ہر ایک چیز کو کھو دیتا ہے۔ لیکن اگر وہ آتما سے زندہ ہے۔ تو لوگ یہی سمجھتے ہیں۔ کہ یہ دایرہ سے گر گیا۔

تشریح۔ گو انسان دھن سے بڑھتا اور گھٹتا ہے۔ مگر دھن

پران اولاد ہے۔

۸۔ جو کچھ معلوم ہوگیا۔ جس کے معلوم کرنے کی خواہش ہے۔ جو نہیں معلوم ہے۔ وہ بھی یہی تینوں ہیں۔ جو کچھ جانا ہوا ہے۔ وہ بانی کی شکل ہے۔ کیونکہ بانی جانی ہوئی ہے۔ بانی (شئے معلوم) بن کر حفاظت کرتی ہے۔

۹۔ جس چیز کے جاننے کی خواہش ہو۔ وہ من کی شکل ہے۔ کیونکہ جس کے جاننے کی خواہش ہونی چاہیئے۔ وہ من ہے۔ من (شئے معلوم) بن کر اُس کی حفاظت کرتا ہے۔

۱۰۔ جو کچھ نہیں معلوم ہے۔ وہ پران کی شکل ہے۔ کیونکہ پران لا معلوم ہے۔ پران (لا معلوم) بن کر اس کی حفاظت کرتا ہے۔

۱۱۔ اُس بانی کا پرتھوی شریر ہے۔ اُس کا جیوتی روپ اگنی ہے۔ جتنی بڑی بانی ہے۔ اُتنی ہی بڑی پرتھوی ہے۔ اُتنی ہی اگنی ہے۔

۱۲۔ اس من کا شریر دیو لوک ہے۔ جوتی روپ سورج ہے۔ جتنا بڑا من ہے۔ اُتنا سورج ہے۔ اُتنا سورج ہے۔ وہ دونوں (اگنی و سورج) جوڑے (ہوکر) ملے۔ تب پران پیدا ہوا۔ اور وہ اندر ہے۔ اور وہ بغیر دشمن کا ہوتا ہے۔ بیشک (جو اپنے برابر کا) دوسرا (ہے) وہی دشمن ہوتا ہے۔ جو اس راز کو جانتا ہے۔ اُس کا دشمن کوئی نہیں ہوتا۔

۱۳۔ اور اس پران کا شریر جل ہے۔ اور جوتی روپ چاند ہے۔

پران اولاد ہے۔

۸- جو کچھ معلوم ہوگیا. جس کے معلوم کرنے کی خواہش ہے - جو نہیں معلوم ہے۔ وہ بھی یہی تینوں ہیں۔ جو کچھ جانا ہوا ہے۔ وہ بانی کی شکل ہے۔ کیونکہ بانی جانی ہوئی ہے۔ بانی (شئے معلوم) بن کر حفاظت کرتی ہے۔

۹- جس چیز کے جاننے کی خواہش ہو۔ وہ من کی شکل ہے۔ کیونکہ جس کے جاننے کی خواہش ہونی چاہیئے۔ وہ من ہے۔ من (شئے معلوم) بن کر اُس کی حفاظت کرتا ہے۔

۱۰- جو کچھ نہیں معلوم ہے۔ وہ پران کی شکل ہے۔ کیونکہ پران لامعلوم ہے۔ پران (لامعلوم) بن کر اس کی حفاظت کرتا ہے۔

۱۱- اُس بانی کا پرتھوی شریر ہے۔ اُس کا جیوتی روپ اگنی ہے۔ جتنی بڑی بانی ہے۔ اتنی ہی بڑی پرتھوی ہے۔ اتنی ہی اگنی ہے۔

۱۲- اس من کا شریر دیولوک ہے۔ جوتی روپ سورج ہے۔ جتنا بڑا من ہے۔ اتنا سورج ہے۔ اتنا سورج ہے۔ وہ دونوں (اگنی و سورج) جوڑے (ہو کر) ملے۔ تب پران پیدا ہوا۔ اور وہ اندر ہے۔ اور وہ بغیر دشمن کا ہوتا ہے۔ بیشک (جو اپنے برابر کا دوسرا ہے) وہی دشمن ہوتا ہے۔ جو اس راز کو جانتا ہے۔ اُس کا دشمن کوئی نہیں ہوتا۔

۱۳- اور اس پران کا شریر جل ہے۔ اور جوتی روپ چاند ہے۔

نئے پیدا ہوئے بچے کو پہلے گھی چٹاتے ہیں۔ یا چھاتی پلاتے ہیں۔ اور نئے پیدا ہوئے بچھڑے کو کہتے ہیں۔ کہ ابھی گھاس نہیں کھاتا۔ جو سانس لیتا ہے۔ اور نہیں لیتا ہے۔ اُس پر سب سہارا لئے ہوئے ہیں۔

پس جو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اگر انسان برس بھر دودھ سے ہوم کرتا ہے۔ تو وہ موت پر غالب آتا ہے۔ اس کو ایسا نہ سمجھنا چاہیئے۔ جس دن وہ (دودھ سے) ہوم کرتا ہے اُسی دن موت کو جیت لیتا ہے۔ کیونکہ جو یہ جانتا ہے۔ وہ دیوتاؤں کے کھانے کے قابل خوراک (دودھ) دیتا ہے۔ اب کیا وجہ ہے کہ اناج باوجود کھائے جانے کے کم نہیں ہوتے؟ (اس کا سبب یہ ہے) کہ پُرش (وراٹ) برباد ہونے والا نہیں ہے۔ وہ اس اناج کو بار بار پیدا کرتا ہے۔

جو اس کم نہ ہونے کے راز کو جانتا ہے۔ کہ پُرش دراصل لافانی ہے۔ وہ اس اناج کو اپنے گیان اور کرم سے پیدا کرتا ہے۔ اگر وہ اس کو پیدا نہ کرے تو برباد جائیگا۔ وہ اپنے منہ سے اناج کھاتا ہے یعنی وہی ٹھیک ٹھیک کھانا جانتا ہے۔

وہ دیوتاؤں میں مل جاتا ہے۔ اور ہمیشہ زندہ رہتا ہے یہ اس کے تعریف میں کہا گیا ہے۔

تشریح۔ پرماتما نے سات طرح کے اناج پیدا کئے ان میں سے ایک تو وہ جو ہم سب لوگ کھاتے ہیں۔ اس میں سب کا حصہ ہے۔ یعنے دیوتا۔

پایا جاتا ہے۔

پانچواں برہمن

۱۔ گیان اور تپ سے باپ (ورات) نے جو سات طرح کی ناج پیدا کئے (ان میں سے) ایک ناج اس کا (تمام جانداروں کے لئے) عام ہے۔ وہ دو دیوتاؤں کو تقسیم کر دیا۔ تین اس نے آتما کے لئے بنائے ایک حیوانوں کو دیا جو سانس لیتے اور جو نہیں لیتے سب اسی کا سہارا لئے ہوئے ہیں۔ گو وہ برابر کھائے جا رہے ہیں۔ مگر برباد کیوں نہیں ہوتے؟ جو اس برباد نہ ہونے کے راز کو جانتا ہے۔ وہ اپنے منہ سے ناج کھاتا ہے۔ وہ دیوتاؤں میں مل جاتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔

۲۔ باپ (ورات پُرش۔ برہم) نے گیان اور تپ سے جو سات طرح کے ناج پیدا کئے ہیں (ان میں سے) ایک ناج اس کا سب کے لئے عام ہے وہ مشترکہ ناج بھی ہے۔ جو کھایا جاتا ہے۔ وہ انسان جو اس (عام ناج) کی اُپاسنا کرتا ہے۔ (کھاتا ہے) وہ پاپ سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس ناج میں سب کا حصہ ہے۔ دو دیوتاؤں کو تقسیم کئے۔ وہ دو (یہ) ہیں۔ ہُت اور آہوتی۔ اس لئے دیوتاؤں کے لئے ہوم کرتے ہیں۔ اور آہوتی دیتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ پورنماشی میں ہوتا ہے۔ اس لئے آدمی کو ہمیشہ خواہش میں نہ مبتلا رہنا چاہئے اور ایک جانداروں کو دیا۔ وہ دودھ ہے۔ کیونکہ شروع میں انسان اور حیوان دودھ ہی پیتے ہیں۔ اس لئے

کرتا ہے۔ مجھ کو سنتری ملے تب میں اولاد والا ہوں۔ مجھ کو دھن ملے۔ تب میں یگیہ کروں۔ جب تک ان میں سے وہ ایک ایک کو نہیں پا لیتا۔ تب تک اپنے آپ کو پورا نہیں سمجھتا۔ اس کا پورا ہونا (اسی طرح ہوتا ہے) من ہی اس کا آتما ہے۔ بانی سنتری ہے۔ پران اولاد ہے۔ آنکھ دولت ہے۔ کیونکہ آنکھ ہی سے دولت کو پاتا ہے۔ کان دَیو دھن کیونکہ کان ہی سے وہ اس دیو دھن کو سنتا ہے۔ (شریر ہی) اس کا کرم ہے۔ کیونکہ شریر ہی سے یہ کرم کرتا ہے۔ پس ان پانچوں سے بنا ہوا یگیہ ہے۔ پانچ سے بنا ہوا جانور ہے۔ پانچ سے بنا ہوا پُرش ہے۔ پانچ سے بنا ہوا یہ سب کچھ ہے۔ جو اس (راز) کو جانتا ہے۔ وہ سب کو پا لیتا ہے۔

تشریح

تشریح - انسان میں دراصل عورت و اولاد و دولت کی خواہش زبردست ہوتی ہے۔ اس کی تمام خواہشیں ان کے ہی اندر ہوتی ہیں۔ جب تک یہ نہ ہوں تو اپنے کو پورن نہیں سمجھتا۔ ورنہ اصل میں وہ پورن ہے سارا سامان جو اس کو ملا ہوا ہے۔ اس کو پورن کرتا ہے۔ من جیمان ہے۔ جو سب کامناؤں کا سنکلپ کرنے والا ہے۔ بانی سنتری ہے۔ جو نیک کام میں مددگار ہوتی ہے۔ ان دونوں کے ملنے سے اولاد ہوتی ہے۔ وہ اولاد پران ہے۔ یگیہ میں جو گاؤ وغیرہ انسانی دولت ہے۔ وہ آنکھ ہے۔ کیونکہ یہی دھن کے ملنے کا ذریعہ ہے۔ اُپاسنا گیان وغیرہ دیوی دھن کان سے سُن کر ملتے ہیں۔ شریر یگیہ کا کرم ہے۔ پس یگیہ۔ پتی۔ پتنی۔ مانش دھن۔ دَیو دھن اور کرم سب ان پانچوں میں ہے ہر چیز پانچ تتوں سے بنی ہے۔ جو اس طرح اپنے آپ کو پورن جانتا ہے۔ وہ سب کچھ

اور یگیہ کرتا ہے۔ اس وجہ سے وہ دیوتاؤں کا لوک ہے۔ اور جو دید پڑھتا ہے۔ (سواد ہیاء کرتا ہے) اُس سے رشیوں کا لوک ہے اور جو پتروں کو دیتا ہے۔ (پتری یگیہ) اور اولاد کو چاہتا ہے۔ اس سے وہ پتروں کا لوک ہے۔ اور جو یہ آدمیوں کے رہنے اور کھانے کو دیتا ہے (نریگیہ) اُس سے منشیوں کا لوک ہے۔ اور جو پشوؤں کے لئے چارہ پانی دیتا ہے۔ (بھوت یگیہ) اُس کی وجہ سے یہ پشوں کا لوک ہے اور جو اس کے گھر میں چوپائے۔ پرند اور چیونٹی تک کھانا پاتی ہے۔ اُس سے وہ اُن کا لوک ہے۔ جیسا کہ ہر شخص چاہتا ہے۔ کہ اُس کے لوک کو نقصان نہ پہونچے۔ اسی طرح تمام جاندار اس (راز) کے جاننے والے کا نقصان نہیں چاہتے۔ پس اس (مضمون) کو سمجھ لیا گیا ہے۔ اور اس پر وچار کیا جا چکا ہے۔

تشریح ۔ آتما جانداروں کا لوک ہے۔ کیونکہ تمام جاندار اسی سے بھوگ بھوگتے ہیں۔

وچار کیا گیا ہے = پہلے اس کا ذکر شت پتھ براہمن میں آچکا ہے جس سے یہ اپ نشد بنائی گئی ہے۔

۱۷۔ ابتدا میں صرف اکیلا آتما ہی تھا۔ اُس نے خواہش کی میرے لئے عورت ہو۔ تب میں اولاد والا ہوں اور میرے لئے دولت ہو۔ تب میں کرم کروں۔ انسان کی صرف اتنی ہی خواہش ہوتی ہے۔ خواہش کرتے ہوئے بھی اس سے زیادہ نہیں پاتا۔ اس لئے اب بھی اکیلا وہی آتما

ہے۔ جیسا کہ رایا کی مدد سے (حکومت کی جاتی ہے) یہ سچائی ہی دھرم ہے۔ اس لئے جب کوئی سچ بولتا ہے تو لوگ کہتے ہیں۔ یہ دھرم کہتا ہے اور اگر دھرم کہتا ہے۔ تو لوگ کہتے ہیں۔ یہ سچ کہتا ہے۔ اس لئے (دھرم اور سچائی) دونوں ایک ہی چیز ہیں۔

۱۵۔ پس یہ برہم۔ کشتر۔ ویش اور شودر ہے۔ دیوتاؤں میں وہ برہم صرف اگنی روپ سے ہی قایم ہوا۔ اور انسانوں میں براہمن کی شکل میں کشتری کے شکل میں کشتری۔ ویشیہ کے شکل میں ویشیہ۔ شودر کے شکل میں شودر۔ اس لئے لوگ دیوتاؤں میں سے اگنی میں ہی لوک پر لوک چاہتے ہیں۔ اور آدمیوں میں سے براہمنوں میں۔ کیونکہ ان دونوں شکلوں سے برہم (درات) ہوا۔ اب اگر کوئی شخص اپنے لوک (آتما) کو بغیر دیکھے ہوئے اس لوک سے چلا جاتا ہے۔ تب وہ آتما جو نہیں جانتا۔ چلا جاتا ہے۔ تب وہ آتما جو نہیں جانتا وہ اس کا پالن نہیں کرتا۔ (اس کے موہ۔ شوک۔ کچھ دور نہیں ہوتے۔) جیسے کہ اگر وید نہ پڑھا ہو۔ یا پنیہ کے کام نہ کئے ہوں۔ (تو اس کا پالن نہیں کر سکتا اگر اس (آتما) کا نہ جاننے والا پنیہ کرم بھی کرتا ہو۔ تو آخر میں اس کا نقصان ہی ہوتا ہے۔ چاہئے کہ آتما کی اپنا لوک سمجھ کر اپاسنا کرے اگر کوئی شخص صرف آتما ہی کی اپنا اصلی لوک سمجھ کر اپاسنا کرتا ہے۔ تو اس کا کرم فنا یع نہیں جاتا۔ کیونکہ وہ اسی آتما سے جو جو چیز چاہتا ہے۔ پیدا کر لیتا ہے۔

۱۶۔ یہ آتما تمام جانداروں کا لوک ہے۔ وہ جو (یگیہ) ہوم کرتا ہے۔

اونچے بیٹھتا ہے۔ مگر (گیہ) کے آخر میں وہ براہمن سے نیچے بیٹھتا ہے۔ جو اُس کا کارن ہے۔ یہ کشتری جو براہمن کی بے عزتی کرتا ہے۔ وہ اپنے کارن کی بے عزتی کرتا ہے۔ وہ زیادہ پاپی بن جاتا ہے۔ مثل اس شخص کے جو اپنے سے زیادہ اچھے شخص کی ہنسا کرتا ہے۔

۱۲۔ وہ کشتر کو بنا کر بھی پورا طاقت والا نہیں ہُوا۔ اُس نے وِش (ویش) کو پیدا کیا۔ (دیوتاؤں میں ویش یہ ہیں) جو مختلف دیوتاؤں کے گروہ الگ الگ درجہ میں کہے جاتے ہیں۔ وسو۔ رُودر۔ آدیتہ۔ اور مرُت۔

تشریح۔ ویشیہ دیوتاؤں کی درجہ بندی اِس طرح کی گئی ہے۔ وسو ۸۔ رودر ۱۱۔ آدیتہ ۱۲۔ وشو دیو ۱۳۔ مرت ۴۹ ہیں۔ اگر یہ درجہ بندی ویشیوں میں نہ ہو تو وہ دہن نہ کما سکینگے۔

۱۳۔ وہ (ویشیوں کو بنا کر بھی) پوری طاقت والا نہیں ہوا۔ اس نے شودر ورن کو پیدا کیا۔ جو پوشا (پالن پوشن کرنے والا) ہے۔ یہی پوشا ہے۔ کیونکہ سب کا پرتھوی ہی پالن پوشن کرتی ہے۔

۱۴۔ وہ (پھر بھی) پورا طاقت والا نہیں ہوا۔ اب اُس نے ایک اور بڑی فائدہ بخشنے والی سرشٹی پیدا کی جو دھرم ہے۔ یہ دھرم کشتر کا بھی کشتر ہے۔ اِس لئے دھرم سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ایک کمزور آدمی بھی دھرم کی مدد سے زیادہ زور والے پر حکومت کرتا

تشریح

پران = بائنائین. شنکر اچاریہ

۱۲- اس نے کہا "یاگیہ ولکیہ! جب یہ پُرش مرتا ہے تب کیا چیز اس کو نہیں چھوڑتی ہے؟" (جواب دیا) "نام. نام بے حد ہے. اور وشو دیو بے حد ہے. وہ اس سے لوک کو جیت لیتا ہے جو بے حد ہے"۔

۱۳- اُس نے کہا "اے یاگیہ ولکیہ! جب اُس مرے ہوئے پُرش کی بانی آگ میں مل جاتی ہے- پران وایو میں آنکھ سورج میں من چندر میں کان دِشاؤں میں- شریر پرتھوی میں آتما (ہردے کے) آکاش میں (جسم کے) رونگٹے اوشدھیوں میں سر کے بال بنسپتیوں میں خون و بیرج پانی میں تب (بھلا) یہ پُرش کہاں رہتا ہے؟" (جواب) "پیارے ارت بھاگ! ہاتھ لاؤ- اس بات کو اکیلے ہم دونوں ہی جانینگے- ہم اس کو لوگوں میں نہیں وچارینگے"۔ دونوں نے (وہاں سے) نکل کر وچار کیا- انہوں نے جو کچھ کیا- کرم ہی کیا اور جس کی تعریف کی وہ کرم ہی کی تعریف تھی- بلاشک پُنیہ کرم سے پُنیہ آتما بنتا ہے- اور پاپ کرم سے پاپی بنتا ہے- تب جارتکارو ارت بھاگ چُپ ہو گیا۔

نمبر ا براہمن

۱- اب اس سے بھجیو لہہ کے پوتے نے پوچھا "اے یاگیہ ولکیہ!

ہم شائستہ ملکوں میں دو بار بھکشی کی طرح ادھر ادھر پھر رہے تھے۔ ہم پتنجل کپیی گوتر والے کے گھر پہنچے۔ ہم نے اس سے پوچھا۔ تو کون ہے؟ اس کی ایک لڑکی گندہرب کے بس میں تھی۔ ہم نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اُس (گندہرب) نے جواب دیا۔ "میں سودھنوا انگرس ہوں"۔ اور جب ہم نے اس کے لوکوں کے سرحد کے متعلق پوچھا کہ پریکشت کہاں ہیں۔ پاریکشت کہاں ہیں۔ (اب) میں تجھ سے پوچھتا ہوں۔ اے یاگیہ ولکیہ پاریکشت کہاں ہیں؟

۲۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا: "اُس (گندہرب) نے کہا تھا۔ کہ وہ وہاں گئے۔ جہاں اشومیدہ یگیہ کرنے والے جاتے ہیں"۔ کہاں اشومیدہ کرنے والے جاتے ہیں؟ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا۔ "دیورتھ (سورج) بتیس ۳۲ دن میں جتنا فاصلہ طے کرتا ہے۔ اُتنا یہ لوک ہے۔ اس کے چاروں طرف اُس سے دونی پرتھوی اُس کو گھیرے ہوئے ہے۔ سو جتنی اُسترے کی دھار یا مکھی کا پر ہے۔ اُتنا درمیان میں آکاش ہے اِندر نے پرندہ بن کر اُن (اکاش) کو ہوا کو دیدیا۔ اور ہوا نے اُن کو اپنے میں دھارن کر کے وہاں پہنچایا۔ جہاں اشومیدہ یگیہ کرنے والے تھے۔ اس طرح پر اُس نے وایو کی تعریف کی۔ کیونکہ وایو ہی ویشٹی ہے (اپنے آپ میں الگ الگ ہے) اور وایو ہی سمشٹی ہے (اکٹھا ہے) جو اس کو جانتا ہے۔ وہ موت کو جیت لیتا ہے۔ تب بھجیو کیہ کا پوتا چپ ہو گیا۔

برہم: پرارتھنا کے منتر۔ یہاں سہارا دینے والے سے مُراد ہے۔

۲۔ اب روپوں کا (بیان ہے) آنکھ شکلوں کی اُکتھ ہے۔ کیونکہ اسی سے سب روپ نکلتے ہیں۔ یہ اُن کی سام ہے۔ کیونکہ یہ سب شکلوں کے لئے یکساں ہے۔ یہ اِن کا برہم ہے کیونکہ یہ تمام شکلوں کو سہارا دئے ہوئے ہے۔

۳۔ اب کرموں (کا بیان ہے) شریر اُن کا اُکتھ ہے۔ کیونکہ اِس سے تمام کرم پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ان کا سام ہے۔ کیونکہ یہ سب کرموں کے لئے یکساں ہے۔ یہ ان کا برہم ہے۔ کیونکہ یہ سارے کرموں کو سہارا دے ہوئے ہے۔

۴۔ پس یہ تین (روپ۔ نام۔ کرم) ایک ہیں۔ یعنی آتما اور ایک ہوتا ہوا آتما تین ہے۔ یہ امرت ہے۔ جو ستیہ سے ڈھکا ہوا ہے۔ بیشک پران امرت ہے۔ نام اور روپ ستیہ ہیں۔ اُن دونوں سے یہ پران ڈھکا ہوا ہے۔

دوسرا ادھیائے

پہلا براہمن

۱۔ بلاکا کا بیٹا گارگیہ بہت بڑا عالم اور مغرور پنڈت تھا۔ اُس نے کاشی کے (راجا) اجات شترو سے کہا "میں تجھ کو برہم کا اُپدیش کرونگا۔" اجات شترو

نے کہا "میں تم کو اِس کے لئے ہزار (گائیں) دیتا ہوں کیونکہ لوگ جنک جنک کہتے ہوئے بھاگے جاتے ہیں۔"

تشریح - جنک ترہُت کا راجہ بڑا برہم گیانی ہوا ہے۔ سب اُسی کے پاس برہم ودیا سیکھنے چلے جاتے تھے۔ اجات شترو نے اس کو ہزار گائیں دینی چاہیں۔ کیونکہ تمام عالم جنک کے پاس بھاگے چلے جاتے تھے اس کو بھی شوق تھا کہ وہ عالموں کی قدردانی کرے۔

دو دو دفعہ جنک لفظ کا مطلب غالباً یہ ہے۔ ایک تو نام ہے راجہ کا دوسرے کے معنی باپ۔ حفاظت کرنے والے کے ہیں۔ برہم ودیا سکھلانے والے

۲۔ گارگیہ نے کہا "وہ پُرش جو سورج میں (اور آنکھ میں) ہے میں اسی کی برہم (کی طرح) اُپاسنا کرتا ہوں" اجات شترو نے اس سے کہا۔ "اِس کا غرور نہ کر۔ اس کا غرور نہ کر اس بات کو پہلے ہی میں جانتا ہوں (اس کو میں اس کی ایسا سمجھ کر اُپاسنا کرتا ہوں۔ کہ یہ سب سے اونچے قایم ہے۔ سب جانداروں کا سر ہے۔ اور راجا ہے۔ جو اس کو ایسا جان کر اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ بڑا بزرگ ہوتا ہے۔ سب جانداروں کا سردار ہوتا ہے راجہ ہوتا ہے۔"

تشریح - سورج کے بعد جو مضمون خط وحدانی کے اندر ہیں۔ اُپ نشد کے نہیں ہیں۔ سوامی شنکر اچاریہ نے اضافہ کر دیا ہے۔ ہم نے بھی اس کا منتج اس لئے کیا ہے کہ وہ بہشتی دشمنشی کے تعلقات کے سمجھانے میں مددگار

ہونگے۔

۳۔ گارگیہ نے کہا۔"یہ جو چندر میں (اور من میں) پُرش ہے۔ میں اس کی برمھ کی طرح اُپاسنا کرتا ہوں"۔ اجات شترو نے کہا۔"اس کا غرور نہ کر اس کا غرور نہ کر اس کے بابت نہ بتاؤ۔ میں بلاشک اس کو سفید لباس والا سوم راجا سمجھ کر اُپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس کو اس طرح سمجھ کر اُپاسنا کرتا ہے اس کے گھر دن رات سوم بہتا ہے۔ اور زیادہ بہتا ہے۔ اور اس کے یہاں اناج میں کمی نہیں ہوتی۔

۴۔ گارگیہ نے کہا۔ وہ جو آکاش میں (اور ہردے آکاش میں) پُرش ہے۔ میں اس کی بطور برمھ کے اُپاسنا کرتا ہوں اجات شترو نے کہا۔ اس کا غرور نہ کر اس کا غرور نہ کر۔ اس کی بابت نہ بتاؤ۔ میں اس کو بلاشک تیجسوی جان کر اُپاسنا کرتا ہے۔ جو اس کی اس طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ اس کی اولاد تیجسوی ہوتی ہے۔

۵۔ گارگیہ نے کہا یہ جو بجلی میں (اور ہردے میں) پُرش ہے۔ میں اس کی برمھ کی طرح اُپاسنا کرتا ہوں۔ اجات شترو نے کہا۔" اس کا غرور نہ کر۔ اس کا غرور نہ کر اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ میں اس کی بلاشک تیجسوی جان کر اُپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس کی اس طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ تیجسوی ہوتا ہے۔ اور اس کی اولاد تیج والی ہوتی ہے"

۶۔ گارگیہ نے کہا وہ جو آکاش میں (اور ہردے کے آکاش میں) پُرش ہے۔ میں اس کی بطور برمھ کی اُپاسنا کرتا ہوں"۔ اجات شترو نے کہا۔" اس کا غرور نہ کر۔ اس کا غرور نہ کر۔ اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ میں بلاشک

اس کو پورا اور نشچل مان کر اُپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس طرح اس کی اُپاسنا
کرتا ہے۔ وہ اولاد سے اور مویشی سے پورن ہوتا ہے۔ اور اس
کی اولاد اس دنیا میں برباد نہیں ہوتی۔

۷۔ گارگیہ نے کہا۔ "جو یہ وایو میں (اور پران میں) پورش ہے میں
اسی کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہوں"۔ اجات شترو نے کہا۔ "اس کا غرور
نہ کر۔ اس کا غرور نہ کر۔ اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ میں اس کو ویکنٹھ اندر اور
کبھی نہ ہارنے والی شنکر کی طرح اُپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس طرح اس کی
اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ جیتنے کی عادت والا کبھی نہ ہارنے والا۔ اپنے
دشمنوں پر غالب آنے والا ہوتا ہے۔

۸۔ گارگیہ نے کہا۔ "اگنی میں (اور بانی میں) جو پُرش ہے میں اس
کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہوں"۔ اجات شترو نے کہا۔ "غرور نہ کر۔ غرور نہ کر۔
اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ میں اس کو بڑی طاقت والا جان کر اُپاسنا کرتا ہوں
جو اس طرح اس کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ بڑی طاقت والا ہوتا ہے اور
اس کی اولاد طاقت والی ہوتی ہے"۔

۹۔ گارگیہ نے کہا۔ "جو یہ جل میں (اور بیرج میں ہردے میں) پُرش
ہے۔ میں اس کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہوں"۔ اجات شترو نے کہا۔
غرور نہ کر غرور نہ کر میں اس کو پرتی روپ (شکل مشابہ) سمجھ کر اُپاسنا کرتا
ہوں۔ وہ جو اس طرح اس کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اس کو وہ چیز ملتی ہے
جو اس کے موافق ہے۔ نہ کہ مخالف اور اسی کی طرح کا لڑکا پیدا ہوتا
ہے۔

۱۰- گارگیہ نے کہا "جو شیشے میں پُرش ہے میں اس کو برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہوں"۔ اجات شترو نے اس کو کہا "غرور نہ کر غرور نہ کر اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ بیشک یہ چمکنے والا ہے۔ میں ایسا سمجھ کر اس کی اُپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس طرح اس کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ چمک والا ہوتا ہے۔ اس کی اولاد چمکنے والی ہوتی ہے اور جس کے ساتھ وہ ملتا ہے اُن سب کو پورا چمک دیتا ہے"۔

۱۱- گارگیہ نے کہا "جو یہ انسان کے چلنے کے پیچھے شبد پرگٹ ہوتا ہے۔ اسی کو میں برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہوں"۔ اجات شترو نے کہا "غرور نہ کر غرور نہ کر اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ میں اس کو بلاشک پران سمجھ کر اُپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس کی اس طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ اس دنیا میں پوری زندگی پاتا ہے۔ پران اس کو اپنے وقت سے پہلے نہیں چھوڑتے"۔

۱۲- گارگیہ نے کہا "جو یہ دِشاؤں میں پُرش ہے۔ میں اسی کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہوں"۔ اجات شترو نے کہا "غرور نہ کر غرور نہ کر۔ اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ بلاشک یہ دوسرا ہے۔ ہم کو چھوڑ نہیں دیتا ہے۔ اس طرح سمجھ کر میں اُپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس طرح اس کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ دوسرے والا ہوتا ہے۔ اس سے اس کے ساتھی الگ نہیں ہوتے"۔

۱۳- گارگیہ نے کہا "جو چھایا مے (چھایا اور اندھکار میں) پُرش ہے۔ میں اس کی برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہوں"۔ اجات شترو نے کہا "غرور نہ غرور نہ کر اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ میں اس کو موت سمجھ کر اُپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس کی اس طرح اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ اس لوک میں پوری عمر کو پہونچتا ہے۔ اور اپنے عمر سے پہلے وہ نہیں مرتا"۔

۱۴۔ گارگیہ نے کہا۔ "جو یہ آتما میں پُرُش ہے میں اسی کو برہم کی طرح اُپاسنا کرتا ہوں"۔ اجات شترو نے کہا۔ "غرور نہ کر، غرور نہ کر۔ اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ میں اس کو آتما والا سمجھ کر اُپاسنا کرتا ہوں جو اس طرح اس کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ آتما والا ہوتا ہے۔ اور اس کی اولاد آتما والی ہوتی ہے۔" تب گارگیہ چپ ہو گیا۔

تشریح۔ آتما میں پُرُش = پرجاپتی۔ خواہ بدھی اور ہردے میں جو پُرُش ہے۔ (شنکراچاریہ)

آتما والا = جس کا آتما اُس کے اختیار میں ہو۔

۱۵۔ اجات شترو نے کہا۔ "بس اتنا ہی تھا؟" (اس نے کہا) "ہاں اتنا ہی تھا"۔ اجات شترو نے کہا۔ "اتنے سے تو برہم کا اصلی روپ پرگٹ نہیں ہوتا"۔ گارگیہ نے کہا۔ "تو مجھ کو (شاگرد بن کر) اپنے پاس آنے کی اجازت دو"۔

تشریح۔ آنے کی اجازت = یعنی میرا پھر سے اُپنین کر کے شاگردی میں لو۔

۱۶۔ اجات شترو نے کہا۔ "یہ اُلٹی بات ہے۔ کہ کوئی براہمن کشتری کے پاس اس ارادہ سے آوے کہ اس کو برہم کا اُپدیش کرے۔ پس میں تجھ سے یہی کہونگا۔ یہ کہہ کر اس کو ہاتھ سے پکڑ کر وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ تب وہ ایک سوئے ہوئے پُرُش کے پاس آئے۔ اُس کو ان ناموں

سے بلایا۔ "اے بڑے لباس والے سوم راج!" مگر وہ نہیں اٹھا۔
تب اس کو ہاتھ سے پکڑ کر جگایا۔ تب وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔

۱۷۔ اجات شترو نے کہا "جب وہ پُرش جو گیان والا ہے۔ اِس طرح سویا تھا۔ تو وہ یہ اس وقت کہاں تھا؟ اور کہاں سے وہ اِس طرح لوٹ کر آیا؟"
گارگیہ نے اُس کو نہیں سمجھا۔

۱۸۔ اجات شترو نے کہا "جب یہ پُرش جو گیان والا ہے۔ اس طرح سویا ہوا تھا۔ تو وہ تمام اندریوں کے وگیان میں دگیان کو لے کر ہردے آکاش میں سو جاتا ہے۔ جب اُن (اندریوں کے مختلف وگیانوں) کو لے لیتا ہے تب وہ پُرش سویا کہا جاتا ہے۔ تب یہ اُن (قوت شامہ) اندر پکڑا ہوا ہوتا ہے۔ بانی پکڑی ہوئی ہوتی ہے۔ آنکھ پکڑی ہوئی ہوتی ہے۔ من پکڑا ہوا ہوتا ہے۔

تشریح ۔ یعنی کوئی اندری کام نہیں دیتی۔

۱۹۔ "اور جب وہ خواب دیکھتا ہے۔ تب اُس کے وہ لوک ہوتے ہیں۔ (خواب کی دُنیا میں ہوتا ہے۔) اور وہ اُس وقت ایک بڑے راجے کی طرح ہوتا ہے۔ ایک بڑے براہمن کی طرح ہوتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ وہ اوپر جاتا ہے۔ اور نیچے گرتا ہے۔ اور جیسے کوئی بڑا راجہ اپنی رعایا کو ساتھ لے کر اپنی خواہش سے اپنے راج میں دورہ کرے۔ اس طرح یہ پُرش یہاں خواب میں (اندریوں کے گیان کو) لے کر اپنی خواہش کے مطابق اپنے جسم میں ادھر اُدھر دورہ کرتا ہے۔"

۲۰۔ "اب جب کہ گہری نیند میں سویا ہوا ہوتا ہے۔ اور جب کچھ نہیں جانتا ہے۔ اُس وقت جو ہتا نامی ناڑی ہردے سے سارے شریر میں پہونچتی ہے۔ اُن ناڑیوں کے دوارا چل کر شریر میں سوتا ہے۔ اور جیسا کہ کوئی شاہزادہ یا بادشاہ خواہ بڑا براہمن آنند کی چوٹی پر پہونچ کر سو دے اِس طرح وہ سوتا ہے"۔

۲۱۔ "جیسے مکڑی تار کے اوپر جاتی ہے۔ اور جیسے اگنی سے چھوٹی چھوٹی چنگاریاں جھڑتی ہیں۔ اسی طرح تمام اندریہ۔ تمام لوک تمام دیوتا۔ تمام جاندار اِس آتما سے اٹھتے ہیں۔ یہ اس کی اُپ نشد (راز) ہے۔ سچائیوں کی سچائی بیننگ اندریان ستیہ ہیں یہ آتما اُن اندریوں کا ستیہ ہے"۔

دوسرا براہمن

۱۔ جو چھوٹے بچے کو معہ اس کے جگہ اور کوٹھریوں کے معہ اُس کے کھونٹے اور رسّی کے جانتا ہے وہ اپنے سات حسد کرنے والے دشمنوں کو دور کر دیتا ہے۔ یہ بلاشک چھوٹا بچّا ہے۔ یہ جسم کے اندر کا پران ہے۔ اُس کے رہنے کی جگہ یہ (جسم) ہے۔ اور اس کے الگ الگ کوٹھریاں یہ سر ہیں۔ کھونٹا طاقت ہے۔ رسّی ناج ہے۔

تشریح

چھوٹا بچا: پران کو گاو کا بچھڑا کہا ہے۔

جگہ: جسم

کوٹھریاں = سات اندریوں کے گڑھے۔ دو کان دو ناک اور ایک
منہ جو انسان کے نفسانی علم کے دروازے ہیں۔ اِنہیں سے اس میں وشئے کے
راگ پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ انتر لکھ نہیں ہونے پاتا۔ اس وجہ سے ان کو سات
دشمن بھی کہا گیا ہے۔

۲۔ یہ سات دیوتا اس کو ناش ہونے سے روک بیٹھے ہیں۔ آنکھ میں جو
سُرخ رنگ کے ڈورے ہیں۔ ان کے دوارا رُدر اِس (پران) کو پہونچتا
ہے۔ جو آنکھ میں پانی ہے۔ اُس کے دوارا پرجنیہ (بادل) پہونچتا ہے۔ جو روشنی
ہے۔ اُس سے سورج پہونچتا ہے۔ جو آنکھ میں سیاہی ہے۔ اس سے
اگنی پہونچتی ہے۔ جو سفیدی ہے اُس سے اِندر پہونچتا ہے۔ جو نچلی پلک
ہے۔ اُس سے پرتھوی پہونچتی ہے۔ جو اوپر کی پلک ہے۔ اُس سے
دیو پہونچتا ہے۔ جو اِس راز کو جانتا ہے۔ اِس سے ناج کم نہیں ہوتا۔

تشریح ۔ پران کو بچہ اس واسطے کہا ہے۔ کہ اس میں تمیز نہیں ہے۔
مگر اندریاں اپنے وشئے کو خوب جانتی ہیں۔ شنکر اچاریہ

۳۔ اس پر یہ شلوک ہے۔ "سوم کا برتن ہے۔ جس کا مُنہ نیچے کی طرف ہے
اور اس کی جڑ (تلا۔ پیندا) اوپر ہے اُس میں ہر قسم کا جس (یش) ہے۔
اِس کے کنارے سات رشی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور آٹھویں بانی ہے
جو وید کے دوارا اصلیت کو سمجھتی ہے۔ وہ سوم کا برتن جس کا مُنہ نیچے
اور جڑ اوپر ہے۔ وہ (انسان کا) سر ہے۔ کیونکہ اس کا مُنہ۔ نیچے کی طرف
ہے۔ اور جڑ (پیندا) اوپر ہے۔ اُس میں ہر ایک طرح کا جس (یش) رکھا

ہوا ہے۔ اس سمئے اس قول سے پران ہی کا بیان کیا گیا ہے۔ اس کے کنارے سات رشی رہتے ہیں۔ اندریاں ہی سات رشی ہیں۔ اس سئے اس قول سے اندریں ہی کا بیان ہے اور آٹھوی بانی ہے۔ جو وید کی وساطت سے اصلیت کو سمجھتی ہے۔ کیونکہ بانی ان سات سے آٹھویں ہے۔ جو وید کی مدد سے برہم کی اصلیت کو سمجھتی ہے۔

۴۔ یہ دونوں (کان) گوتم اور بھردواج ہیں۔ دایاں گوتم بایاں بھردواج ہے۔ دونوں آنکھ وِسوامتر اور جمدگنی ہیں۔ دائیں وِسوامتر اور بائیں جمدگنی ہے دونوں ناک وششٹ اور کشیپ ہیں۔ دائیں وششٹ بائیں کشیپ ہے بانی اتری (رشی) ہے۔ کیونکہ بانی سے اناج کھایا جاتا ہے۔ اور اتری کے اتی کے کھانے والے معنی ہیں۔ جو اِس راز کو جانتا ہے۔ وہ ہر ایک چیز کا کھانے والا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک چیز اُس کے لئے غذا ہوتی ہے۔

تیسرا برہمن

۱۔ برہم کی دو شکلیں ہیں۔ ایک مجسم اور دوسری غیر مجسم مرنے والی نہ مرنے والی۔ ٹھہرا ہوا۔ اور چلنی والی۔ ایک محدود دوسری غیر محدود ایک ست دوسری غایب۔

۲۔ ہوا اور آکاش کے سوا سب کی شکل ہے۔ یہ مرنے والا ہے یہ قایم ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ یہ جو شکل ہے۔ مرنے والی ہے۔ قایم ہے

اورست ہے۔ اس کا یہ رس (جوہر خلاصہ) ہے جو یہ پتنے والا (سورج) ہے کیونکہ وہ ست (ظاہر) کا رس ہے۔

۳۔ ہوا اور آکاش کی شکل نہیں ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ بھید والا ہے یہ غایب (نظر نہ آنے والا) ہے۔ اس کا رس (جوہر۔ عطر) یہ ہے۔ جو اس (سورج کے) منڈل میں پُرش ہے۔ کیونکہ یہ اس چھپے ہوئے کا رس ہے یہ ادھی دیوت (دیوتاؤں کے تعلق میں) ہے

۴۔ اب ادھیاتم (کا بیان) ہے پران اور جسم کے اندر آکاش کے سوا جو کچھ ہے۔ وہ شکل والا ہے۔ یہ مرنے والا ہے۔ یہ قایم ہے یہ ست ہے۔ اس کا رس (خلاصہ و جوہر وہ) ہے۔ جو آنکھ میں ہے کیونکہ یہ ست کا رس ہے۔

۵۔ اب پران اور شریر کے اندر جو آکاش ہے۔ یہ بغیر شکل کا ہے یہ امرت ہے یہ چلنے والا ہے۔ یہ چھپا ہوا ہے۔ اس کا رس (جوہر وہ) ہے۔ جو داہنی آنکھ میں پُرش ہے۔ کیونکہ اُس چھپے ہوئے کا یہ رس ہے۔

۶۔ اُس پُرش کا روپ کیسر کے رنگ سے رنگے ہوئے بستر کی طرح۔ بھوڑے بھیڑ کے اون کی طرح بیر بہوٹی (لال) کی طرح سفید کنول کی طرح ایک ہی مرتبہ (چمکنے والی) بجلی کی چمک کی طرح۔ ایک ہی مرتبہ سب جگہ بجلی کے چمکنے کی طرح اس کی چمک چمکتی ہے۔ جو اس راز کو جانتا ہے۔ ایک مرتبہ چمک اُٹھتا ہے۔ اب آگے برھ کا اُپدیش ہے۔ نیتی۔ نیتی۔ (نہیں ہے اِس طرح کا) ہے۔ کیونکہ (برھ) اِس طرح کا نہیں ہے۔ اس سے بڑھ کر

دوسرا (مارگ) نہیں ہے۔ اب نام ہے۔ سچائی کی سچائی۔ پران سچائی ہے اور (برہم) اُن کی سچائی ہے۔

چوتھا براہمن

۱۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا "میتریئی! بلاشک میں اس جگہ (گرہ آشرم) سے اونچے جانا چاہتا ہوں۔ کیا اچھی بات ہو۔ میں کتیاینی کے ساتھ تیرا فیصلہ کر جاؤں"۔

تشریح میتریئی اور کتیاینی = دونوں یاگیہ ولکیہ رشی کی استریاں تھیں۔

فیصلہ کرنا = برابر برابر دولت تقسیم کرنا۔

۲۔ میتریئی نے کہا "بھگون! اگر یہ تمام دُنیا دولت سے بھری ہوئی میری ہو جائے تو کیا میں اس کو پا کر امر ہو جاؤنگی؟" یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ "نہیں (مگر) جیسے ان لوگوں کی زندگی گذرتی ہے۔ جن کے پاس ہر قسم کی دولت ہے۔ ویسے ہی تیری بھی زندگی ہوگی۔ مگر امر ہونے کی تو دولت سے کوئی امید نہیں ہو سکتی"۔

۳۔ میتریئی نے کہا "چونکہ میں اس سے امر نہ ہونگی پھر اس دولت کو لے کر میں کیا کرونگی؟ بھگون! امر ہونے کے نسبت آپ جو جانتے ہیں۔ مجھ کو بتائیں"۔

۴۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ "تو بلاشک ہم کو پیاری ہے۔ اور پیاری باتیں کہتی ہے۔ آ جا۔ بیٹھ میں تیرے لئے اُس کی تشریح کرونگا۔ اور میری تشریح کو سُن کر اُس پر پورا پورا دھیان دے"۔

۵۔ اُس نے کہا۔ "اے میترییی! بلاشک شوہر شوہر کے خیال سے پیارا نہیں بلکہ آتما کے خیال سے شوہر پیارا ہے۔ بلاشک عورت عورت کے خیال سے پیاری نہیں ہے۔ بلکہ آتما کے خیال سے عورت پیاری ہے۔ بلاشک بیٹے بیٹے کے خیال سے پیارے نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کے خیال سے بیٹے پیارے ہیں۔ بلاشک دولت دولت کے خیال سے پیاری نہیں ہے۔ بلکہ آتما کے خیال سے دولت پیاری ہے۔ بلاشک برہم برہم کے خیال سے پیارا نہیں ہے۔ بلکہ آتما کے خیال سے برہم پیارا ہے۔ بلاشک کشتر کشتری پنے کے خیال سے پیارا نہیں ہے۔ بلکہ آتما کے خیال سے کشتر پیارا ہے۔ بلاشک لوک لوک کے خیال سے پیارے نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کے خیال سے لوک پیارے ہیں۔ بلاشک دیوتا دیوتا پنے کے خیال سے پیارے نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کے خیال سے دیوتا پیارے ہیں۔ بلاشک جاندار جاندار کے خیال سے پیارے نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کے خیال سے جاندار پیارے ہیں۔ بلاشک وید وید وں کے خیال سے پیارے نہیں ہیں بلکہ آتما کے خیال سے وید پیارے ہیں۔ بلاشک عناصر (بھوت) عناصر کے خیال سے پیارے نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کے خیال سے عناصر پیارے ہیں۔ بلاشک کائنات کائنات کے خیال سے پیارا نہیں ہے۔ بلکہ آتما کے خیال سے کائنات پیارا ہے۔ بلاشک کوئی چیز چیز کی خیال سے پیاری

نہیں ہے بلکہ آتما کے خیال سے چیز پیاری ہے اے میترئی! بلاشک یہ آتما ساکشات (عین الیقین) کرنے کے قابل ہے (شردن) سُننے کے قابل ہے۔ منن کرنے کے قابل ہے۔ اور ندھیاسن کرنے کے قابل ہے آتما کے درشن سے شردن سے منن سے جاننے سے یہ سب کچھ جانا جاتا ہے۔

تشریح کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ آتما ہی سب سے زیادہ پیارا ہے اور سب کام آتما کے لئے ہی کیا جاتا ہے۔ جو اُس سے موافق رہتا ہے۔ وہ پیارا ہے۔ جو مخالف ہے۔ وہ بُرا معلوم ہوتا ہے۔ ہر حالت۔ ہر جگہ اور ہر قسم کے سامان کے موجودگی میں آتما ہمیشہ پیارا رہتا ہے۔ لڑکے۔ باپ۔ جورو۔ دولت سب کچھ آتما ہی کے خیال سے پیارے ہیں۔ یہ آتما سب کے سمجھنے اور غور کرنے کے قابل ہے۔ کیونکہ اس کے جاننے سے پھر اور کچھ جاننے کی خواہش باقی نہیں رہتی۔

٦۔ برہم (براہمن) اُس کو دُور پھینک دیتا ہے۔ جو آتما سے پرے دوسری جگہ برہم کو جانتا ہے۔ کشتر (کشتری) اُس کو دور پھینک دیتا ہے۔ جو آتما سے دور لوکوں کو جانتا ہے۔ دیوتا اس کو دور پھینک دیتے ہیں۔ جو آتما سے دور دیوتاؤں کو جانتا ہے۔ عناصر اس کو دور پھینک دیتے ہیں۔ جو آتما سے دور عناصر کو جانتا ہے۔ سب چیزیں اُس کو دور پھینک دیتی ہیں۔ جو آتما سے دور سب چیزوں کو سمجھتا ہے۔ یہ برہم ہے یہ کشتر ہے۔ یہ لوک ہیں۔ یہ دیوتا ہیں۔ یہ بھوت ہیں۔ یہ سب کچھ ہے۔ جو آتما ہے۔

خود پرکاش سروپ ہوتا ہے"۔ (یہ سُن کر جنک نے کہا) "میں آپ کو ہزار گائیں دیتا ہوں۔ اس سے آگے موکش کا بیان سنائیے"۔

۱۵۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا) وہ پُرش اس سُکھپتی (یعنی گہری نیند) میں رمتا ہوا، وچرتا ہوا بھلے بُرے کو دیکھ کر پھر جس جگہ (سوپن ستھان سے) گیا تھا وہاں ہی الٹا سوپن ستھان کے لئے واپس آتا ہے۔ اور وہ وہاں جو کچھ دیکھتا ہے۔ وہ اُس کے بندھن میں نہیں آتا۔ کیونکہ وہ پُرش آزاد ہے (جنک نے کہا) "اے یاگیہ ولکیہ! یہ ایسا ہی ہے۔ میں آپ کو ہزار گائیں دیتا ہوں۔ اس کے آگے پھر موکش کا بیان کہئے"۔

۱۶۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا) "وہ پُرش اس سوپن میں رمتا ہوا، وچرتا ہوا بھلے بُرے کو دیکھ کر پھر جس جگہ (یعنے جاگرت ستھان) سے گیا تھا۔ اُسی (جاگرت ستھان) میں جاگنے کے لئے واپس آتا ہے۔ اور وہاں اُس نے جو دیکھا تھا۔ اُس کے بندھن میں نہیں آتا"۔ (جنک نے کہا) "اُے یاگیہ ولکیہ! یہ ایسا ہی ہے میں آپ کو ایک ہزار گائیں دیتا ہوں اس کے آگے پھر موکش کا بیان کہئے"۔

۱۷۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا) وہ پُرش اس جاگرت حالت میں رمتا ہو وچرتا ہوا بھلے بُرے کو دیکھ کر پھر سوپن کی حالت میں سونے کے لئے آتا ہے جہاں سے گیا تھا۔

۱۸۔ پس جس طرح بڑی مچھلی بر دونوں کناروں کے طرف پھرتی رہتی ہے۔ اسی طرح یہ پُرش دونوں حالتوں یعنی سوپن اور جاگرت کی طرف واپس آتا جاتا رہتا ہے۔

۱۹۔ اور جیسے ایک باز یا اور کوئی تیز پرواز پرند آکاش میں ادھر ادھر اُڑکر دونوں پروں کو پلیٹ کر گھونسلے کے طرف آجاتا ہے اسی طرح پُرش اس اوستھا کی طرف دوڑتا ہے۔ جہاں گہری نیند میں مست ہوکر نہ خواہش رہتی ہے۔ نہ خواب دکھائی دیتا ہے۔

۲۰۔ اور وہ جو ہتا نام اس کی ناڑیاں ہیں۔ اتنی لطافت سے جسم میں قایم ہیں جتنے کہ بال کے ہزار ٹکڑے کی باریکی ہوتی ہے۔ اور وہ ناڑیاں سفید۔ نیلے۔ پیلے۔ ہرے اور لال رنگ سے بھری ہوئی ہیں اب جیساکہ وہ اس کو گویا مارتے (قابو میں) ہیں گویا ہاتھی اس پر دباؤ کرتا ہے۔ گویا وہ گڈھے میں گرتا ہے وہ جاگتا ہوا جو خوف کھاتا ہے۔ وہ محض اودیا کی وجہ سے خیال کرتا ہے۔ پھر جب وہ اپنے آپ کو ایک دیوتا یا راجا کی طرح سمجھتا ہے۔ کہ میں ہی سب کچھ ہوں وہ اس کا پرم لوک رسب سے اونچے کی حالت) ہے۔

تشریح

(۱) ناڑیوں کے رنگ ہی کی وجہ سے بلغم۔ صفرا۔ سودا وغیرہ ہوتا ہے۔

(۲) کہنے کا مطلب یہ ہے۔ جیسے سوپن کے حالت میں فرضی خوف سے یہ گھر جاتا ہے جب تک بیداری میں نہیں آتا اسی طرح جب آتما کے اصلی حالت میں جاتا ہے۔ مادہ کے دور ہونے سے نجات پا جاتا ہے۔

۲۱۔ سو جہاں کوئی خواہش نہیں کوئی پاپ نہیں۔ کوئی خوف نہیں وہی اس کا سچا روپ ہے۔ جس طرح کوئی شخص اپنے پیاری استری کو

سے گلے لگائے ہوئے نہ باہر دیکھتا ہے۔ نہ بھیتر۔ اسی طرح یہ پُرش پر گیان آتما کو گلے لگائے نہ کچھ باہر جانتا ہے۔ نہ اندر۔ بلا شک یہی اس کا روپ ہے۔ یہاں اس روپ میں اس کی ساری خواہشیں پوری ہوئی رہتی ہیں۔ یہاں صرف آتما ہی آتما ہے۔ کوئی خواہش نہیں رہتی۔ اور وہ ہر ایک فکر سے آزاد ہے۔

۲۲۔ اب باپ باپ نہیں ہے۔ ماں ماں نہیں ہے۔ لوک لوک نہیں ہے دیوتا دیوتا نہیں ہے۔ وید وید نہیں ہے۔ چور چور نہیں ہے۔ چنڈال چنڈال نہیں ہے۔ دولسلا دولسلا نہیں ہے۔ فقیر فقیر نہیں ہے۔ پیتسوی پیتسوی نہیں ہے۔ اس روپ میں بھلائی اُس کے پیچھے نہیں آئی ہے۔ بُرائی اس کے پیچھے نہیں آئی ہے۔ کیونکہ اس وقت وہ دل کے تمام تردّدات سے پار ہو جاتا ہے۔

۲۳۔ اور جب (کہا جاتا ہے کہ) وہ وہاں (سوکھپتی میں) نہیں دیکھتا ہے تو وہ دیکھتا ہوا ہی وہاں نہیں دیکھتا ہے۔ کیونکہ دیکھنے والے سے اُس کی دیکھنے کی طاقت زایل نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ ابناشی ہے۔ بلکہ وہاں اس سے الگ اور کوئی چیز نہیں ہے۔ جس کو وہ دیکھتا۔

۲۴۔ جب وہ وہاں (سوکھپتی میں) نہیں سونگھتا۔ تو وہ وہاں سونگھتا ہوا نہیں سونگھتا۔ کیونکہ سونگھنے والے سے سونگھنے کی طاقت زایل نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ ابناشی ہے۔ بلکہ وہاں کوئی دوسری چیز اُس سے

الگ نہیں ہے۔ جس کو وہ سونگھنے

۲۵۔ اور جب (کہا جاتا ہے۔) وہ وہاں (سوشپتی میں) نہیں چکھتا ہے۔ تو وہ چکھتا ہوا نہیں چکھتا ہے۔ کیونکہ چکھنے والے سے چکھنے کی طاقت زایل نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ ابناشی ہے۔ (ابشیک) وہاں اس سے کوئی چیز الگ نہیں ہے۔ جس کو وہ چکھتا۔

۲۶۔ اور جب وہ وہاں (سوشپتی میں) نہیں بولتا۔ تو وہ بولتا ہوا نہیں بولتا ہے۔ کیونکہ بولنے والے سے بولنے کی شکتی دور نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ ابناشی ہے۔ بلکہ وہاں کوئی اور چیز اُس سے الگ نہیں ہے۔ جس کو بول کر وہ بتادے۔

۲۷۔ اور جب وہ وہاں نہیں سُنتا تو وہ سُنتا ہوا ہی نہیں سُنتا ہے کیونکہ سُننے والے سے سُننے کی طاقت غایب نہیں ہوجاتی۔ کیونکہ وہ ابناشی ہے۔ بلکہ وہاں کوئی دوسری چیز اُس سے الگ نہیں ہوتی جس کو وہ سُنتا

۲۸۔ اور جب وہ وہاں نہیں سوچتا تو وہ سوچتا ہوا ہی نہیں سوچتا ہے۔ کیونکہ سوچنے والے سے سوچنے کی طاقت غایب نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ ابناشی ہے بلکہ وہاں کوئی چیز اُس سے الگ نہیں ہے۔ جس کو وہ سوچتا۔

۲۹۔ اور جب وہ وہاں نہیں چھوتا۔ تو وہ چھوتا ہوا ہی نہیں چھوتا کیونکہ چھونے والے سے چھونے کی طاقت غایب نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ ابناشی ہے۔ بلکہ دوسری چیز وہاں اس سے الگ کوئی نہیں ہے

جس کو وہ چھوئے۔

۳۰۔ اور جب وہ نہیں جانتا ہے تو وہ جانتا ہوا ہی نہیں جانتا ہے۔ کیونکہ جاننے والے سے جاننے کی طاقت غایب نہیں ہوتی کیونکہ وہ اناشی ہے۔ بلکہ وہاں اس سے الگ کوئی چیز نہیں ہے جس کو وہ جانتا۔

۳۱۔ جہاں کوئی دوسرا ہو وہاں ایک دوسرے کو دیکھے ایک دوسرے کو سونگھے۔ ایک دوسرے کو چکھے ایک دوسرے کو کہے۔ ایک دوسرے کو سُنے ایک دوسرے کو سوچے۔ ایک دوسرے کو چھوئے۔ ایک دوسرے کو جانے۔

۳۲۔ ایک سمندر ہے۔ وہ دیکھنے والا بغیر دوسرے کے ہے۔ یہ برہم لوک ہے۔ اے راجا! یاگیہ ولکیہ نے اس کو یہ تعلیم دی یہ اس کی سب سے اونچی حالت ہے۔ یہ اُس کی سب سے اونچی دولت ہے۔ یہ اس کی سب سے اونچی دُنیا ہے۔ یہ اس کا سب سے اونچا آنند ہے اور سب جاندار اسی آنند کا ایک چھوٹا سا حصہ بھوگتے ہیں۔

۳۳۔ وہ جو آدمیوں میں اِدھی والا سمردھی والا۔ اور دوسروں کا خود مختار مالک ہے۔ وہ انسان کے تمام نعمتوں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ انسان کا سب سے اونچا آنند ہے۔ اب جو آدمیوں کے سو آنند ہیں۔ وہ اُن پتروں کا ایک آنند ہے۔ جنہوں نے پتروں کے لوک کو جیت لیا ہے۔ اب جو اِن پتروں کا سو آنند ہے

جنہوں نے تیری لوک کو جیتا ہے۔ وہ گندہرب لوک میں ایک آنند ہے اور جو گندہرب کا سو آنند ہے۔ وہ کرم دیوں کا ایک آنند ہے جنہوں نے کرم کر کے دیو کے بہاؤں کو حاصل کر لیا ہے اور جو کرم دیوں کا سو آنند ہے۔ وہ آجان دیوں کا ایک آنند ہے جو آجان دیوں کا سو آنند ہے وہ شروترہی (ویدوں کے جاننے والے) کا ایک آنند ہے۔ جو پاپ سے دور ہے۔ کامناؤں سے دبا ہوا نہیں ہے جو آجان دیوں۔ کا سو آنند ہے۔ وہ پرجاپتی لوک کا ایک آنند ہے اور اُس شروترہی کا بھی جو پاپ سے دور ہے۔ کامناؤں سے دبا ہوا نہیں ہے اور جو پرجاپتی کا سو آنند ہے۔ وہ برہم لوک میں ایک آنند ہے اور شروترہی کا بھی۔ جو پاپ سے دور ہے اور کامناؤں سے دبا ہوا نہیں ہے۔ اور یہ سب سے اونچا آنند ہے۔ اے راجا! یہ برہم لوک ہے"۔ یہ یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ راجہ جنک نے کہا "میں (اس کے بدلے) تم کو ہزار گائیں دیتا ہوں۔ اس سے آگے مجھ کو موکش کے لئے سنائیں"۔ یہ سن کر یاگیہ ولکیہ ڈرا کہ یہ سمجھ والا راجہ مجھ کو تمام اوپنشدوں کے کہنے کے لئے مجبور کر رہا ہے۔

۲۴۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا "وہ پرُش اس سوپن کی اوستھا میں رمتا ہوا وِچرتا ہوا بھلائی برائی کو دیکھتا ہوا جاگرت اوستھا میں پھر جاگنے کے لئے واپس آتا ہے۔

۲۵۔ جس طرح اچھی طرح سے لدا چھکڑا شور مچاتا ہوا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ شریر والا آتما پراگیہ آتما سے سوار ہوا جب مرنے کو ہوتا

ہے۔ شور مچاتا ہوا جاتا ہے۔

۳۶۔ اور جب یہ کمزوری کی طرف بڑھاپا سے یا بیماری سے نیچے جاتا ہے۔ کمزوری میں ڈوب جاتا ہے۔ اس وقت یہ پُرش جس طرح آم۔ یا گولر۔ یا پیپل کے پھل اپنی شاخ سے الگ ہو جاتے ہیں۔ بالکل اسی طرح وہ اِن عضوؤں سے چھوٹ کر پھر اُلٹا اُسی جگہ کو واپس جاتا ہے۔ جہاں سے آیا تھا۔ (اور وہ) نئے زندگی کے لئے (جاتا ہے)

۳۷۔ پس جس طرح اس راجا کے لئے جو آرہا ہے۔ سخت کوشش کرنے والے آدمی اور جو ہر قسم کا بُرا کام کرتے ہیں۔ (ملازم) رتھ کھینچنے والے گانوں کے مکھیا۔ کھانے پینے کی چیزیں لے کر کھڑے رہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ وہ آرہا ہے وہ آرہا ہے۔ اسی طرح تمام جاننے والے جاندار اس کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ برھم آرہا ہے۔ یہ آیا۔

۳۸۔ اور جیسے جب راجہ آرہا ہے۔ سخت کام کرنے والے سختی و جُرم سے کام لینے والے (ملازم) رتھ کھینچنے والے گانوں کے مکھیا۔ اُس سے ملنے کے لئے جاتے ہیں۔ اسی طرح مرنے کے وقت تمام اندریاں۔ آتما سے اکھٹی ہو کر ملتی ہیں۔ جب وہ آخری سانس لیتا ہے۔

چوتھا براہمن

۱۔ جب یہ آتما کمزوری میں غرق ہو کر گویا بےخبر بن جاتا ہے۔ تب تمام پران اکٹھا ہو کر اس کے پاس آتے ہیں۔ اور وہ اِن اندریوں کو اپنے ساتھ لے کر ہردے میں اُترتا ہے۔ اور جب آنکھوں میں رہنے والا پُرش باہر واپس آجاتا ہے۔ تب وہ کسی روپ کو نہیں جانتا۔

۲۔ ایک ہوجاتا ہے۔ تب لوگ کہتے ہیں۔ اب نہیں دیکھتا ہے ایک ہوجاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ نہیں سونگھتا ہے۔ ایک ہوجاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ نہیں چکھتا ہے۔ ایک ہوجاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ نہیں سنتا ہے۔ ایک ہوجاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ نہیں سوچتا ہے۔ ایک ہوجاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ نہیں چھوتا ہے۔ ایک ہوجاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ نہیں جانتا ہے۔ ایک ہو جاتا ہے۔ اب اُس کے دل (کا وہ حصہ جو ہتا ناڑی کے چوٹی پر ہے) پرکاشت ہوجاتا ہے۔ اس پرکاش سے وہ آتما نکلتا ہے یا تو آنکھ سے یا دماغ سے یا جسم کے دوسرے حصوں سے۔ اور جب وہ نکلتا ہے۔ تو (مکھیہ) پران اس کے پیچھے نکلتا ہے۔ اور جب پران نکلتا ہے۔ تو تمام اندریاں اس کے پیچھے نکلتی ہیں۔ وہ گیان کے ساتھ چلتا ہے۔ اس کو اس کی ودیا (اُپاسنا)

اور کرم سہارا دیتے ہیں اور پہلی پر گیا۔ بُدھی بھی

۳۔ اور جس طرح کیڑا تنکے کے ایک سرے پر پہونچکر اور ایک سہارا پاکر اپنے آپ کو کھینچ لیتا ہے۔ اسی طرح یہ آتما شریر کو دور پھینک کر مُردہ بناکر اور ایک اور سہارا پکڑ کر اپنے آپ کو کھینچ لیتا ہے۔

۴۔ جس طرح سونار سونے کا ایک ٹکڑا لیکر اس سے ایک زیادہ نیا اور زیادہ خوبصورت شکل بناتا ہے۔ اسی طرح یہ آتما اس شریر کو دور پھینک کر مُردہ بناکر زیادہ نیا اور زیادہ خوبصورت شکل کا بنا لیتا ہے۔ (وہ چاہے گندھربوں کا دیوتاؤں کا پتروں کا یا پرجاپتی کا یا برہما کا یا دوسرے جانوروں کا شریر ہو۔ جیسا جس کا کرم ہوگا اور گیان ہوگا ویسا شریر بنیگا۔)

۵۔ یہ آتما برہم گیان والا۔ من والا۔ پران والا۔ آنکھ والا۔ کان والا پرتھوی والا۔ جل والا۔ وایو والا۔ آکاش والا۔ تیج والا۔ کام والا۔ بغیر کام والا کرودھ والا۔ بغیر کرودھ والا۔ دہرم والا۔ بغیر دہرم والا۔ اور سب والا ہے سو جیسا اس روپ اور اس روپ والا ہے سو جیسا کرم کرنے والا۔ اور جیسا سلوک کرنے والا ہوتا ہے۔ ویسا ہی وہ بنتا ہے۔ نیکی کرنے والا۔ نیک بنتا ہے۔ اور بُرائی کرنے والا بُرا بنتا ہے۔ پُنیہ کرم سے وہ پُنیہ آتما بنتا ہے۔ اور پاپ کرم سے پاپ آتما بنتا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ پُرش کامنا والا ہی ہے۔ اس کی جیسی کامنا ہوتی ہے۔ جیسا ارادہ ہوتا ہے۔ ویسا ہی ارادہ والا ہوتا ہے۔ جیسا دہرم کرتا ہے ویسا ہی دہرم والا ہوتا ہے۔ جیسا کرم کرتا ہے۔ ویسا پھل پاتا

ہے۔

تشریح - یہاں پر آتما کو کردہ والا۔ تیج والا کہا گیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ سنسکرت میں تیجسے کردہ مے وغیرہ لفظ آئے ہیں۔ ان کا ترجمہ یہ بھی ہوسکتا ہے۔ تیج کے مشابہہ کردہ کے مشابہہ۔ وغیرہ وغیرہ۔ بات یہ ہے۔ یہ سب آتما ہی کی وجہ سے زندہ ہوجاتے ہیں۔ اور آتما ان کا مشابہہ معلوم ہوتا ہے۔ یہی آتما کبھی بغیر کردہ اور بغیر کامنا کے رہتا ہے۔

۶۔ اس بارہ میں یہ شلوک ہے۔ وہی وہ پھنسا ہوا کرم کے ساتھ جاتا ہے۔ جہاں اس کا لنگ شریر (سوکشم شریر) اور من بندھا ہوا ہے اور اس کرم کے پھل کو پاکر جو کچھ وہ یہاں کرتا ہے۔ اس لوک سے پھر اس لوک میں کرم کرنے کے لئے آتا ہے۔ یہ وہ پُرش ہے جو کامنا کرتا ہوا ہے۔ جب وہ کامنا نہیں کرتا۔ تب کہتے ہیں کامنا سے آزاد ہے۔ کامناؤں سے باہر نکل گیا ہے۔ جس کی کامنائیں پوری ہوگئیں ہیں۔ جس کو صرف آتما کی کامنا ہے۔ اس کے پران نہیں نکلتے ہیں۔ برھ ہی ہوکر وہ برھ کو پہونچتا ہے۔

تشریح - پران نہیں نکلتے = نہیں مرتا۔ نہ نئے جسم میں جاتا ہے۔

۷۔ اس کے بارہ میں یہ شلوک ہے۔ "اس کے من میں جو خواہش رہتی ہے۔ جب وہ سب چھوٹ جاتی ہے۔ تب فانی انسان لافانی ہوجاتا ہے۔ اور یہاں وہ برھ کو پاتا ہے"۔ اور جس طرح سانپ

کی کیچلی مری ہوئی اور پھینکی ہوئی بانبی (سوراخ) پر پڑی رہتی ہے۔ اسی طرح اس کا یہ شریر پڑا رہتا ہے۔ اور یہ آتما شریر سے چھوٹ کر امرت پران (زندگی والا) برہم ہی ہے"۔ جنک ودیہہ نے کہا۔ "(اس کے بدلے) میں اے بھگون! تم کو ہزار گائیں دیتا ہوں"۔

۸۔ اس کے بارہ میں یہ شلوک ہے۔ "سوکشم پھیلا ہوا۔ اور پرانا مارگ ہیں نے چھولیا۔ ہیں نے پا لیا۔ اُس مارگ سے برہم کے جاننے والے مستقل مزاج آدمی آزاد ہو کر سورگ لوک کو جاتے ہیں۔ اور تب ان سے بھی اوپر (جاتے ہیں)

۹۔ کہتے ہیں۔ کہ اس مارگ میں یا سفید یا نیلا یا پیلا یا ہرا یا لال ہے۔ یہ مارگ برہما نے تلاش کیا ہے۔ اس مارگ سے وہ جاتا ہے۔ جو برہم کو جاننے والا ہے۔ جس نے پُنیہ کرم کئے ہیں اور جو تیجسوی ہے۔

۱۰۔ گھنے اندھیرے میں وہ داخل ہوتے ہیں۔ جو صرف اودیا سے کام رکھتے ہیں۔ اور جو ودّیا کے عاشق ہیں وہ اس سے بھی زیادہ گھنے اندھکار میں داخل ہوتے ہیں۔

۱۱۔ جو لوک سُکھ سے خالی ہیں۔ اور گہرے اندھیرے سے ڈھکے ہیں۔ مرنے کے بعد وہ نادان بیعقل لوگ ان لوکوں کو جاتے ہیں۔

۱۲۔ اگر پُرش آپ اپنے کو جان لے کہ "میں یہ ہوں" تو پھر کیا چاہیگا؟ کس خواہش کے لئے شریر چھوٹنے پر دُکھی ہوگا؟

۱۳- اِس خطرناک سنسار میں داخل ہوئے ہوئے آتما کو جس نے ڈھونڈھ لیا ہے۔ اور سمجھ لیا ہے۔ وہ سب کا بنانے والا ہے۔ کیونکہ وہ سب کا بنانے والا ہے۔ اُس کی دُنیا ہے۔ وہ اپنے آپ دُنیا ہے۔

۱۴- یہاں ہی رہتے ہوئے ہم اس کو جان سکتے ہیں۔ اور اگر ہم گیان سے خالی رہے تو پھر سخت تباہی ہے۔ جو اس کو جانتے ہیں وہ امرت ہوتے ہیں۔ مگر دوسرے لوگ دُکھ ہی سمجھتے ہیں۔ (جو اگیانی ہیں)

۱۵- جب انسان اس روشن آتما کو صاف طور پر۔ موجود آئیندہ زمانہ پر حکومت کرتا ہوا دیکھ لیتا ہے۔ تو وہ اُس سے مُنہ نہیں موڑتا ہے۔

۱۶- جو برس کے دنوں سے علیحدہ گردش کرتا رہتا ہے۔ وہ اس کو دیکھتا ہوا اُپاسنا کرتا ہے۔ جو جیوتیوں کی جیوتی ہے والی ہے۔ امر ہے۔

۱۷- جس میں پانچ اور آکاش رہتا ہے۔ میں اس کو آتما سمجھتا ہوں۔ میں جو جاننے والا ہوں۔ اس کو برہم سمجھتا ہوں۔ میں جو امر ہوں، اس کو امر سمجھتا ہوں۔

تشریح پانچ = پنج پران۔ خواہ پانچ اندریاں

۱۸- جو اُس کو پران کا پران۔ آنکھ کی آنکھ۔ کان کا کان۔ اور من کا

من جانتے ہیں۔ وہ اس کو قدیم اور سب سے پہلے (والا) برمھ جانتے ہیں۔

۱۹۔ اس کو صرف من سے ہی دیکھنا چاہیئے کہ اس میں کثرت یا اختلاف نہیں ہے۔ وہ جو اس میں اختلاف دیکھتا ہے۔ وہ موت سے موت کو پاتا ہے۔

۲۰۔ اس لازوال اور ہستی مطلق کو ایک ہی طرح سے دیکھنا چاہیئے یہ کثافت سے آزاد ہے۔ آکاش سے دور ہے۔ جنم سے رہت آتما سب سے بڑا اور لافانی ہے۔

۲۱۔ مستقل مزاج براہمن اسُی کو جان کر دانائی حاصل کرے۔ بہت باتوں کا خیال نہ کرے۔ کیونکہ باتیں تکلیف دینے والی ہے۔

۲۲۔ اور یہ سب سے بڑا۔ جنم سے آزاد آتما۔ وگیان والا ہے۔ پرانوں سے گھرا ہوا۔ جو دل کے اندر ہردے آکاش ہے۔ اسُ میں آرام کرتا ہے۔ سب کا بس کرنے والا۔ سب پر حکومت کرنے والا سب کا خداوند۔ وہ نہ نیک کرم سے بڑا ہوتا ہے۔ نہ بُرے کرم سے چھوٹا ہوتا ہے۔ یہ سب کا ایشور ہے۔ سب جانداروں کا مالک ہے۔ یہ ضابطہ میں رکھنے والا بند ہے۔ تاکہ تمام لوگوں کو انتظام میں چلا سکے۔ براہمن کو چاہیئے۔ وید پڑھ کر اس کو جانیں۔ خواہ یگیہ سے دان سے تپ سے۔ ورت سے (اس کو جانیں) اسی کو جان کر آدمی مُنی بن جاتا ہے۔ سنیاسی اسی برمھ لوک کی خواہش کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ اسی کو جانتے ہوئے عالم پنڈت اولاد کی خواہش

ہنیں کرتے تھے (انہوں نے کہا) ہم اولاد لے کر کیا کرینگے۔ ہمارے پاس برہ لوک (برہم) ہے۔ اور وہ لڑکوں کی خواہش سے دولت کی خواہش سے نئے دکوں کی خواہش سے اوپر آکر بھکشو کی طرح پھرتے ہوئے رِدچرنے لگے) کیونکہ جو لڑکے کی خواہش ہے۔ وہ دہن کی خواہش ہے۔ اور جو دہن کی خواہش ہے۔ وہ لوک کی خواہش ہے۔ یہ دونوں بلاشک خواہش ہی ہیں۔ اور وہ آتما جس کی تعریف 'نیتی' 'نیتی' ہے۔ وہ گرہن کرنے (پکڑنے) کے قابل ہنیں ہے۔ وہ اٹوٹ ہے کیونکہ توڑا ہنیں جا سکتا۔ وہ اسنگ ہے۔ کیونکہ اس سے کوئی جوڑا ہنیں جا سکتا۔ وہ بندہن سے آزاد ہے نہ اس کو درد سے دُکھ ہوتا ہے۔ نہ کامیاب ہوتا ہے۔ (جو اس راز کو جانتا ہے) وہ دونوں (کامیابی اور ناکامیابی کے خیال) سے دب ہنیں جاتا۔ (وہ کبھی ہنیں سوچتا کہ) میں نے اس سبب سے بھلائی کی ہے یا اس سبب سے برائی کی ہے۔ ہاں وہ اِن دونوں پر غالب آتا ہے۔ اور جو کچھ اس نے کیا ہے۔ یا جو کچھ اس نے ہنیں کیا ہے۔ وہ دونوں اُس پر اپنا اثر ہنیں ڈال سکتے۔

۲۳۔ رگ وید اس طرح کہتا ہے۔ "یہ (نیتی نیتی سے بیان کئے ہوئے) برہم کی دائمی مہانتا (شُبھ) کرم سے بڑھتی ہے نہ (پاپ) کرم سے گھٹتی ہے۔ انسان کو چاہیئے اس کا متلاشی بنے اُس کے تلاش کرنے سے وہ پھر پاپ سے لپت ہنیں ہوتا۔" اس لئے ایسا جاننے والا پُرش جو شانت ہے۔ اندریوں کا دمن کر لیا

ہے۔ وِرکت ہے برداشت کرنے والا ہے۔ اور یکسو ہو کر آتما
میں ہی آتما کو دیکھتا ہے۔ پاپ اس کو دبا نہیں سکتا۔ وہ سب پاپوں
کو دبا لیتا ہے۔ پاپ اس کو نہیں تپاتا۔ یہ سب پاپوں کو تپاتا ہے۔
پاپ سے آزاد۔ کثافت سے آزاد۔ شک و شبہات سے آزاد
برہم ہوتا ہے۔ یہ برہم لوک ہے۔ اے راجہ! تو برہم لوک کو پہنچ
گیا ہے" اس طرح یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ (جنک بولا) "بھگون! میں
آپ کو ودیہہ دیش دیتا ہوں۔ اور اپنے آپ کو بھی تمہاری
خدمت کے لئے (سیوک کی حیثیت میں) دیتا ہوں"۔

۲۴۔ یہ سب سے بڑا۔ اجنما آتما مضبوط دہن کا دینے والا
ہے۔ جو یہ جانتا ہے۔ وہ دہن کو حاصل کرتا ہے۔

۲۵۔ یہ سب سے بڑا اجنما آتما۔ اجر۔ امر۔ امرت ابھے برہم
ہے۔ برہم ابھے ہے۔ اور وہ جو یہ جانتا ہے۔ ابھے برہم بن
جاتا ہے۔

پانچواں براہمن

۱۔ یاگیہ ولکیہ کی دو عورتیں تھیں۔ میتریی اور کاتیاینی۔ ان میں
سے میتریی برہم وادنی (برہم پر وچار کرنے والی) تھی مگر کاتیاینی
میں صرف اتنی عقل تھی جتنی (معمولی) عورتوں میں ہوا کرتی ہے۔ اب
یاگیہ ولکیہ نے چاہا۔ کہ (زندگی کے) دوسرے اوستھا میں

داخل ہو۔

۲۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ "میتری! میں اس جگہ سے (جنگل کو) جانے والا ہوں۔ کیا اچھی بات ہو۔ تیرا کاتیایینی کے ساتھ فیصلہ کر جاؤں"۔

۳۔ میتری نے کہا "بھگون! اگر یہ تمام پرتھوی دہن سے بھری ہوئی مجھ کو مل جائے۔ کیا میں اس کو پاکر امر ہو جاؤنگی؟ یاگیہ ولکیہ نے کہا "نہیں جیسے دولت والوں کی زندگی ہوتی ہے۔ ویسے ہی تیری زندگی ہوگی۔ مگر امر ہونے کی تو دہن سے کوئی امید نہیں ہے۔

۴۔ میتری نے کہا۔ "اگر اس سے امر نہ ہونگی تو پھر اس کو لے کر میں کیا کرونگی۔ جو کچھ آپ اس معاملہ میں جانتے ہوں۔ وہ مجھ کو بتایئے"۔

۵۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ "تو میری پیاری بن کر پیار کو بڑھاتی ہے۔ بیٹھ۔ میں تیرے لئے اس کی دیاکھیا کرونگا اور میں جو دیاکھیان دوں۔ تو اس پر پورا پورا دھیان دے"۔

۶۔ اس نے کہا۔ "اے میتری! شوہر شوہر کی خواہش سے پیارا نہیں ہوتا۔ بلکہ آتما کے خیال سے شوہر پیارا ہوتا ہے۔ اے میتری! استری استری پنے کے خیال سے پیاری نہیں ہوئی۔ بلکہ آتما کے خیال سے استری پیاری ہوتی ہے۔ اے میتری۔ پُتر پتروں کے خیال سے پیارے نہیں ہوتے۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے پُتر پیارے

ہوتے ہیں۔ اے میتری! دولت دولت کے خیال سے پیاری
نہیں ہوتی بلکہ صرف آتما کے خیال سے دولت پیاری ہوتی ہے اے
میتری! مویشی مویشی کے خیال سے پیارے نہیں ہوتے۔ بلکہ
صرف آتما کے خیال سے مویشی پیارے ہوتے ہیں۔ اے
میتری! برہمہ برہمہ کے خیال سے پیارا نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف آتما کے
خیال سے برہمہ پیارا ہوتا ہے۔ اے میتری! کشتر کشتری پنے
کے خیال سے پیارا نہیں ہوتا۔ بلکہ آتما کے خیال سے کشتر پیارا
ہوتا ہے۔ اے میتری! لوک لوکوں کے خیال سے پیارے نہیں
ہوتے بلکہ صرف آتما کے خیال سے لوک پیارے ہوتے ہیں۔
اے میتری! دیوتا دیوتا کے خیال سے پیارے نہیں ہوتے
بلکہ صرف آتما کے خیال سے دیوتا پیارے ہوتے ہیں۔ اے
میتری! وید ویدوں کے خیال سے پیارے نہیں ہوتے۔ بلکہ
صرف آتما کے خیال سے وید پیارے ہوتے ہیں۔ اے میتری!
بھوت بھوت پنے کے خیال سے پیارے نہیں ہوتے بلکہ صرف
آتما کے خیال سے بھوت پیارے ہوتے ہیں۔ اے میتری!
ہر ایک چیز اپنے ہی خیال سے پیاری نہیں ہوتی بلکہ صرف آتما کے
خیال سے چیز پیاری ہوتی ہے۔ بلا شک اے میتری! آتما دیکھنے
کے قابل ہے۔ دھیان دینے کے قابل ہے۔ ندھیاسن کرنے
کے قابل ہے۔ اے میتری! جب آتما کو دیکھ لیا۔ سُن لیا۔ منن
کر لیا۔ اور جان لیا۔ تب اس نے سب کچھ جان لیا۔

۷۔ برہم اس کو دور پھینک دیتا ہے۔ جو آتما کے علاوہ کسی اور کے سہارے برہم کو جانتا ہے۔ کشتر اس کو دور پھینک دیتا ہے۔ جو آتما سے علاوہ کسی اور کے سہارے کشتر کو جانتا ہے۔ لوک اس کو دور پھینک دیتے ہیں۔ جو آتما کے علاوہ کسی اور کے سہارے لوک کو جانتا ہے۔ دیوتا اس کو دور پھینک دیتے ہیں۔ جو آتما کے علاوہ کسی اور کے سہارے دیوتا کو جانتا ہے۔ وید اس کو دور پھینک دیتے ہیں جو آتما کے علاوہ کسی اور کے سہارے وید کو جانتا ہے۔ جاندار اس کو دور پھینک دیتے ہیں۔ جو آتما کے علاوہ کسی اور کے سہارے جاندار کو سمجھتا ہے۔ ہر ایک چیز اس کو دور پھینک دیتی ہے۔ جو آتما کے علاوہ کسی اور کے سہارے چیز کو جانتا ہے۔

یہ برہم۔ کشتر۔ لوک۔ دیو۔ وید۔ جاندار ہر ایک چیز یہ سب جو یہ آتما ہے۔

۸۔ جیسے جب نقارہ پر چوب پڑتی ہے۔ تب کوئی اس کے باہری شبد کو نہیں پکڑ سکتا۔ مگر نقارہ کے پکڑ لینے سے یا چوب سے ضرب لگانے والے کے پکڑ لینے سے شبد پکڑا جا سکتا ہے۔

۹۔ جیسے جب شنکھ بجایا جاتا ہے تو اس کے باہر کی آواز کو کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ مگر شنکھ کے پکڑنے سے یا شنکھ بجانے والے کے پکڑنے سے شبد پکڑا جا سکتا ہے۔

۱۰۔ اور جیسے جب بین بجائی جاتی ہے۔ تب اس کے باہر کی آواز کو کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ مگر بین کے پکڑنے یا بین بجانے والے کے پکڑنے سے شبد پکڑا جا سکتا ہے۔

۱۱۔ جیسے گیلی لکڑیوں کی آگ جب جل رہی ہو۔ تو اُس سے الگ دھواں نکلتا ہے۔ اسی طرح اس بڑہی ستّا کا یہ باہر سانس بنا ہے۔ جو رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ اتھروانگرس۔ اتہاس۔ پوران۔ دویائیں اُپ نشد۔ شلوک۔ سوتر۔ ویاکھیان۔ انو ویاکھیان جو یگیہ کی چیزیں ہیں۔ جو ہوم کی چیزیں ہیں۔ جو کھانے کی چیزیں ہیں۔ جو پینے کی چیزیں ہیں۔ یہ لوک اور پرلوک اور ہر ایک جاندار۔ اسی کے ہی باہر سانس سے ہوئے ہیں۔

۱۲۔ جیسے تمام پانیوں کا ایک آشرا سمندر ہے۔ اسی طرح تمام سپرشوں کا ایک آشرا توچا (چرم) ہے۔ اسی طرح تمام گندھوں کا ایک آشرا ناک ہے۔ اسی طرح تمام ذائقوں کا ایک آشرا زبان ہے۔ اسی طرح تمام روپوں کا ایک آشرا آنکھ ہے۔ اسی طرح تمام خیالوں کا ایک آشرا من ہے۔ اسی طرح تمام ودیاؤں کا ایک آشرا ہردے ہے۔ اسی طرح تمام کرموں کا ایک آشرا ہاتھ ہے۔ اسی طرح تمام آنندوں کا ایک آشرا آلہ تناسل (اندری) ہے۔ اسی طرح تمام کے خارج کرنے کا ایک آشرا گدا (مقعد) ہے۔ اسی طرح تمام راستوں کا ایک آشرا پاؤں ہے۔ اسی طرح تمام ویدوں کی ایک آشرا بانی ہے۔

۱۳۔ جیسے نمک کا ٹکڑا کہ نہ کچھ اس کے اندر ہے۔ نہ باہر ہے وہ اکٹھا ہوا ہوا صرف ایک اس کا ڈھیلا ہے۔ اسی طرح اے میتریی! یہ آتما ہے نہ کچھ اس کے اندر ہے نہ باہر ہے۔ یہ بالکل ایک پورے وگیان کا ڈھیلا ہی ہے۔ یہ ان مہا بھوتوں میں اپرگٹ ہو کر انہیں میں گم ہو جاتا ہے۔ مرنے کے پیچھے اس کا کوئی پتہ نشان نہیں رہتا۔ یہ میں کہتا ہوں۔ اے میتریی!" اس طرح یاگیہ ولکیہ نے کہا۔

۱۴۔ تب میتریی نے کہا "بھگون! یہاں آکر آپ نے مجھ کو گھبراہٹ میں ڈال دیا۔ میں بلا شک اس کو نہیں سمجھتی ہوں"۔ اس نے کہا "اے میتریی! میں بلا شک گھبراہٹ کی بات نہیں کرتا ہوں۔ بلا شک یہ آتما ابناشی ہے۔ نشٹ نہ ہونا اس کا سوبھاو ہے۔

۱۵۔ کیونکہ جہاں دوئی سی ہوتی ہیں۔ وہاں ایک دوسرے کو دیکھتا ہے۔ وہاں ایک دوسرے کی بو کو سونگھتا ہے۔ وہاں ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرتا ہے۔ وہاں ایک دوسرے کو چھوتا ہے۔ وہاں ایک دوسرے کو جانتا ہے۔ مگر جب یہ سب آتما ہی ہو گیا۔ تو کوئی کس سے کس کو دیکھے۔ کس سے کس کو سونگھے۔ کس سے کس کا رس لیوے۔ کس سے کس کے ساتھ بات کرے کس سے کس کو سنے۔ کس سے کس کو سمجھے۔ کس سے کس کو جانے۔ چونکہ یہ سب کو جانتا ہے۔ اس کو کس سے جانے!

یہ آتما جس کی تعریف نیتی نیتی ہے۔ وہ پکڑنے کے قابل نہیں۔ کیونکہ وہ پکڑا نہیں جاسکتا۔ وہ اٹوٹ ہے۔ کیونکہ وہ توڑا نہیں جاسکتا۔ وہ قید سے آزاد ہے نہ اُس کو درد ہوتا ہے۔ نہ وہ ناکامیاب ہوتا ہے۔ اے پیاری! جاننے والے کو کس سے جانے۔ اے میتری! تجھ کو تعلیم دیدی اے پیاری! اتنا ہی امرت ہے" یہ کہہ کر یاگیہ ولکیہ جنگل کو چلا گیا۔

چھٹا براہمن

۱۔ (گورو ششیہ کا ہنس کہتے ہیں۔ (۱) پوتماشیہ نے گوپ ون سے سیکھا (۲) گوپ ون نے پونیماشیہ سے (۳) پونیماشیہ نے کوک ون سے (۴) گوپ ون نے کوشک سے (۵) کوشک نے کونڈنیہ سے (۶) کونڈنیہ نے شانڈلیہ سے (۷) شانڈلیہ نے کوشک اور گوتم سے (۸) گوتم نے آگنی ویش سے

۲۔ (۹) آگنی ویش نے گارگیہ سے (۱۰) گارگیہ نے گارگیہ سے (۱۱) گارگیہ نے گوتم سے (۱۲) گوتم نے سیتو سے (۱۳) سیتو نے پاراشریاین سے (۱۴) پاراشریاین نے گارگاین سے (۱۵) گارگاین نے اُدالکاین سے (۱۶) اُدالکاین نے جابالاین سے (۱۷) جابالاین نے مادھیہ نندناین سے (۱۸) مادھیہ نندناین نے

سوگراین سے (۱۹) سوگراین نے کاشاین سے (۲۰) کاشاین نے
سایکاین سے (۲۱) سایکاین نے کونشکاین سے (۲۲) کونشکاین
نے گہرت کونشک سے

۳- (۲۳) گہرت کونشک نے پاراشریاین سے (۲۴) پارا
شریاین نے پاراشریہ سے (۲۵) پاراشریہ نے جاتوکرنیہ سے
(۲۶) جاتوکرنیہ نے آسوراین سے اور یاسک سے (۲۷) آسوراین
نے تریونی سے (۲۸) تریونی نے اوپ چندھی سے (۲۹) اوپ
چندھی نے آسوری سے (۳۰) آسوری نے بھردواج سے
(۳۱) بھردواج نے آترے سے (۳۲) آترے نے
مانٹی سے (۳۳) مانٹی نے گوتم سے (۳۴) گوتم نے گوتم سے
(۳۵) گوتم نے واتسیہ سے (۳۶) واتسیہ نے شانڈلیہ سے
(۳۷) شانڈلیہ نے کوشوریہ کاپیہ سے (۳۸) کوشوریہ کاپیہ نے
کُماری ہارت سے (۳۹) کُماری ہارت نے گالو سے (۴۰) گالو نے ودربھی
کونڈنیہ سے (۴۱) ودربھی کونڈنیہ نے وتسنپات بابھرو سے (۴۲)
وتسنپات بابھرو نے پنتی سوبھر سے (۴۳) پنتی سوبھر نے آیسیہ
انگرس سے (۴۴) آیسیہ انگرس نے آبھوتی توانشٹر سے (۴۵)
آبھوتی توانشٹر نے وشوروپ توانشٹر سے (۴۶) وشوروپ توانشٹر
نے اشونوں سے (۴۷) اشونوں نے ددھیچ انتھرون سے
(۴۸) ددھیچ انتھرون نے انتھروادیو سے (۴۹) انتھروادیو نے
مرتیو پرادھونس سے (۵۰) مرتیو پرادھونس نے پردھونس سے

(۵۱) پرودہولس نے اکرشی سے (۵۲) اکرشی نے وپرچتی سے (۵۳) وپرچتی نے ویشٹی سے (۵۴) ویشٹی نے سناروسے (۵۵) سنارو نے سناتن سے (۵۶) سناتن نے سنگ سے (۵۷) سنگ نے پرمیشٹی سے (۵۸) پرمیشٹی نے برہم سے (۵۹) برہم نے سویمبھو سے (اپنے آپ سے) برہم کو نمسکار ہے

پانچواں ادھیاء

پہلا براہمن

۱. وہ برہم پورن ہے۔ یہ جگت پورن ہے۔ اس پورن سے یہ پورن نکلتا ہے۔ اس پورن کی پورنتا کو لے کر یہ پورن ہی باقی رہتا ہے۔ اوم آکاش برہم ہے۔ آکاش یہاں وہ ہے۔ جو پورانا ہے۔ آکاش وہ ہے جو وایو والا ہے۔ یہ کورویاینی کے بیٹے نے کہا تھا۔ یہ وید (اوم) ودیا ہے۔ براہمن ایسا جانتے ہیں۔ (کیونکہ) انسان اس (اوم) سے جو کچھ جاننے کے قابل ہے۔ سب جان لیتا ہے۔

دوسرا براہمن

۱۔ پرجاپتی کی اولاد تین طرح کی ہے۔ دیوتا۔ انسان۔ اور راکششس (یہ) اپنے باپ پرجاپتی کے پاس برہم چاری بن کر رہے۔ برہم چریہ پورن کرنے کے بعد دیوتاؤں نے کہا۔ "آپ ہم کو کچھ بتا دیں" پرجاپتی نے اُن کو یہ حرف د (द) بتا کر کہا۔ کیا تم نے جان لیا؟ اُنہوں نے کہا۔ ہاں جان لیا۔ آپ نے ہم کو یہ بتلایا ہے۔ کہ اپنے آپ کو اپنے بس میں رکھو"۔ اس نے کہا۔ "ہاں یہی ہے"۔

۲۔ اب اس سے آدمیوں نے کہا۔ "ہم کو آپ کچھ بتائیں" اُن سے اُس نے یہ ایک حرف د (द) بتا دیا۔ اور پوچھا کیا تم نے سمجھا۔ اُنہوں نے کہا۔ "ہاں سمجھ لیا۔ آپ نے ہم کو بتایا۔ دو (दत्त) اُس نے کہا۔ ہاں تم نے جان لیا ہے۔

۳۔ اب راکششوں نے اُس سے کہا۔ "آپ ہم کو کچھ بتائیں"۔ اس نے اُن کو اُن کو ایک حرف د (द) بتا دیا۔ اور پوچھا۔ کیا تم نے جان لیا۔ اُنہوں نے کہا۔ ہاں۔ ہم نے جان لیا۔ آپ نے ہم کو کہا ہے۔ دیا کرو۔ (दयध्वम्) اُس نے کہا۔ "ہاں تم نے جان لیا ہے"۔ وہی پرجاپتی کی تعلیم اگرجتے ہوئے بادل کی طرح دیوی بانی بتاتی ہے۔ دَ۔ دَ۔ دَ یعنی اپنے آپ کو ضبط میں رکھو

دو۔ ادر دیا کرو۔ اس لئے (باپ بیٹے کو اور گورو چیلے کو) یہ تین باتیں سکھلاتے ہیں دم۔ دان اور دیا

تیسرا براہمن

۱۔ ہردے پرجاپتی ہے۔ یہ برہم (کا سادھن) ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔ پس یہ تین حرفوں والا ہے۔ ہی۔ د۔ یے۔ ہی ایک حرف ہے۔ جو اس (حرف) کو جانتا ہے۔ اس کو یگانہ و بیگانہ نذر دیتے ہیں۔ د یہ ایک حرف ہے۔ جو اس کو جانتا ہے۔ اس کو یگانے بیگانے دیتے ہیں۔ یے تیسرا حروف ہے۔ جو اس کو جانتا ہے۔ وہ سورگ لوک کو جاتا ہے۔

تشریح - ہی + د + یے = ہی دیے۔ یہ تین دھاتوں سے بنا ہے

ہی نتی = نذر دیتے ہیں۔

دو تی = دیتے ہیں۔

اِتی = جاتے ہیں۔

شنکراچاریہ جی اس کی وضاحت اس طرح فرماتے ہیں۔ تمام اندریاں اپنا اپنا بھیٹ ہردے کو دیتے ہیں۔ اپنا اپنا بل ہی دیتے ہیں اور ہردے اس کو آتما کو دیتا ہے۔

چوتھا براہمن

۱- یہ (ہردے) بلاشک وہی ہے۔ جو یہ ستیہ (برہم) ہے اور جو اس بڑی قابل تعظیم (ہستی) اور سب سے پہلے پرگٹ ہونے والے کو ستیہ برہم کی طور پر جانتا ہے۔ وہ اِن لوکوں کو جیت لیتا ہے۔ اور وہ (دشمن) بھی اسی طرح اُس کے مغلوب ہو جاتے ہیں۔ ہاں جو اس بڑے سب سے پہلے پرگٹ ہونے والے کو ستیہ برہم کی طور پر جانتا ہے۔ کیونکہ برہم ستیہ ہے۔

پانچواں براہمن

۱- شروع میں یہ (جگت) جل (بہت تتو) ہی تھا۔ اُن پانیوں نے ستیہ کو پرگٹ کیا۔ اور ستیہ برہم ہے۔ برہم نے پرجاپتی (وراٹ) کو اور پرجاپتی نے دیوتاؤں کو پیدا کیا۔ وہ دیوتا صرف ستیہ کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ اس ستیہ کے تین حروف س، تی، یہ ہیں۔ س ایک حرف ہے۔ تی یہ دوسرا حرف ہے۔ اور یہ تیسرا حرف ہے۔ پہلا اور آخری حروف ستیہ ہیں اور درمیان کا جھوٹ ہے۔ پس یہ جھوٹ دونوں طرف سے ستیہ سے گھرا ہوا ہے اس پر ستیہ ہی غالب ہوتا ہے۔ جو اس طرح جانتا ہے۔ اُس

پر جھوٹ حملہ نہیں کرتا۔

۲۔ یہ جو سینہ ہے وہی آدیتہ (سورج) ہے جو یہ اس منڈل (نظام شمسی) کا پورش ہے۔ اور جو یہ داہنی آنکھ میں پورش ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے میں رہتے ہیں۔ یہ سورج اپنے کرنوں کے ذریعہ اس (آنکھ والے پُرش) میں رہتا ہے اور یہ (آنکھ والا پُرش) پران (اندریوں) کے ذریعہ اس میں (رہتا ہے) جب یہ اس شریر سے نکلنے کو ہوتا ہے۔ تب وہ صرف شدہ (یعنی کرنوں سے خالی) منڈل کو دیکھتا ہے۔ یہ کرنیں اس کے پاس واپس نہیں آتی ہیں۔

۳۔ اب جو یہ اس منڈل (نظام شمسی) میں پُرش ہے بھوہ: भूः اس کا سر ہے۔ کیونکہ سر ایک ہے اور یہ اکشر (حرف) ایک ہے۔ بھووہ: भुवः اُس کے بازو ہیں۔ کیونکہ بازو دو ہیں۔ اور یہ اکشر (حروف) دو ہیں۔ سووہ: स्वः اُس کے پاؤں ہیں۔ کیونکہ پاؤں دو ہیں اور یہ اکشر (حروف) دو ہیں۔ اس کی اُپ نشد (گپت نام) اَہَہ: अहर् (دِن) ہے۔ جو ایسا جانتا ہے وہ بُرائی کو برباد کر دیتا ہے اور چھوڑ جاتا ہے۔

۴۔ جو یہ داہنی آنکھ میں پُرش ہے بھوہ: भूः اس کا سر ہے۔ کیونکہ سر ایک ہے۔ اور یہ اکشر ایک ہے۔ بھووہ: भुवः بازو ہیں۔ کیونکہ بازو دو ہیں۔ اور یہ اکشر دو ہیں۔ سووہ: स्वः پاؤں ہیں۔ کیونکہ پاؤں دو ہیں۔ اور یہ اکشر (حروف) دو ہیں۔ اس کی

اُپ نشد (گپت نام) اَہم (یَن) ہے۔ جو ایسا جانتا ہے۔ وہ بُرائی کو برباد کرتا ہے اور اس کو چھوڑ جاتا ہے۔

چھٹا براہمن

ایمنو سے یہ پرش پرکاش سروپ ہردے کے اندر دھان یا جَو کی طرح (چھوٹا) ہے یہ سب پر حکومت کرنے والا سب کا مالک ہے جو کچھ ہے سب پر وہ حکومت کرتا ہے۔

ساتواں براہمن

کہتے ہیں بجلی برہم ہے بجلی کاٹتا ہے۔ جو ایسا جانتا ہے کہ بجلی برہم ہے وہ اس آتما کو بُرائی سے کاٹ دیتا ہے۔ کیونکہ بجلی دراصل برہم ہے

تشریح سنسکرت میں بجلی کے لئے بِدیُت लफ्ज़ विद्युत आया है۔ جس کے معنی کاٹنے کے ہیں۔ جیسے بجلی بادلوں کے اندھکار کو کاٹ دیتی ہے۔ ویسے ہی برہم سے اودیا کا اندھکار کاٹا جاتا ہے۔

آٹھواں براہمن

بانی کو کام دھینو کی طرح اُپاسنا چاہیئے۔ اُس کے چار استھن ہیں۔ سواہا۔ وشٹ۔ ہنت اور سوادھا دیوتا اُس کے سواہا اور وشٹ ان دونوں استنوں پر جیتے ہیں۔ انسان ہنت پر (پتر سوادھا پر جیتے ہیں) پران اُس گاؤ کے سانڈ ہیں اور من بچھڑا ہے۔

تشریح۔ یگیہ میں دیوتاؤں کو بھوہ سواہا اور ونشٹ کہہ کر دیجاتی ہے۔ ھنت شبد کہہ کر انسان کو دیتے ہیں۔ اور سودہا شبد سے پتروں کو دیتے ہیں۔

نواں براہمن

یہ اگنی اس پُرش کے اندر ہے۔ وہ ویشوانر ہے جس سے یہ جو انسان کھاتا ہے۔ ہضم ہوتی ہے۔ اس کی آواز یہ ہے۔ جو کان بند کرکے آدمی سنتا ہے۔ جب آدمی نکلنے کے لئے تیار ہوتا ہے تو اس آواز کو نہیں سنتا۔

دسواں براہمن

جب پُرش اس لوک سے چل دیتا ہے۔ تو وہ وایو میں پہونچتا ہے۔ تب وہ اُس کے لئے سوراخ والا (یعنی جگہ دینے والا) ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ رتھ کے پہئے میں سوراخ ہوتا ہے۔ اس سے وہ اوپر چڑھتا ہے۔ اور سورج میں پہونچتا ہے۔ تب سورج اس کو جگہ دیتا ہے۔ جتنا کہ لمبر (ڈھول) کا سوراخ ہوتا ہے۔ اس سے وہ اوپر چڑھتا ہے۔ اور چاند میں آتا ہے۔ چاند اس

کو جگہ دیتا ہے۔ جتنا نقارہ میں سوراخ ہوتا ہے۔ اس سے وہ اوپر چڑھتا ہے وہ اُس لوک میں پہونچتا ہے۔ جہاں نہ رنج ہے نہ برف ہے۔ وہاں وہ بہت دنوں رہتا ہے۔

گیارہواں براہمن

یہ بہت بڑا تپ ہے جو روگی تپتا ہے۔ جو یہ جانتا ہے وہ پرم لوک کو جیت لیتا ہے۔ یہ بڑا تپ ہے۔ جو مُردہ کو جنگل کی طرف لے جاتے ہیں۔ جو یہ جانتا ہے وہ پرم لوک کو جیت لیتا ہے۔ یہ بڑا تپ ہے جو مُردہ کو آگ پر رکھتے ہیں۔ جو یہ جانتا ہے۔ وہ پرم لوک کو جیت لیتا ہے۔

بارہواں براہمن

بعض کہتے ہیں۔ ناج برہم ہے۔ مگر یہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ ناج بغیر پران کے گل جاتا ہے۔ دوسرے لوگ کہتے ہیں۔ پران برہم ہے۔ مگر یہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ پران بغیر ناج کے سوکھ جاتے ہیں۔ پس یہ دونوں دیوتا (انّ اور پران) ایک ہو کر بڑائی کو پراپت ہوتے ہیں۔ اس پر پراترد نے اپنے باپ سے کہا تھا کیا میں اس کے لئے کوئی بھلائی کر سکتا ہوں۔ جو یہ جانتا ہے کیا میں اس کے لئے کچھ برائی

کرسکتا ہوں"۔ باپ نے اس کو ہاتھ سے روکتے ہوئے کہا "پراتردو! ایسا نہ کرو۔ کیونکہ کون ان دونوں دیوتاؤں کی ایکتا کو پاکر بڑائی کو حاصل کرتا ہے؟" اس نے جواب دیا۔ وہی۔ اناج بلا شک وہی ہے کیونکہ تمام جاندار اناج پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ تب اس نے کہا "اُم۔ پران بلا شک اُم ہے۔ کیونکہ تمام جاندار پران میں خوش رہتے ہیں۔ تمام جاندار اُس کا سہارا لیتے ہیں۔ جو یہ جانتا ہے۔ تمام جاندار اس میں خوش رہتے ہیں۔

تیرہواں براہمن

۱۔ اُکتھ۔ پران بے شک اُکتھ ہے۔ کیونکہ پران اس سب کو اُٹھاتا ہے۔ جو یہ جانتا ہے۔ اس سے اُکتھ کا جاننے والا بیر پرش پیدا ہوتا ہے اور وہ خود اُکتھ کے سایُج اور سالوکتا کو جیت لیتا ہے۔

۲۔ یجُ۔ پران بلا شک یجُ ہے۔ کیونکہ پران ہی سے تمام جاندار جُڑتے ہیں۔ جو یہ جانتا ہے۔ تمام جاندار اس کی بزرگی کے لئے جُڑتے ہیں۔ اور وہ یجُ کے سایُج اور سالوکتا کو جیت لیتا ہے۔

۳۔ سام۔ پران بلا شک سام ہے۔ کیونکہ پران سے تمام جاندار ملتے ہیں۔ جو یہ جانتا ہے۔ تمام جاندار مل کر اس کے بڑائی کے لئے ملتے ہیں۔ وہ سام کے سایُج اور سالوکتا کو جیت لیتا ہے۔

۴۔ کشتر پران بلا شک کشتر ہے۔ کیونکہ پران کشتر ہے۔ جو یہ

جانتا ہے۔ وہ اُس کشتر (طاقت) کو پاتا ہے۔ جس کے لئے دوسرے کے حفاظت کی ضرورت نہیں رہتی اور وہ کشتر کے ساتھ اور ساو کتا کو جیت لیتا ہے۔

چودہواں براہمن

۱۔ بھومی۔ انترکش۔ دیو یہ آٹھ حرف ہیں۔ گایتری کا ایک پاد آٹھ حروف کا ہوتا ہے۔ یہی ترلوکی کا ایک پاد ہے۔ جو اس کے اس پاد کو اس طرح جانتا ہے۔ وہ جس قدر ترلوکی میں ہے۔ اُس کو جیت لیتا ہے۔

۲۔ رچہ۔ یجونشی۔ ساما ہنہ۔ یہ آٹھ حروف ہے۔ آٹھ حروف کا گایتری کا دوسرا پاد ہے۔ یہ تین ودیا (رک۔ یجو۔ سام) اس کا دوسرا پاد ہے جو اس کے اس دوسرے پاد کو اس طرح جانتا ہے۔ وہ جتنا ان تینوں ودیاؤں کا پھل ہے سب کا پالیتا ہے۔

۳۔ پران (سانس باہر نکالنا) اپان (سانس اندر کھینچنا) ویان (سانس کا لوٹنا) یہ آٹھ حروف ہیں۔ گایتری کا تیسرا پاد آٹھ حرفوں کا ہے۔ یہی (پران اپان۔ ویان) اس کا تیسرا پاد ہے جو اس تیسرے پاد کو اس طرح جانتا ہے۔ وہ جہاں تک سانس لینے کا تعلق ہے (یا جہاں تک زندگی ہے) سب کو جیت لیتا ہے۔ پھر تُریہ جو گایتری کا درشتم پدم ہے اور پرورجا ہے۔ چوتھا پد ہے۔ درشتم پدم اس وجہ سے ہے۔

کیونکہ (جو سورج میں پُرش ہے) وہ دیکھتا ہوا سا معلوم ہوتا ہے اور پَرووراج اس وجہ سے ہے۔ کیونکہ وہ ہر ایک لوک کے اوپر چمکتا ہے اور وہ جو اِس گایتری کے اس پاد کو جانتا ہے۔ اسی طرح خوبصورتی سے اور یش سے چمکتا ہے۔

۴۔ یہ گایتری (تری لوکی۔ جس کے تین پاد۔ تری لوکی۔ تین ودیا اور پران ہیں) اس چوتھے پاد پر ٹھہری ہوئی ہے۔ جو یہ دیکھتا ہوا سب لوکوں سے اوپر ہے۔ وہ چوتھا پاد پھر ستیہ پر ٹھہرا ہوا ہے اور ستیہ آنکھ ہے کیونکہ آنکھ ستیہ ہے۔ یہ پرسدھ ہے۔ اس لئے اب بھی اگر دو آدمی جھگڑتے ہوئے آویں (ایک یہ کہتا ہوا کہ) میں نے دیکھا ہے اور دوسرا (یہ کہتا ہوا کہ) میں نے سنا ہے تو ہم اُسی کا یقین کرینگے۔ جو یہ کہتا ہے کہ میں نے دیکھا ہے۔ اور وہ ستیہ پھر بل پر ٹھہرا ہوا ہے۔ اور بل پران (زندگی) ہے وہ بل پران پر ٹھہرا ہوا ہے۔ اس لئے کہتے ہیں کہ بل ستیہ سے بھاری طاقت ہے۔ اس طرح یہ گایتری ادھیاتم سے تعلق میں ٹھہری ہوئی ہے۔ یہ گایتری پران (اندریوں) کی حفاظت کرتی ہے۔ اس لئے اس کا نام گایتری ہے۔ گورو چیلے کو جس ساوتری رچا کا اُپدیش کرتا ہے وہ بھی گایتری ہی ہے۔ وہ (گورو) جس کو اُپدیش کرتا ہے۔ اُس کے پرانوں کی حفاظت کرتا ہے۔

۵۔ کئی (گورو۔ اپنے شاگردوں کے لئے) اس ساوتری کو انشٹبھ چھند میں اُپدیش کرتے ہیں۔ اس خیال سے کہ انشٹبھ بانی

ہے۔ پس اس طرح پر ہم بانی (سرسوتی) کا اپدیش کرتے ہیں۔ مگر ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ گائتری چھند میں ہی ساوتری کا اپدیش کرنا چاہیئے۔ اور اگر اس (راز) کو سمجھنے والا (گرو) (اس کے معاوضہ میں) بہت کچھ لیتا ہے۔ تب بھی وہ اس گائتری کے ایک پاد کے برابر نہیں ہے۔

۶۔ اگر کوئی (گرو) سب چیزوں سے آسودہ ہوا ہوا ان تینوں لوکوں کو (گائتری کے اپدیش کا) دکشنا لیوے تو وہ اس کے پہلے پاد کو پراپت ہوگا۔ اور اگر کوئی گرو اتنا لیوے جتنا کہ ان تین ودیاؤں کا پھل ہے تو وہ اس دوسرے پاد کو پراپت ہوسکیگا۔ اور اگر کوئی گرو۔ اتنا لیوے جتنا کہ جاندار سرشٹی ہے تو وہ اس کے تیسرے پاد کو پراپت ہوگا۔ اور اس کا یہی چوتھا درشنیہ پاد لوکوں سے اوپر ہے۔ جو یہ تپتا ہے۔ وہ کسی سے نہیں پایا جا سکتا۔ کہاں سے اتنا لیویگا۔

تشریح۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اس اپدیش کا معاوضہ نہیں دے سکتا۔ جو کچھ دیگا۔ زیادہ سے زیادہ اسی تین پاد کے اندر ہوگا۔ چوتھا پد باقی ہی رہیگا۔ جو سب سے بڑھ کر ہے۔

۷۔ یہ اس (گائتری) کا اپ ستھان ہے۔ "اے گائتری تو ایک پد والی ہے۔ دو پد والی ہے۔ تین پد والی ہے۔ چار پد والی ہے۔ تو بغیر پاد کے ہے۔ کیونکہ تو جانی نہیں جاتی ہے۔ تیرے چوتھے درشنیہ پاد کے لئے نمسکار ہے۔ جو سب لوکوں سے اوپر ہے" (اس اپ ستھان

کے آخر ہیں) جس کے ساتھ نفرت ہو اس کے لئے یہ بچن کہے۔
"وہ (دشمن) اُس (پھل) کو نہ پراپت ہو"۔ یا یہ کہے کہ "اُس کی وہ کامنا پوری نہ ہو۔ جس کے لئے اس طرح اُپ سنتھان کیا گیا ہے"۔ یا یہ کہے کہ میں اُس پھل کو پاؤں"۔

تشریح۔ اُپ سنتھان = اُستتی

چار پد والی = (۱) تریلوکی (۲) تین ودیا (۳) پران ایان وغیرہ (۴) درشنیہ پد۔

بغیر پد والی = جس کا بیان نیتی نیتی سے کیا جاتا ہے۔

۸۔ یہ بات جنک ودیہہ نے بوڈل (دشتی) اسے جو اشوترا شو کا بیٹا تھا۔ کہی۔ "یہ کہا؟ تو تو اپنے آپ کو گایتری کا جاننے والا بتلاتا تھا۔ تو اب کیسے ہاتھی بن کر مجھ کو اٹھانے کے لئے جا رہا ہے"؟ اس نے کہا اے راجہ! میں نے اس کے منہ کو نہیں جانا تھا۔ اگنی ہی اس کا منہ ہے۔ اور اگر بہت چیزیں اگنی میں ڈال دیں۔ تو وہ سب کو بھسم کر دیتی ہے۔ اسی طرح اس راز کا جاننے والا اگر بہت پاپ بھی کرتا ہے۔ تو وہ اس کو کھا کر شدھ پوتر اور امر ہو جاتا ہے"۔

تشریح۔ ہاتھی بناء ہاتھی کے قالب میں آیا۔ کیونکہ گایتری کی اصلیت کو نہیں جانتا تھا۔

پندرہواں براہمن

پرکاش مے پاتر (برتن) ہنڈل سے سینہ (برہم) کا مُنہ ڈھکا ہوا ہے۔ اے پُوشن! تو اُس کو کھول دے۔ جس سے ہم سینہ کے سروپ کا درشن کریں۔ اے پوشن! تو اُس کو کھول دے۔ تاکہ ہم سینہ کے سروپ کا درشن کریں۔ اے پوشن! ایک دیکھنے والے یم۔ سورج۔ پرجاپتی! کرنوں کو پھیلاؤ اور اُن کو اکٹھا کرو۔ پرکاش جو تمہارا پرم منگل روپ ہے۔ میں تیرے اُس روپ کو دیکھتا ہوں۔ تو وہ پُرش ہے سو میں ہوں۔ پران امر وایو کو (سمشٹی وایو کو جا ملے) اور یہ شریر بھسم میں ختم ہو۔ اے سنکلپ والے من! تو اوم کا سمرن کر۔ اپنے کئے ہوئے کو سمرن کر۔ اے سنکلپ مے! سمرن کر۔ کئے ہوئے کا سمرن کر۔ اے اگنی! ہم کو شبھ مارگ (اُتر مارگ نہ کہ دکشن مارگ) سے دھن (پھل بھوگ) کے لئے لے چل اے دیو! تو ہمارے تمام کرموں کو جانتا ہے۔ بُرے پاپ سے ہم کو دور کر۔ ہم بارمبار تجھ کو نمسکار کرینگے۔

چھٹا ادھیاء

پہلا براہمن

۱۔ جو سب سے بڑے اور سب سے سریشٹ کو جانتا ہے وہ اپنے لوگوں کے درمیان بڑا اور سریشٹ ہو جاتا ہے۔ پران بلا شک سب سے بڑا اور سریشٹ ہے جو یہ جانتا ہے۔ وہ اپنے لوگوں کے درمیان بڑا اور بزرگ بن جاتا ہے۔ اور اُن لوگوں میں بھی جن میں وہ بڑا ہونا چاہتا ہے۔

۲۔ جو بڑی دولتمند (بانی) کو جانتا ہے وہ اپنے آدمیوں کے درمیان دولتمند ہوتا ہے۔ بانی بلا شک بہت دولتمند ہے۔ جو یہ جانتا ہے۔ وہ اپنے لوگوں کے درمیان دولتمند ہوتا ہے اور اُن میں بھی جن میں بڑے ہونے کی اُس کو خواہش ہے۔

۳۔ جو دڑہ ستہتی (کسی مضبوط جگہ پر قایم ہونے) کو چاہتا ہے وہ ناہموار اور ہموار جگہ سب جگہ میں دڑہ ستہت (مضبوطی سے قایم) ہوتا ہے۔ آنکھ دراصل دڑہ استہت ہے۔ کیونکہ آنکھ کے مدد سے انسان ہموار اور ناہموار جگہ میں مضبوطی سے قایم ہوتا ہے۔ جو یہ جانتا ہے۔

وہ ہموار اور ناہموار دونوں میں مضبوطی سے قایم رہتا ہے۔

۴۔ جو دولت کو جانتا ہے وہ جو خواہش کرتا ہے۔ اُس کے لئے سب کی سِدّھی ہو جاتی ہے۔ کان دولت ہے۔ کیوں کہ کان ہی سے تمام وید سپھل ہوتے ہیں۔ جو جاننے کے قابل ہیں۔ جو شخص یہ جانتا ہے۔ اس کی سب کامنائیں سپھل ہو جاتی ہیں۔

۵۔ جو گھر (اندریہ اور وشیوں کے آسرے) کو جانتا ہے۔ وہ اپنے لوگوں کے واسطے گھر ہوتا ہے (اور) سب لوگوں کا گھر ہوتا ہے۔ من بلا شک گھر ہے۔ جو یہ جانتا ہے وہ اپنوں اور دوسروں کا گھر (آسرا دینے والا) ہوتا ہے۔

۶۔ جو پرجاپتی کو جانتا ہے۔ وہ اولاد اور مویشی والا ہوتا ہے۔ بیج دراصل پیدائش کا ذریعہ ہے۔ جو یہ جانتا ہے وہ اولاد پیدا کرتا ہے۔ اور مویشی والا ہوتا ہے۔

۷۔ اِن اندریوں میں جھگڑا ہوا (سب کہتے تھے) میں ہی بڑا ہوں۔ وہ برہم کے پاس گئے۔ اور پوچھا ہم میں کون بڑا ہے؟ اس نے کہا۔ تم میں سے جس کے نکل جانے پر یہ شریر زیادہ کمزور معلوم ہو وہ تم میں سب سے بڑا ہے۔"

۸۔ بانی باہر گئی اور ایک برس باہر رہ کر واپس آئی۔ پوچھا "تم میرے بغیر کیسے رہے؟" انہوں نے کہا "جیسے گونگے بغیر بولے ہوئے سانس لیتے ہوئے آنکھ سے دیکھتے ہوئے۔ من سے جانتے ہوئے۔ بیج سے پیدا کرتے ہوئے زندہ رہتے ہیں۔

اس طرح ہم زندہ رہے۔ تب بانی (جسم میں) داخل ہوئی۔

۹۔ اب آنکھ باہر گئی۔ ایک برس باہر رہ کر واپس آئی۔ پوچھا "میرے بغیر تم کس طرح رہے؟" انہوں نے جواب دیا۔ "جیسے اندھے آنکھ سے نہ دیکھتے ہوئے بھی پران سے سانس لے کر بانی سے بول کر کان سے سن کر من سے جان کر اور بیج سے پیدا کرتے ہوئے زندہ رہتے ہیں۔ ویسے ہی ہم بھی زندہ رہے۔" بانی داخل ہو گئی۔

۱۰۔ کان باہر گیا۔ برس دن باہر رہ کر واپس آیا۔ پوچھا "میرے بغیر تم کیسے جی سکے؟" انہوں نے کہا۔ "جیسے بہرے کان سے نہ سنتے ہوئے بھی پران سے سانس لے کر۔ بانی سے بول کر آنکھ سے دیکھ کر من سے جان کر۔ اور بیج سے پیدا کرتے ہوئے جیتے ہیں۔ ویسے ہی ہم بھی زندہ رہے۔" کان داخل ہو گیا۔

۱۱۔ من باہر گیا۔ سال بھر رہ کر واپس آیا پوچھا "میرے بغیر تم کیسے رہے؟" انہوں نے کہا "نادانوں کی طرح من سے نہ جانتے ہوئے بھی پران سے سانس لے کر۔ بانی سے بول کر۔ آنکھ سے دیکھ کر کان سے سن کر اور بیج سے پیدا کرتے ہوئے زندہ رہتے ہیں۔ ویسے ہی ہم بھی زندہ رہے۔" من داخل ہو گیا۔

۱۲۔ بیج باہر گیا۔ سال بھر باہر رہ کر واپس آیا۔ پوچھا "میرے

بغیر تم کیسے جئے؟" انہوں نے کہا۔ "جیسے ہنجڑے بغیر بیج کے پیدائش نہ کرتے ہوئے بھی پران سے سانس لے کر بانی سے بول کر۔ آنکھ سے دیکھ کر۔ کان سے سُن کر اور من سے جان کر بھی جیتے ہیں۔ ویسے ہی ہم بھی زندہ رہے"۔ بیج بھی داخل ہوگیا۔

۱۳- اب پران (خاص۔ زندگی) باہر جانے لگا تو اس نے اُن (کی جڑ) کو اُکھیڑ دیا۔ جیسے ایک سندھ دیش کا اچھا گھوڑا اُن میخوں کو اُکھیڑ کر پھینک دیتا ہے۔ جن سے اس کے پاؤں بندھے ہوتے ہیں۔ تب انہوں نے کہا۔ "بھگون! باہر مت جاؤ تیرے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے"۔ اس نے کہا۔ "تب مجھ کو نذریں دو" انہوں نے کہا "بہت اچھا"۔

۱۴- بانی نے کہا۔ "میں جو بنیاد ہے وہ تیری ہے"۔ آنکھ نے کہا۔ "میں جو درشٹی ہوں وہ تیری ہے۔ کان نے کہا۔ "میرا خزانہ تیرا ہی ہے"۔ من نے کہا۔ "میں جو گھر ہوں وہ تو ہے"۔ بیج نے کہا۔ "میں جو پیدا کرتا ہوں وہ تو ہے"۔ تب اس نے کہا "میرے لئے ناج اور کپڑا کیا ہوگا؟" (انہوں نے کہا) جو کچھ کتے۔ کیڑے مکوڑے۔ پتنگے ہیں۔ وہ تیرا ناج ہے۔ اور جل تیرا کپڑا ہے۔ جو اس طرح اَنّ (پران) کو ناج جانتا ہے۔ اس کی کھائی چیز کوئی ایسی نہیں جو ناج نہ ہو۔ اس کی مان لی ہوئی کوئی چیز ایسی نہیں۔ جو ناج نہ ہو۔ وید کے جاننے اس اجل کو پران کا بستر جانتے ہوئے

جب کھانے کو ہوتے ہیں۔ تو پہلے آچمن کرتے ہیں۔ اور پھر کھانے کے
بعد پانی پیتے ہیں۔ اس سے وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم پران کو ننگا نہیں کرتے
ہیں (یعنی جل کا لباس پہناتے ہیں)

دوسرا براہمن

۱۔ سویت کیتو ارون کا پوتا پنچالیوں کی سبھا میں آیا۔ وہ جیولی کے
بیٹے۔ پرواہن راجا کے پاس اس وقت پہونچا جب وہ دورہ میں تھا
جیون ہی راجا نے اس کو دیکھا۔ اس نے کہا "کمار! سویت کیتو! اُس نے
کہا۔ "ہاں بھگون!" (راجہ نے پوچھا) کیا تمہارے باپ نے تم کو تعلیم دے
دی ہے؟ اُس نے کہا۔ "ہاں"
۲۔ (راجہ بولا) کیا تم جانتے ہو کہ جب یہ انسان یہاں سے کوچ
کرتے ہیں۔ تو کس طرح مختلف راہیں اختیار کرتے ہیں؟" اُس نے کہا "نہیں"
کیا تم جانتے ہو کہ کس طرح وہ اس لوک کو پھر واپس آتے ہیں؟" اُس
نے کہا۔ نہیں۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ لوک کیوں بھر نہیں جاتا۔ جب
یہاں سے اس طرح بہت سے آدمی برابر چلے جا رہے ہیں؟" اس
نے کہا۔ "نہیں" "کیا تم جانتے ہو۔ کہ کتنی آہوتی کے ہوم کئے جانے
پر جل (ہوم کئے ہوئے دودھ وغیرہ) انسانی بولی (شبد) بن کر اُٹھتے اور بولتے
ہیں؟" اُس نے کہا "نہیں" "کیا تم جانتے ہو کہ دیویان مارگ اور پتری یان
مارگ کے پانے کے کرم کیا ہیں؟ اور کیا تم نے (اس کی بابت) رشی

کا قول نہیں سنا ہے کہ "میں نے انسان کے لئے دو رستے سُنے ہیں ایک پتروں کا دوسرا دیوتاؤں کا سب لوگ انہیں دو راستوں میں سے گذرتے ہوئے جاتے ہیں۔ جو پتا (دیو) اور ماتا (پرتھوی) کے درمیان ہیں"۔ اس نے کہا۔ "میں ان سوالوں میں سے ایک کو بھی نہیں جانتا ہوں"۔

۳۔ تب اُس نے اس کے ٹھہرانے کا انتظام کیا۔ مگر کمار نے قیام کرنا منظور نہیں کیا۔ اور بھاگ کر اپنے باپ کے پاس واپس آکر کہنے لگا۔ کہ تم نے کہا تھا۔ مجھ کو تعلیم دے چکے ہو"۔ (باپ نے کہا) اے پاک سمجھ والے کیا بات ہوئی؟" (بیٹے نے جواب دیا) اُس پنچ کشتری نے مجھ سے پانچ سوال کئے۔ میں اُن میں سے ایک کو بھی نہیں جانتا ہوں" (باپ نے پوچھا) وہ کون سوال ہیں؟ اس نے ان کو بتا دیا کہ "وہ یہ ہیں۔

۴۔ اس نے کہا۔ "بیٹے! تم اس طرح سمجھو۔ جو کچھ میں جانتا تھا وہ تجھ کو بتا دیا۔ مگر چل۔ وہاں اس کے پاس چل کر برہمچریہ کریں"۔ (بیٹے نے کہا) "تم ہی جاؤ"۔ تب گوتم وہاں آیا۔ جہاں پرواہن جیولی رہتا تھا۔ راجہ نے اس کو آسن پر بٹھا کر جل منگایا۔ ارگھیہ دیا۔ اور کہنے لگا۔ "بھگون گوتم! میں تم کو بر دیتا ہوں"۔

۵۔ گوتم بولا۔ میرے لئے تم نے بر دینا منظور کیا ہے۔ اب تم وہی بات مجھ کو بتاؤ۔ جو میرے بیٹے سے کہی تھی"۔

۶۔ اس نے کہا۔ "اے گوتم! وہ دَیو بَرون میں سے ہے۔ تم
(دہن۔ دولت وغیرہ) انسانی بَرون میں سے مانگ لو۔"

۷۔ اس نے کہا۔ "تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میرے پاس سونا
گائے۔ گھوڑے۔ داسی۔ اولاد۔ کپڑے۔ بہت ہیں۔ میرے واسطے
آپ بہت دہن نہ دیں" راجہ نے کہا۔ "گوتم! کیا تم سچا راستہ جانتے
ہو؟" گوتم نے کہا۔ "میں شاگرد کی حیثیت میں آپ کے پاس آیا ہوں۔
پہلے براہمن حرف شاگردی کے طور پر گرو کے پاس آتے تھے۔ وہ اُس
کے پاس آکر مقیم ہوا۔

۸۔ راجا نے کہا۔ گوتم! اس میں تم ہم کو خطاوار نہ ٹھہرانا۔ اور نہ تمہارے
بزرگ ہم کو خطاوار ٹھہرائیں۔ کیونکہ یہ علم اس سے پہلے کسی براہمن کے
پاس نہیں تھا۔ مگر میں تم کو وہ ودیا سمجھاؤنگا۔ کیونکہ جب تم اس طرح میرے
پاس آئے ہو۔ تو کون تم سے انکار کر سکتا ہے؟

۹۔ اے گوتم! وہ (دیو) لوک اگنی ہے۔ سورج اُس کی لکڑی
(ایندہن کی) ہے۔ کرنیں دہواں ہیں۔ دن شعلے ہیں۔ دِشائیں انگارے
ہیں۔ درمیان کی دِشائیں چنگاریاں ہیں۔ اس اگنی میں دیوتا شردہا کی
آہوتی دیتے ہیں۔ اُس آہوتی سے راجا سوم (چندر) پیدا
ہوتا ہے۔

۱۰۔ اے گوتم! پرجنیہ (یگیہ) اگنی ہے۔ برس ہی اس کی
سمِدہا (لکڑی) ہے۔ بادل دہواں ہے۔ بجلی شعلہ ہے۔ بجر انگارے
ہیں۔ کڑک چنگاریاں ہیں۔ اس اگنی میں دیوتا سوم راجا کا ہوم کرتے

ہیں۔ اُس آہوتی سے بارش ہوتی ہے۔

۱۱-۱۔ اے گوتم! یہ لوک اگنی ہے۔ پرتھوی اُس کی سمدھا (لکڑی ہون کی) ہے۔ آگ دہواں ہے۔ رات شعلہ ہے۔ چندرماں انگارہ ہے۔ ستارے چنگاریاں ہیں۔ اس اگنی میں دیوتا بارش کی آہوتی دیتے ہیں۔ اس آہوتی سے اناج پیدا ہوتا ہے۔

۱۲-۱۔ اے گوتم! پُرش اگنی ہے۔ کھُلا ہوا مُنہ اُس کی سمدھا (ہون کی لکڑی) ہے سانس دہواں ہے۔ بانی شعلہ ہے۔ آنکھ انگارے ہیں۔ کان چنگاریاں ہیں اس اگنی میں دیوتا انّ کی آہوتی دیتے ہیں اس آہوتی سے بیج پیدا ہوتا ہے۔

۱۳-۱۔ اے گوتم! استری اگنی ہے۔ پیٹھ سمدھا ہیں شریر کے روم دہوئیں ہیں۔ آلہ تولید شعلہ ہے۔ مجامعت انگارا ہے۔ آنند لینے کا غلبہ چنگاریاں ہیں۔ دیو اس اگنی میں بیج کی آہوتی دیتے ہیں۔ اس سے اِنسان پیدا ہوتا ہے۔ وہ اپنی زندگی بھر جیتا ہے۔ پھر مرجاتا ہے۔

تشریح

تشریح۔ یہہ چوتھے سوال کا جواب ہے کہ کتنی آہوتی میں جل پُرش کی بانی والے ہوتے ہیں۔ راجہ نے بتادیا کہ پانچ آہوتی ہیں۔ شردھا۔ سوم بارش۔ انّ اور بیج۔

۱۴۔ تب وہ اس کو جلانے کے لئے لے جاتے ہیں۔ تب اگنی ہی اُس کی اگنی ہوتی ہے۔ سمدھا سمدھا ہوتی ہے۔ دہواں دہواں

ہوتا ہے۔ شعلے شعلے ہوتے ہیں۔ انگارے انگارے ہوتے ہیں۔ چنگاریاں چنگاریاں ہوتی ہیں۔ اس (چتا کی) اگنی میں دیوتا پُرش کا ہوم کرتے ہیں۔ اس آہوتی سے پورش چمکتا ہوا رنگ والا بنتا ہے۔

۱۵۔ وہ جو اس (پنچ اگنی ودیا) کو اس طرح جانتے ہیں (گرہستھ) اور جو جنگل میں رہ کر سردھا کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ شعلہ میں جاتے ہیں۔ شعلہ سے دن کو دن سے شکل پکش کو شکل پکش سے اُن چھ مہینوں کو جن میں سورج اُتر کو جاتا ہے۔ چھ مہینوں سے دیولوک کو۔ دیولوک سے سورج کو سورج سے بجلی نے جگہوں کو۔ اُن بجلی کے جگہوں میں رہنے والوں کے پاس ایک مانس پُرش آتا ہے وہ اُن کو برہم لوکوں میں لے جاتا ہے۔ وہ اُن برہم لوکوں میں بنیجسوی بن کر بہت برسوں تک بستے ہیں۔ اور پھر واپس نہیں آتے۔

تشریح۔ یعنی کلپ تک واپس نہیں آتے۔

۱۶۔ اب جو لوگ یگیہ۔ دان اور تپ کے ذریعہ لوکوں کو جیتتے ہیں۔ وہ پہلے دہوئیں کو پراپت ہوتے ہیں۔ دہوئیں سے رات کو۔ رات سے کرشن پکش کو کرشن پکش سے اُن چھ مہینوں کو جن میں سورج دکشن کو جاتا ہے۔ چھ مہینوں سے پتری لوک کو۔ پتری لوک سے چندر لوک کو اور پھر چندر لوک میں پہونچ کر وہ انّ (اناج) بن جاتے ہیں۔ تب اُن کو وہاں دیوتا کھاتے ہیں۔ جیسے سوم یگیہ میں رتوج سوم راجا کا بار بار

پورن کرتے ہوئے اور گھٹاتے ہوئے اُپ بھوگ کرتے ہیں
اُن کا جب وہ کرم (جس سے چندر لوک کو پایا تھا) چھین ہوجاتا ہے
تو وہ پھر اسی آکاش کی طرف واپس آتے ہیں۔ آکاش سے وایو کو۔ وایو
سے۔ بارش کو بارش سے پرتھوی کو اور جب وہ پرتھوی میں پہنچتے
ہیں۔ تو اناج بن جاتے ہیں۔ وہ پھر پرش روپی اگنی میں ہوم کئے جاتے
ہیں۔ پھر ستری روپی اگنی میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح لوکوں کی
طرف اٹھتے ہیں۔ اسی طرح چکر لگاتے ہیں۔ جو ان دونوں مارگوں
میں سے کسی کو نہیں جاتے وہ کیڑے۔ پتنگے اور مکھی۔ مچھر
ہوتے ہیں۔

تیسرا براہمن

۱۔ جو یہ جانتا ہے کہ میں بڑائی پاؤں وہ اُترائن کے بیچ میں شوکل پکش کے کسی
اچھے دن میں سے بارہ دن اُپ سدوں کا برت کرکے گولر کی لکڑی کے کٹورے
یا چمچ میں سب طرح کے ادویات اور پھلوں کو اکٹھا کرے (ویدی کو) صاف
کرکے۔ لیپ کرکے اگ جلاوے (اسکے) چاروں طرف (کُش آسن) بچھا کر
بدھی سے گھی کو بنا کر پُرش نکشتر میں تمام سامگری کو اکٹھا کرکے ہوم کرے
اے جات دیو! تجھ میں جتنے ہمارے مخالف دیوتا انسان کے آرزؤں کو
برباد کرتے ہیں یہ حصہ میں اُنکے لئے ہوم کرتا ہوں۔ وہ آسودہ ہوکر میری تمام
آرزوں کو پورا کریں۔ سواہا۔ جو مخالف دیوی یہ سمجھتی ہوئی پڑی ہے

کہ میں سب چیزوں کو الگ الگ رکھنے والی ہوں۔ ہر ایک آرزو کی بر لانے والی۔ اس کو میں گھی کی دھار سے پوجتا ہوں سواہا۔

۲۔ سب سے بڑے کے لئے سواہا۔ سب سے اچھے کے لئے سواہا۔ اس طرح اگنی میں ہوم کرکے بچے ہوئے گھی کو منتھ (برتن) میں ڈالتا ہے۔ (اور کہتا ہے) پران کے لئے سواہا۔ سب سے بڑے دولتمند کے لئے سواہا اس طرح اگنی میں ہوم کرکے بچے ہوئے گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔ (اور کہتا ہے) بانی کے لئے سواہا۔ درڑھ ستھتی کے لئے سواہا۔ اس طرح اگنی میں ہوم کرکے بچا ہوا گھی منتھ میں ڈالتا ہے۔ (اور کہتا ہے) آنکھ کے لئے سواہا۔ سمپدا کے لئے سواہا۔ اس طرح اگنی میں ہوم کرکے بچے ہوئے گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔ (پھر کہتا ہے) کان کے لئے سواہا۔ گھر کے لئے سواہا۔ اس طرح اگنی میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔ (اور کہتا ہے) من کے لئے سواہا۔ آگے پیدائش کے لئے سواہا۔ اس طرح اگنی میں ہوم کرکے بچے ہوئے گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔ (اور کہتا ہے) بیج کے لئے سواہا۔ اس طرح اگنی میں ہوم کرکے گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔

۳۔ اگنی کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر باقی گھی منتھ میں چھوڑ دیتا ہے۔ سوم کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر باقی گھی منتھ میں چھوڑ دیتا ہے۔ پرتھوی کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر باقی گھی منتھ میں چھوڑ دیتا ہے۔

انترکش کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر باقی گھی منتھ میں چھوڑ دیتا ہے۔ دیو لوک کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر باقی گھی منتھ میں چھوڑ دیتا ہے۔ پرتھوی۔ انترکش دیو کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر باقی بچا ہوا گھی منتھ میں چھوڑ دیتا ہے۔ برہم کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر باقی بچا ہوا گھی منتھ میں چھوڑ دیتا ہے۔ "کشتر کے لئے سواہا"۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر بچا ہوا گھی منتھ میں چھوڑ دیتا ہے۔ بھوت کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر بچا ہوا گھی منتھ میں چھوڑ دیتا ہے۔ بھوشیہ کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر بچا ہوا گھی منتھ میں چھوڑ دیتا ہے۔ وشو کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر بچا ہوا گھی منتھ میں چھوڑ دیتا ہے۔ سب کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر بچا ہوا گھی منتھ میں چھوڑ دیتا ہے۔

۴۔ تب وہ اِس (منتھ) کو چھوتا ہے۔ (یہ منتر پڑھتے ہوئے) "تو تیج ہے۔ تو جل رہا ہے۔ تو پورن ہے۔ تو درڑھ ستھر ہے۔ تو ایک ستھانی ہے۔ تو ہِں شبد سے (یگیہ کے شروع میں) نمسکار کیا گیا ہے۔ تو ہِں شبد سے (یگیہ کے درمیان) نمسکار کیا گیا ہے تو گایا گیا ہے تو سُنایا گیا ہے۔ تیری پھر تعریف کی گئی ہے۔ تو تم (بادل) پر چمکنے والا ہے۔ تو بڑا ہے۔ تو طاقتور ہے تو انّ ہے تو آخر ہے۔ تو سب کا برباد کرنے والا ہے۔

اور من جوتی ہے۔ جو اُس پرش کو جو ہر ایک آتما کا آشرا ہے۔ جانتا ہے وہ اے یاگیہ ولکیہ! جاننے والا ہوتا ہے"۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا "میں اس پرش کو جو ہر ایک آتما کا آسرا ہے جانتا ہوں جس کے بابت تو کہہ رہا ہے۔ وہ یہ ہے جو پتر میں پرش ہے لیکن شاکلیہ! یہ تو بتاؤ اس کا دیوتا کون ہے؟" اس نے جواب دیا "پرجاپتی"

۱۷۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ "اے شاکلیہ! تجھ کو ان براہمنوں نے (جو بحث مباحثہ میں جھجکتے ہیں) سنڈسی بنایا ہے۔

تشریح۔ سنڈسی = چمٹا جس سے آگ پکڑتے ہیں۔ اس کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تجھ کو ان ڈرپوک براہمنوں نے میرے آگے کر دیا ہے تاکہ میری ساری گرمی تیرے اوپر پڑے۔

۱۸۔ شاکلیہ نے کہا۔ "اے یاگیہ ولکیہ! تو نے کورو پنچال دیس کے براہمنوں کی عزت کا خیال نہ کر کے جو کچھ کہا ہے (کہ مجھ کو سنڈسی بنایا ہے) کس برہم کو جانتے ہوئے ایسا کہا ہے؟" (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا) "میں دشاؤں کو اُن کے دیوتاؤں اور اُن کے پرتشٹھاؤں کے ساتھ جانتا ہوں" (شاکلیہ نے کہا) "اگر تو دشاؤں کو ان کی دیوتاؤں اور پرتشٹھاؤں کو ساتھ جانتا ہے۔ تو ان کو بیان کر"۔

۱۹۔ (اس نے کہا) "پورب دشا میں تیرا دیوتا کون ہے؟" (جواب) "سورج" "سورج کس میں قایم ہے؟" "آنکھ میں" "آنکھ کس میں قایم ہے؟" "رنگوں میں کیونکہ آنکھ سے وہ رنگوں کو دیکھتا ہے" "رنگ کس میں قایم ہیں؟" اس نے

کہا۔"ہردے میں کیونکہ ہردے سے رنگوں کو جانتا ہے۔ ہردے میں ہی تمام رنگ قایم ہوتے ہیں؟ (شاکلیہ نے کہا) "اے یاگیہ ولکیہ! بیشک یہ ایسا ہی ہے"۔

۲۱۔ (شاکلیہ نے کہا) "دکشن دشا میں تیرا دیوتا کون ہے؟" جواب "یم" "یم کس میں قایم ہے؟" "گیہ میں" "گیہ کس میں قایم ہے؟" "دکشنا میں"۔ "دکشنا کس میں قایم ہے؟" "شردھا میں کیونکہ جو آدمی شردھا رکھتا ہے۔ تب ہی دکشنا دیتا ہے۔ پس دکشنا بلا شک شردھا میں قایم ہے"۔ اس نے کہا "شردھا کس میں قایم ہے؟" اس نے جواب دیا "ہردے میں۔ کیونکہ ہردے سے ہی شردھا کو جانتا ہے۔ اس لئے شردھا ہردے میں ہی قایم ہے"۔ شاکلیہ نے کہا "بلاشک اے یاگیہ ولکیہ! یہ صحیح ہے"۔

۲۱۔ (شاکلیہ نے کہا) "پچھم دشا میں تیرا کون دیوتا ہے؟" "ورن" "ورن کس میں قایم ہے؟" "جل میں" "جل کس میں قایم ہے؟" "بیج میں" "بیج کس میں قایم ہے؟" "ہردے میں۔ اس لئے جو پتر پتا کے موافق پیدا ہوا ہے۔ اس کی بابت لوگ کہتے ہیں۔ گویا یہ ہردے سے نکلا ہے۔ یا ہردے سے بنایا گیا ہے۔ کیونکہ ہردے میں ہی بیج قایم ہے"۔ شاکلیہ نے کہا۔ "اے یاگیہ ولکیہ! ایسا ہی ہے"

۲۲۔ شاکلیہ نے کہا "اُتر دشا میں تیرا دیوتا کون ہے؟" "سوم"۔ "وہ سوم کس میں قایم ہے؟" "دکشا میں"۔ "دکشا کس میں قایم ہے؟" "سچائی میں"۔ جس نے دکشا لی ہو۔ اس کو کہتے ہیں۔ سچ کہو۔ کیونکہ سچائی ہی میں دکشا قایم ہے۔ "سچائی کس میں قایم ہے؟" "ہردے میں۔ کیونکہ ہردے سے ہی سچائی کو جانتا ہے۔ اور سچائی ہردے میں ہی رہتی ہے"۔ "اے یاگیہ ولکیہ! یہ ایسا

ہی ہے"۔

۲۴۔ تشکل کے لڑکے کہا۔ "اس دہرو دشا میں تیرا دیوتا کون ہے؟" (جواب) "اگنی" (سوال) "وہ اگنی کس میں قایم ہے؟" (جواب) "پانی میں" (سوال) "اور پانی میں کس میں قایم ہے؟" (جواب) "ہردے میں" (سوال) "اور ہردے کس میں قایم ہے؟"

۲۵۔ یاگیہ نے جواب دیا۔ "اے پریت! تو اس (ہردے) کو ہمارے جسم سے کسی اور جگہ خیال کرتا ہے۔ اگر وہ ہردے ہمارے شریر سے دوسری جگہ ہوتا۔ تو کتے اس کو کھا جاتے یا پرند پھاڑ ڈالتے"۔

۲۶۔ تشکل کے لڑکے نے کہا۔ "تو جسم اور آتما (ہردے) کو کس میں قایم کرتا ہے؟" (جواب) "پران میں" (سوال) "اور پران کس میں قایم ہے؟" (جواب) "اپان میں" (سوال) "اپان کس میں قایم ہے؟" (جواب) "ویان میں" (سوال) "ویان کس میں قایم ہے؟" جواب "اُدان میں" (سوال) "اُدان کس میں قایم ہے؟" (جواب) "سمان میں وہ آتما مینتی۔ نیتی (نہیں ہے یہ نہیں ہے) سے بیان کیا گیا ہے وہ گرہن کرنے میں نہیں آتا۔ کیونکہ وہ گرہن نہیں کیا جاتا۔ وہ برباد ہونے کے قابل نہیں ہے۔ کیونکہ وہ برباد نہیں کیا جاتا۔ وہ کسی کے ساتھ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ جوڑا نہیں جاتا۔ وہ آزاد ہے نہ وہ تھکتا ہے۔ نہ گرتا ہے۔ یہ آٹھ شریر ہیں (پرتھوی وغیرہ) آٹھ لوک ہیں۔ (اگنی وغیرہ) آٹھ دیوتا ہیں۔ (امرت وغیرہ) آٹھ پرش ہیں وہ جو الگ الگ کر کے اور اکٹھا کر کے ان پرشوں کو سمجھ لیتا ہے۔ وہ سب کو جیت لیتا ہے۔ میں تجھ سے ان اپنشد کے پرشوں کو پوچھتا ہوں اگر تو ان کا سروپ نہ کہیگا۔ تو تیرا سر گر جائیگا۔" تشاکلیہ نے

اُس پرشن کو نہیں سمجھا اور اس کا سر گر گیا۔ (کاٹ دیا گیا) اس کو دولت وغیرہ کچھ اور سمجھ کر چور اُس کی ہڈیاں تک اُٹھا لیگئے۔

۲۷۔ تب اُس (یاگیہ ولکیہ) نے کہا۔ قابل تعظیم براہمنو! جو کوئی تم میں سے چاہتا ہے۔ وہ مجھ سے پوچھ سکتا ہے۔ یا تم سب کے سب مجھ سے سوال کر سکتے ہو۔ یا تم میں سے جو کوئی چاہتا ہے۔ اس سے میں پوچھوں یا تم سب سے پوچھوں" مگر کسی براہمن کو پھر حوصلہ نہیں ہوا۔

۲۸۔ تب یاگیہ ولکیہ نے اُن سے ان شلوکوں کو پوچھا۔

۱۔ جیسے ایک بڑا درخت ہوتا ہے۔ ویسے ہی سچ مچ یہ پُرش ہے۔ اس کے رونگٹے پتے ہیں۔ چرم (توچا) اس کے باہر کا چھلکا ہے۔

۲۔ اس کے چمڑے سے خون بہتا ہے۔ جیسے درخت کے چھال سے رس اس لئے زخم رسیدہ آدمی سے لہو نکلتا ہے۔ جیسے کاٹے ہوئے درخت سے رس۔

۳۔ اس (آدمی) کا گوشت درخت کے اندر کا نرم چھلکا ہے۔ اور درخت کے ریشے آدمی کے رگ کے طرح ہیں۔ ہڈیاں اندر کی لکڑیاں ہیں اور ہڈیوں کے اندر کی (چربی) لکڑی کے اندر کے (گودے کی طرح بنائی گئی ہے۔

۴۔ مگر جب درخت کٹ جاتا ہے۔ تو وہ اپنی جڑ سے پھر از سر نو پھوٹ نکلتا ہے۔ (اب بتاؤ کہ جب) موت اس آدمی کو کاٹ ڈالتی ہے۔ تو یہ کس جڑ سے اُگتا ہے؟

۵- یہ نہیں کہہ سکتے کہ بیج سے - کیونکہ بیج صرف زندہ آدمی سے پیدا ہوتا ہے۔ مگر درخت مرنے کے بعد دانہ سے اُگتا ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے۔

۶- اگر کسی درخت کو معہ اس کی جڑ کے اُکھیڑ دیں تو وہ پھر نہیں اُگیگا۔ (اب بتاؤ کہ جب) موت اس آدمی کو کاٹ ڈالتی ہے۔ تو وہ کس جڑ سے اُگتا ہے۔ جو ایک مرتبہ پیدا ہوا۔ پھر نہیں پیدا ہوتا۔ پھر اس کو کون پیدا کرتا ہے؟" (کسی براہمن نے جواب دینے کا حوصلہ نہیں کیا تب پھر یاگیہ ولکیہ نے خود ہی کہا)

"برہم جو گیان سروپ اور آنند سروپ ہے وہ دان دینے والے کا اعلےٰ مقصد ہے۔ اور اس (برہم) کے جاننے والے مضبوط کھڑے ہوؤں کا اعلےٰ مقصد ہے"۔

چوتھا ادھیاء

پہلا براہمن

۱- جنک ودیہوں کا راجہ (سنگھاسن پر) بیٹھا ہوا تھا۔ یاگیہ ولکیہ آیا۔ اس نے کہا "یاگیہ ولکیہ! تو کیوں آیا ہے؟ گائے مانگنے کے لئے یا باریک

سوال سُننے کے لئے"؟ اس نے کہا "اے راجوں کے راجہ! میں دونوں کے لئے آیا ہوں"۔

۲۔ جو کچھ تجھ کو کسی نے بتایا ہے۔ وہ مجھ کو سُنا دے"۔ (اس نے کہا) جیتوا شکن کے بیٹے نے بتایا ہے۔ کہ "بانی برہم ہے"۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا) "جس طرح کسی نے ماں باپ اور آچاریہ سے تعلیم پائی ہے ویسے ہی تجھ کو شکن نے کہا ہے۔ بانی برہم ہے۔ کیونکہ گونگے کو کیا نفع پہونچتا ہے؟ مگر اس نے تجھ کو اس برہم کا شریر اور آشرا بھی بتایا ہے"؟ جنک نے کہا۔ "اُس نے مجھ کو نہیں بتلایا" (یاگیہ ولکیہ بولا) "بانی ہی اُس کا شریر ہے آکاش آسرا ہے اور یہ برہم پرگیا (گیان) ہے۔ اس طرح سوچتے ہوئے اُس کی اُپاسنا کرے"۔ (جنک نے پوچھا) "اے یاگیہ ولکیہ! پرگیا کیا ہے؟" اس نے کہا۔ "اے راجہ بانی ہی ہے۔ بانی ہی سے بھائی جانا جاتا ہے۔ رگ وید۔ یجر وید سام وید۔ اتھر وانگرس۔ اتہاس۔ پوران ودیائیں۔ اُپ نشدیں۔ شلوک۔ سوتر۔ تفسیریں۔ شرحیں۔ یگیہ کیا ہوا۔ ہوم کیا ہوا۔ کھلایا ہوا۔ پلایا ہوا۔ لوک۔ پرلوک اور تمام جاندار بانی ہی سے جانے جاتے ہیں۔ مہاراج! بانی ہی پربرہم ہے جو اس (راز) کو جانتا ہوا اُس کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اُس کو بانی نہیں ترک کرتی۔ تمام جاندار اُس کی طرف جھکتے ہیں۔ (اُس کو فایدہ پہونچاتے ہیں) وہ دیوتا بن کر دیوتاؤں کے پاس جاتا ہے۔ جنک نے کہا۔ "میں تجھ کو اس اپدیش کے بدلے ہزار گائیں اور ہاتھی کے ایسا ایک بیل دیتا ہوں"۔ اُس نے کہا۔ میرے باپ نے ہدایت کی تھی۔ جب تک شاگرد کو پورا علم نہ سکھایا جاوے تب تک اُس سے کچھ نہ لینا چاہئے"۔

۳۔ "جو کچھ تجھ کو کسی نے بتایا ہے وہ مجھ کو سنا دے" (جنک بولا) "اُودنک شُلب کے پُتر نے مجھ کو بتایا تھا کہ پران برھم ہے" اُس نے کہا۔ "جیسے ماں باپ اور آچاریہ سے تعلیم پایا ہوا وِدیادان بتا سکے۔ ویسا ہی تجھ کو شُلب کے لڑکے نے بتایا ہے۔ پران برھم ہے۔ کیونکہ پران کے بغیر پُرش کو کیا نفع ہے؟ مگر کیا اس سے تجھ کو اس کا ہر یدا آشرا سی بتایا ہے؟" جنک نے کہا۔ "اس نے مجھ کو نہیں بتایا"۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ "مہاراج! یہ برھم ایک پاؤں والا ہے"۔ جنک نے کہا۔ "مجھ کو یہ بتائیے" (یاگیہ ولکیہ نے کہا) "پران شریر ہے۔ آکاش آشرا ہے۔ اور پیارا ہے اس خیال سے اس کی اُپاسنا کرنی چاہئے" (جنک) "اس میں اے یاگیہ ولکیہ! کیا پیارا پن ہے؟" (یاگیہ ولکیہ بولا) "پران خود کرد پیارا ہے۔ اے راجہ! کیونکہ پران (زندگی) کی خواہش کے لئے اُس کو نالائق یگیہ کرتا ہے۔ جس کو یگیہ نہ کرانا چاہئے اور اُس سے دان لیتا ہے۔ جس سے دان نہیں لینا چاہئے۔ اور وہ جس دِشا میں جاتا ہے۔ وہاں موت سے ڈرتا ہے۔ اے مہاراجہ! یہ سب پران ہی کے واسطے ہے مہاراج! پران ہی پر برھم ہے۔ جو اس راز کو جانتا ہوا اِس کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اس کو پران نہیں ترک کرتا۔ سب جاندار اس کی طرف جھکتے ہیں۔ اور وہ دیوتا بن کر دیوتاؤں کو پاتا ہے"۔ جنک ودیہہ نے کہا۔ "ہزار گائیں اور ایک ہاتھی کی طرح بیل میں تجھ کو دیتا ہوں"۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ "میرے باپ کی ہدایت ہے۔ جب تک شاگرد کو پورا علم نہ سکھا لیا جائے۔ تب تک اُس سے کچھ نہ لینا چاہئے"۔

۴۔ "جو کچھ تجھ سے کسی نے کہا ہے۔ وہ مجھ کو سنا دے"۔ "برکو ورشن کے

پتر نے تجھ کو کہا ہے۔ آنکھ برمھ ہے"۔ جیسے اچھے ماں باپ اور آچاریہ سے تعلیم پایا ہوا ودیاوان کہتا ہے۔ ویسا ہی تجھ کو برسشن کے پتر نے بتایا ہے۔ کہ آنکھ برمھ ہے۔ کیونکہ اندھے کو کیا نفع ہے؟ مگر کیا اس نے تجھ کا اس کا شریر اور آشرا بھی کہا ہے"؟ (جنک) اُس نے مجھ کو کچھ نہیں بتایا (یاگیہ ولکیہ) مہاراج! یہ ایک پاؤں والا برمھ ہے" (جنک) "اے یاگیہ ولکیہ! مجھکو یہ بتاؤ" (یاگیہ ولکیہ) "آنکھ ہی اُسکا شریر ہے آکاش آشرا ہے یہ سچ ہے اسطرح اسکی اُپاسنا کرنی چاہیے" (جنک) "اسمیں اے یاگیہ ولکیہ! کیا سچائی ہے"؟ (اسنے کہا) "اے مہاراج! آنکھ ہی سچائی ہے۔ آنکھ سے ہی دیکھنے والے سے پوچھتے ہیں کیا تو نے دیکھا ہے؟ وہ کہتا ہے ہاں میں نے دیکھا ہے۔ تب وہ سچا ہوتا ہے۔ آنکھ ہی اے راجہ! پر برمھ ہے جو اسکو اسطرح جان کر اُپاسنا کرتا ہے۔ اُسکو آنکھ کبھی نہیں ترک کرتی۔ تمام جاندار اسکی طرف جھکتے ہیں۔ اور وہ دیوتا بنکر دیوتاؤں کے پاس جاتا ہے" جنک ودیہہ نے کہا "میں ہزار گائیں اور ایک ہاتھی کیطرح بیل تجھکو دیتا ہوں" یاگیہ ولکیہ نے کہا "میرے باپ کی ہدایت کی تھی کہ پوری تعلیم دیئے بغیر کسی کا فائدہ نہ لو"

۵۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا) جو کچھ تجھ کو کسی نے سکھایا ہے۔ وہ مجھ کو سناؤ (جنک بولا) "مجھ کو گردبھی ویپیت بھردواج نے کہا ہے۔ کان برمھ ہے" (اس نے کہا) "جس طرح اچھے ماں باپ اور آچاریہ سے تعلیم پایا ہوا ودیاوان کہتا ہے ویسے ہی تجھ کو بھردواج نے کہا ہے۔ کہ کان برمھ ہے کیونکہ بہرے کو کیا نفع ہے؟ مگر تجھ کو اس نے اس برمھ کا شریر اور آشرا بھی بتایا ہے"؟ (جنک) "مجھ کو اس نے نہیں بتایا۔" (یاگیہ ولکیہ) "اے راجہ! یہ ایک پاؤں والا برمھ ہے"۔ وہ ہم کو اے یاگیہ ولکیہ! بتاؤ"؟ (اس نے کہا) "کان ہی شریر ہے۔ آکاش آشرا ہے۔ یہ بے حد ہے۔ ایسا خیال کر کے جو اُس

اُپاسنا کرنی چاہیئے" (جنک) "اے یاگیہ ولکیہ! اس میں سے حد کیا یا ست
ہے؟" (اس نے کہا) "اے راجہ! دشائیں خود بخود بے حد ہیں۔ دشائیں
ہی کان ہیں اور اے راجہ! کان پر برہم ہے جو اس کو اس طرح جان کر اُپاسنا
کرتا ہے۔ اس کو کان ترک نہیں کرتے۔ تمام جاندار اس کی طرف جھکتے ہیں۔
اور وہ دیوتا بن کر دیوتاؤں کے پاس جاتا ہے"۔ جنک نے کہا "میں اس کے
بدلے ہزار گائیں اور ایک ہاتھی کی طرح بیل دیتا ہوں" یاگیہ ولکیہ نے کہا "میرے
باپ کی ہدایت ہے۔ جب تک شاگرد کو پوری تعلیم نہ ... اُس سے
کچھ نہ لینا چاہیئے"۔

۶۔ "جو کچھ تجھ کو کسی نے بتایا ہے وہ مجھے سنا دیجئے" (جنک بولا) "مجھ کو
ستیہ کام جابال نے کہا ہے من برہم ہے"۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا) "جیسے
کوئی اچھے ماں باپ اور آچاریہ سے تعلیم پایا ہوا ودیاوان کہتا ہے۔ ویسا
ہی جاپال نے کہا ہے کہ من برہم ہے کیونکہ جو بغیر من کے ہے اُس کو کیا
نفع ہے؟ مگر کیا تجھ کو اس کا شریر و آسرا بھی بتایا ہے"۔ "نہیں مجھ کو نہیں بتایا"
"تو یہ ایک پاؤں والا برہم ہے اے راجہ!" "پھر تو ہم کو اُسے بتایئے اے
یاگیہ ولکیہ!" "من ہی اُس کا شریر ہے۔ آکاش آسرا ہے اور یہ آنند ہے اس
طرح خیال کرتے ہوئے اِس کی اُپاسنا کرنی چاہیئے"۔ "اے یاگیہ ولکیہ! اس
میں آنند دینے والا کیا ہے؟" اس نے کہا "من ہی اے راجہ! خود بخود
آنند ہے۔ من ہی سے اے راجہ! آدمی ستری کی خواہش کرتا ہے۔ اُس
سے اُسی (خیال) کے موافق لڑکا پیدا کرتا ہے۔ وہ آنند ہے۔ اے راجہ
من ہی پر برہم ہے۔ جو اس کی اِس طرح جان کر اُپاسنا کرتا ہے۔ اس

پتر نے مجھ کو کہا ہے۔ "آنکھ برمھ ہے"۔ جیسے اچھے ماں باپ اور آچاریہ
سے تعلیم پایا ہوا ودیا وان کہتا ہے۔ ویسا ہی تجھ کو برشن کے پتر نے
بتایا ہے۔ کہ آنکھ برمھ ہے۔ کیونکہ اندھے کو کیا نفع ہے؟ مگر کیا اس نے
تجھ کا اس کا شریر اور آشرا بھی کہا ہے"؟ (جنک) "اُس نے مجھ کو کچھ نہیں بتایا"
(یاگیہ ولکیہ) "مہاراج! یہ ایک پاؤں والا برمھ ہے" (جنک) "اے یاگیہ ولکیہ! مجھکو یہ بتاؤ" (یاگیہ
ولکیہ) "آنکھ ہی اُسکا شریر ہے آکاش آشرا ہے یہ سچ ہے اسطرح اسکی اُپاسنا کرنی چاہیے"
(جنک) "اسمیں اے یاگیہ ولکیہ! کیا سچائی ہے"؟ (اسنے کہا) "اے مہاراج! آنکھ ہی سچائی
ہے۔ آنکھ سے ہی دیکھنے والے سے پوچھتے ہیں کیا تو نے دیکھا ہے؟ وہ کہتا ہے
ہاں میں نے دیکھا ہے۔ تب وہ سچا ہوتا ہے۔ آنکھ ہی اے راجہ! پر برمھ ہے جو اسکو اسطرح
جان کر اُپاسنا کرتا ہے۔ اُسکو آنکھ کبھی نہیں ترک کرتی۔ تمام جاندار اسکی طرف
جھکتے ہیں۔ اور وہ دیوتا بنکر دیوتاؤں کے پاس جاتا ہے" جنک ودیہہ نے کہا "میں ہزار گائیں اور ایک
ہاتھی کیطرح بیل تمکو دیتا ہوں" یاگیہ ولکیہ نے کہا "میرے باپ نے ہدایت کی تھی کہ پوری تعلیم دئیے بغیر کسی [illegible]
۵۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا) جو کچھ تجھ کو کسی نے سکھایا ہے۔ وہ مجھ کو سناؤ"
(جنک بولا) "مجھ کو گردبھی ودیپیت بہردواج نے کہا ہے۔ کان برمھ ہے" (اس
نے کہا) "جس طرح اچھے ماں باپ اور آچاریہ سے تعلیم پایا ہوا ودیا وان کہتا ہے
ویسے ہی تجھ کو بہردواج نے کہا ہے۔ کہ کان برمھ ہے کیونکہ بہرے کو
کیا نفع ہے؟ مگر تجھ کو اس نے اس برمھ کا شریر اور آشرا بھی بتایا ہے"؟
(جنک) "مجھ کو اس نے نہیں بتایا" (یاگیہ ولکیہ) "اے راجہ! یہ ایک پاؤں
والا برمھ ہے" وہ ہم کو اے یاگیہ ولکیہ! بتاؤ؛ (اس نے کہا) "کان ہی
شریر ہے۔ آکاش آشرا ہے۔ یہ بے حد ہے۔ ایسا خیال کر کے جو اُس

اُپاسنا کرنی چاہیئے" (جنک) "اے یاگیہ ولکیہ! اس میں بے حد کیا بات ہے؟" (اس نے کہا) "اے راجہ! دشائیں خود بخود بے حد ہیں۔ دشائیں ہی کان ہیں اور اے راجہ! کان پربرہم ہے جو اس کو اس طرح جان کر اُپاسنا کرتا ہے۔ اس کو کان ترک نہیں کرتے۔ تمام جاندار اس کی طرف جھکتے ہیں اور وہ دیوتا بن کر دیوتاؤں کے پاس جاتا ہے" جنک نے کہا "میں اس کے بدلے ہزار گائیں اور ایک ہاتھی کی طرح بیل دیتا ہوں" یاگیہ ولکیہ نے کہا "میرے باپ کی ہدایت ہے۔ جب تک شاگرد کو پوری تعلیم نہ ملے اس سے کچھ نہ لینا چاہیئے۔"

۶۔ "جو کچھ تجھ کو کسی نے بتایا ہے وہ مجھے سنا دے" (جنک بولا) "مجھ کو ستیہ کام جاپال نے کہا ہے من برہم ہے" (یاگیہ ولکیہ نے کہا) "جیسے کوئی اچھے ماں باپ اور آچاریہ سے تعلیم پایا ہوا ودیاوان کہتا ہے۔ ویسا ہی جاپال نے کہا ہے کہ من برہم ہے کیونکہ جو بغیر من کے ہے اس کو کیا نفع ہے؟ مگر کیا تجھ کو اس کا شریر و آسرا بھی بتایا ہے؟" "نہیں مجھ کو نہیں بتایا" "تو یہ ایک پاؤں والا برہم ہے اے راجہ!" "پھر تو ہم کو اسے بتایئے اے یاگیہ ولکیہ!" "من ہی اس کا شریر ہے۔ آکاش آسرا ہے اور یہ آنند ہے اس طرح خیال کرتے ہوئے اس کی اُپاسنا کرنی چاہیئے۔" "اے یاگیہ ولکیہ! اس میں آنند دینے والا کیا ہے؟" اس نے کہا "من ہی اے راجہ! خود بخود آنند ہے۔ من ہی سے اے راجہ! آدمی ستری کی خواہش کرتا ہے۔ اس سے اسی (خیال) کے موافق لڑکا پیدا کرتا ہے۔ وہ آنند ہے۔ اے راجہ من ہی پربرہم ہے۔ جو اس کی اس طرح جان کر اُپاسنا کرتا ہے۔ اس

کو من نہیں چھوڑتا۔ تمام جاندار اس کی طرف جھکتے ہیں۔ اور وہ دیوتا بن کر دیوتاؤں کے پاس پہونچتا ہے"۔ جنک ودیہہ نے کہا۔"میں ہزار گائیں اور ایک ہاتھی کی طرح بیل تم کو دیتا ہوں"۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا۔"میرے باپ کی رائے تھی کہ پوری تعلیم دئے ہوئے بغیر کچھ نہ لینا چاہئے"۔

۷۔"جو کچھ تجھ کو کسی نے بتایا ہے وہ مجھ کو سنا دے"۔"مجھ کو ودگدہ شکل کی اولاد نے کہا ہے۔ ہردے برہم ہے"۔"جیسے کوئی اچھی ماں باپ اور اچاریہ سے تعلیم پایا ہوا اودیا وان کہتا ہے۔ ویسے ہی شاکلیہ نے تجھ کو کہا ہے کہ ہردے برہم ہے"۔ بغیر ہردے کے پرش کیا ہے؟ مگر اس نے کیا تجھ کو اس کا شریر اور آشرا بھی بتایا ہے؟"۔"مجھے نہیں بتایا"۔"اے راجہ! یہ ایک پاؤں والا برہم ہے"۔"پھر یاگیہ ولکیہ! مجھ کو بتاؤ"۔"ہردے شریر ہے آکاش آشرا ہے۔ اور یہ قایم رہنے والا ہے۔ ایسا خیال کر کے اس کی اپاسنا کرنی چاہئے"۔"اس میں قایم ہونے کی کیا بات ہے؟"۔"اے راجہ! ہردے خود بخود قائم ہے اے راجہ! ہردے تمام جانداروں کا شریر ہے۔ اے راجہ ہردے تمام جانداروں کا آشرا ہے۔ کیونکہ اے راجہ! ہردے ہی میں سب جاندار آسرا لیتے ہیں۔ اے راجہ! ہردے پربرہم ہے۔ جو اس کو ایسا جانتا ہوا۔ اپاسنا کرتا ہے۔ ہردے اس کو نہیں چھوڑتا۔ تمام جاندار اس کی طرف جھکتے ہیں۔ اور وہ دیوتا بن کر دیوتاؤں کے پاس پہونچتا ہے"۔ جنک نے کہا۔"میں (اس تعلیم کے بدلے) ہزار گائیں اور ایک ہاتھی کی طرح بیل دونگا"۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا۔"میرے باپ کی رائے تھی کہ بغیر پوری تعلیم دئے ہوئے کچھ نہ لینا چاہئے"۔

دوسرا براہمن

۱۔ اب جنک ویدیہہ سنگھاسن سے اُتر کر یاگیہ ولکیہ کے پاس بیٹھ گیا اور کہنے لگا۔ "اے یاگیہ ولکیہ! تجھ کو نمسکار ہے۔ مجھ کو تعلیم دے" اس نے کہا۔ "اے راجہ! جیسے کوئی شخص دور دراز منزل کو جانا چاہتا ہوا رتھ یا کشتی پر سوار ہو۔ اسی طرح تیرا من اُپ نشدوں سے ملا ہوا ہے اور اس طرح تو تعظیم کے قابل ہے۔ دولت مند ہے۔ ویدوں کا عالم ہے اور اُپ نشد تجھ کو بتائی گئی ہیں۔ تب تو یہاں (اس جسم) سے علیحدہ ہو کر ان اُپ نشد روپی رتھ یا کشتی پر سوار ہو کر کہاں جائیگا؟ (اس نے کہا) "بھگون! میں نہیں جانتا جہاں جاونگا۔" تب میں تجھ کو بتاؤنگا۔ تو جہاں جائیگا" (جنک نے کہا) "بھگون! مجھ کو بتائیں"۔

۲۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ "یہ جو داہنے[1] آنکھ میں پُرش ہے۔ اس کا نام اِندہ، چمکنے والا ہے اور وہ جو اِندہ ہے اسی کو چھپا[2] کر اندر کہتے ہیں کیونکہ دیوتا چھپے ہوئے کے شائق ہیں۔ اور پرتکش کے دشمن ہیں"۔

تشریح (۱) یہ جاگرت اوستھا کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اس اوستھا میں آتما کی جگہ داہنے آنکھ بتائی گئی ہے۔ اور نام ویشوانر ہے

(۲) صاف صاف نام لینا پسند نہیں کرتے اس لئے اس کو اندر رکھ کر اِندھ کہتے ہیں۔

(۳) اب یہ جو بائیں آنکھ میں پُورش کا روپ ہے۔ یہ اس کی ستری ہے۔ ویراٹ۔ ان کے ملنے کی جگہ یہ ہے جو ہردے کے اندر آکاش ہے۔ اور ان

کی غذا وہ ہے ۔ جو ہردے کے اندر سُرخ (رنگ کا) گولہ ہے ۔ اور ہردے کے اندر جو جالی کے شکل کا ہے ۔ یہ اس کا اوڑھنا ہے ۔ اور ہردے کے اوپر کی طرف جو رگ ہے ۔ یہ اُن کے چلنے کا مارگ (راستہ) ہے ۔ جیسے ایک بال کا ہزار ٹکڑے کیا ہوا ہو اسی طرح کی لطیف (سوکشم) اس کی ہتا نام رگیں (ناڑیاں) ہردے میں قایم ہیں اِن کے راہ سے غذا (اس جسم میں) بہتی ہے ۔ یہ تیجس یہ شریر آتما سے زیادہ پاک غذا والا ہوتا ہے ۔

تشریح

۔ یہ سوپن کے ابھمانی آتما کا بیان ہے ۔ جس کا نام تیجس ہے ۔

۴ ۔ اُس (تیجس) کے پورب کی طرف پورب جانے والے پران ہیں ۔ دکشن کی طرف دکشن جانے والے پران ہیں ۔ پچھم کی طرف پچھم جانے والے پران ہیں ۔ اُتر کی طرف اُتر جانے والے پران ہیں اوپر کی طرف اوپر جانے والے پران ہیں ۔ نیچے کے طرف نیچے جانے والے پران ہیں ۔ تمام طرفوں میں تمام پران ہیں ۔ پس یہ آتما جو نہ یہ ہے نہ وہ ہے ۔ پکڑا نہیں جا سکتا ۔ کیونکہ نا قابل گرفت ہے ۔ ٹکڑے نہیں ہوتا کیونکہ ٹوٹنے والا نہیں ہے ۔ وہ اسنگ ہے ۔ کیونکہ جوڑا نہیں جا سکتا وہ بندھن سے آزاد ہے نہ ہلتا ہے نہ برباد ہوتا ہے اے جنک ! تو ابھے پد کو پراپت ہو چکا ہے " یہ یاگیہ ولکیہ نے کہا ۔

جنک ودیہہ نے کہا ۔ تجھ کو ابھے پد پراپت ہو ۔ اے یاگیہ ولکیہ ! جو تو مجھ کو ابھے پد سکھلاتا ہے ۔ یہ ودیہہ ہیں اور یہ میں ہوں (یعنی سب میرے سیوک ہیں)

تیسرا براہمن

۱۔ یاگیہ ولکیہ جنک ودیہہ کے پاس آیا۔ اس مرتبہ اس کو جنک کے اپدیش کرنے کا خیال نہیں تھا۔ مگر جب ایک مرتبہ جنک ویدیہہ اور یاگیہ ولکیہ نے اگنی ہوتر کے مسئلہ پر بحث کیا تھا۔ تب یاگیہ والکیہ نے بر دیا تھا۔ اور اس نے یہ چاہا تھا۔ کہ میں جو چاہوں وہ سوال کر سکوں۔ یاگیہ ولکیہ نے منظور کر لیا تھا۔ اس لیئے (اس مرتبہ) راجہ ہی نے پہلے اُس سے پوچھا۔

۲۔ اے یاگیہ ولکیہ! اس پورش کی جیوتی کون ہے؟ اس نے کہا۔ اے راجہ سورج ہے۔ کیونکہ سورج روپ جیوتی سے ہی پُرش بیٹھتا ہے۔ ادہر ادہر جاتا ہے۔ کام کرتا ہے۔ پھر واپس جاتا ہے۔ جنک بولا! اے یاگیہ ولکیہ یہ سچ ہے۔

۳۔ اے یاگیہ ولکیہ! جب سورج ڈوب جاتا ہے۔ تب اس کی جیوتی کون ہے؟ (جواب) چندرماں اس کی جیوتی ہے۔ چاند روپی جیوتی سے یہ بیٹھتا ہے۔ ادہر ادہر جاتا ہے۔ کام کرتا ہے۔ واپس لوٹتا ہے۔ جنک نے کہا۔ یہ اے یاگیہ ولکیہ سچ ہے۔

۴۔ جب سورج چاند دونوں ڈوب جاتے ہیں۔ تو اس پرش کی جیوتی کون ہوتی ہے؟ (جواب) "اگنی اس کی جیوتی ہوتی ہے۔ اگنی روپی جیوتی سے ہی یہ بیٹھتا ہے۔ ادہر ادہر جاتا ہے۔ کام کرتا ہے لوٹ آتا ہے"۔ (جنک نے کہا۔) اے یاگیہ ولکیہ! ایسا ہی ہے

۵۔ اے یاگیہ ولکیہ! جب سورج ڈوب جاتا ہے۔ چاند ڈوب جاتا ہے۔ اگنی شانت ہو جاتی ہے۔ تو اس پُرش کی جیوتی کون ہے؟ (جواب) "بانی اس کی جیوتی ہوتی ہے۔ بانی روپی جیوتی سے یہ بیٹھتا ہے۔ ادہر ادہر جاتا ہے۔ کام کرتا ہے۔ لوٹ آتا ہے۔ اس لئے اے راجہ! جہاں اپنا ہاتھ بھی نہیں دکھائی دیتا۔ اگر وہاں آواز آتی ہے تو یہ آواز کے سہارے پہونچ جاتا ہے۔ (جنک نے کہا) "اے یاگیہ ولکیہ! یہ ایسا ہی ہو۔"

۶۔ جب سورج ڈوب جاتا ہے۔ چاند ڈوب جاتا ہے۔ آگ بجھ جاتی ہے۔ بانی شانت ہو جاتی ہے۔ تب پُرش کی جیوتی کون ہوتی ہے؟ (جواب) "آتما ہی اس کی جیوتی ہوتی ہے۔ آتما روپی جیوتی سے یہ بیٹھتا ہے ادہر ادہر جاتا ہے کام کرتا ہے۔ اور لوٹ آتا ہے۔

۷۔ (جنک نے پوچھا) یہ آتما کون ہے؟ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا) "جو یہ ہردے کے اندر وگیان والا پرانوں سے گھرا ہوا جیوتی پُرش ہے۔ وہ ایک رس دونوں لوکوں میں گھومتا ہے۔ گویا سوچتا ہے یا (کسی چیز کی) خواہش کرتا ہے۔ وہ خواب بن کر اس دنیا کو پار کر جاتا ہے۔ اور موت کو بھی پار کر جاتا ہے۔

تشریح

دونوں لوک: بیداری میں جاگرت اوستھا۔ سوتے وقت سوپن (سُپت) اوستھا۔

خواہش کرنا: یہ خود کچھ نہیں جانتا بدھی دن کے تعلق سے جانتے مانا ہے

ہوتا ہے۔

۸۔ یہ پرش پیدا ہو کر جسم میں آ کر برائیوں سے نفرت کرتا ہے۔ اور نکل کر مرکر برائیوں کو چھوڑ جاتا ہے۔

۹۔ اور اُس پرش کے دو جگہیں ہیں یہ (جاگرت) اور دوسرا لوک (سُکھپتی) اور تیسرا درمیانی ستھان ہے۔ جب وہ اس درمیانی جگہ میں ہوتا ہے تو ان دونوں جگہوں کو دیکھتا ہے۔ اس جگہ اور پرلوک (سکھپتی) کو اب جس کے سہارے سے یہ پرلوک کے ستھان میں ہوتا ہے۔ اُسی سہارے کو پکڑ کر دونوں برائیوں اور خوشیوں دیکھتا ہے۔

تشریح (۱) شنکر اچاریہ جی لکھتے ہیں۔ اصل دو ہی ستھان ہیں۔ جاگرت اور سکھپتی۔ سوپن کا استھان درمیانی سرحد ہے۔ جو اِن کے درمیان واقع ہے۔

(۲) سہارا : کرم اور گیان دونوں سہارے ہیں۔

۱۰۔ اور جب سو جاتا ہے۔ تو اس دُنیا کی جس میں سب کچھ ہے ماترائیں (سوکشم یا نشانوں کو) لے کر آپ ہی اُن کو بگاڑ کر اور آپ ہی بنا کر اپنے پرکاش سے اور اپنی ہی جیوتی سے خواب کو دیکھتا ہے۔ اسی اوستھا میں یہ پُرش خود جیوتی ہوتا ہے۔

تشریح ۔ خواب کی حالت میں باہری شان کوئی نہیں رہتا۔ جیسے اس جیو کے خیالات ہوتے ہیں۔ ویسے ہی وہ اپنے اندر سرشٹی بنا لیتا ہے اور

اپنے پرکاش میں کام کرتا ہے۔

۱۱۔ نہ وہاں (حالت خواب میں) رتھ ہیں نہ گھوڑے نہ سڑکیں ہیں مگر وہ رتھ گھوڑے اور سڑکیں بنا لیتا ہے۔ نہ وہاں آنند ہے۔ نہ خوشی ہے۔ نہ سُکھ ہے۔ مگر وہ آنند خوشی اور سُکھ کو بنا لیتا ہے۔ نہ وہاں تالاب ہیں۔ نہ جھیلیں ہیں نہ ندیاں ہیں۔ مگر وہ تالاب جھیلیں اور ندیاں بنا لیتا ہے۔

۱۲۔ اس کے متعلق یہ شلوک ہے۔ "نیند کے ذریعہ جسم کے متعلق تمام سامان کو برباد کر کے کبھی نہ سونے والا آتما سوئے ہوئے (اندریوں) کو دیکھتا ہے۔ (اندریوں) کی جیوتی کو لے کر اپنی جگہ پر (جاگرت میں) آتا ہے وہ جو سُنہری رنگ کا پُرش اکیلا ہنس (چلنے والا) ہے۔

۱۳۔ پران کے ذریعہ نیچے کے گھونسلے (ستھول شریر) کی حفاظت کرتا ہوا وہ لافانی (ہنس) وہاں جاتا ہے۔ جہاں اُس کی مرضی ہے وہ سنہری رنگ کا پُرش اکیلا ہنس ہے۔

۱۴۔ سوپن کے ستھان میں اونچے نیچے جاتا ہوا وہ دیو بہت سی شکلوں کو بناتا ہے۔ ستریوں کے ساتھ خوش ہوتا ہوا دوستوں کے ساتھ ہنستا ہوا یا خوف کھاتا ہوا (رہتا ہے)۔

۱۵۔ لوگ اُس کے کھیل کی جگہ کو دیکھتے ہیں۔ اُس (کھیل کھیلنے والے) کو کوئی نہیں دیکھتا۔ کہتے ہیں کہ اس کو یکایک نہ جگاؤ۔ کیونکہ اس کا علاج کرنا مشکل ہوتا ہے۔ جس اندریہ کی طرف یہ واپس نہیں آتا اور کوئی لوگ ایسا بھی کہتے ہیں۔ یہ سوپن اُس کے جاگنے کی جگہ ہے۔ کیونکہ جن چیزوں کو جاگتا ہوا دیکھتا ہے۔ ان کو سویا ہوا بھی دیکھتا ہے۔ یہاں یہ پُرش

۵۔ تب وہ منہہ کو اوپر اٹھاتا ہے اور یہ کہتے ہوئے "تو سب کچھ جانتا ہے۔ ہم تیری بزرگی کو جانتے ہیں۔ تو بلاشک راجہ ہے۔ سزا دینے والا۔ خود مختار مالک ہے۔ وہ راجہ سزا دینے والا مجھ کو خود مختار مالک کرے"۔

۶۔ تب وہ اس کو کھاتا ہے۔ (یہ کہتے ہوئے "اننت سوی ترورینیم"۔ سچے جاننے والے کے لئے وایو شہد بہاتا ہے۔ ندیاں شہد بہاتی ہیں۔ سب اوشدھیاں ہمارے لئے شہد کی طرح ہوں۔ بھو (پرتھوی) سواہا۔ بھرگو دیو سیہ دھی مہی۔ رات ہمارے لئے شہد ہو۔ افق ہمارے لئے شہد ہو۔ زمین کے اوپر کا غبار ہمارے لئے شہد ہو۔ دیو آسمان جو ہمارا باپ ہے۔ ہمارے لئے شہد ہو۔ بھوہ (انترکش) سواہا۔ دھیو یونہ پرچودیات۔ "بنسپتی ہمارے لئے شہد سے بھری ہو۔ سورج شہد سے بھرا ہو۔ گائیں شہد سے بھری ہوں۔ سوہ (دیو) سواہا۔ پھر وہ تمام ساوتری رچائیں اور مدھومتی رچائیں پڑھتا ہے (یہ تصور کرتا ہوا کہ) میں ہی سب کچھ ہو جاؤں۔ بھو بھوہ سوہ سواہا۔ اس سے آخر میں کھا کر۔ ہاتھ دھوکر اگنی کے پچھم کے طرف پورب کو سر کرکے سو جاتا ہے۔ صبح اٹھ کر سورج کی استتی کرتا ہے۔ (اس منتر سے) "تو چاروں دشاؤں کا سب سے اچھا کنول ہے۔ میں آدمیوں کے درمیان اچھا کنول ہو جاؤں۔" پھر جس راہ سے پہلے (اگنی کے پیچھے گیا تھا۔) ویسے ہی پھر لوٹ کر اگنی کے پیچھے بیٹھ کر بنش کا جپ کرتا ہے

تشریح (۱) اوپر جو سنسکرت کے جملے آئے ہیں۔ وہ گایتری منتر کے ٹکڑے ہیں۔

(۲) **بنش** : سلسلہ پیری و مریدی۔ جس کے نسل میں یہ تعلیم یکے بادیگرے ملتی آئی ہے۔ وہ بنش ہے۔ شاگرد اس کو یاد رکھتا ہے۔ اس کا ذکر آگے آویگا۔

۷۔ یہ (منتھ کا راز) اُدالک اُرن کے پوتے نے اپنے شاگرد واجسنیہ یاگیہ ولکیہ کو بتا کر کہا۔ "اگر اس (منتھ) کو کوئی شخص سوکھی لکڑی پر چھڑکے تو اس میں بھی شاخین پیدا ہو جائینگی۔ اور پتے نکل آوینگے۔

۸۔ یہی (راز) پھر واجسنیہ یاگیہ ولکیہ نے اپنے شاگرد مدھک پنگیہ کو بتا کر کہا۔ "اگر کوئی پرش اس (منتھ) کو سوکھی لکڑی پر بھی چھڑک دے۔ تو اس میں بھی شاخین پیدا ہو جائینگی اور پتے نکل آوینگے۔

۹۔ یہی پھر مدھک پنگیہ نے اپنے شاگرد چول بھاگ وتی کو بتا کر کہا۔ "اگر کوئی پرش اس کو سوکھی لکڑی پر چھڑک دے تو اس میں بھی شاخین پیدا ہو جائینگی و پتے نکل آوینگے"۔

۱۰۔ یہی پھر چول بھاگ وتی نے اپنے شاگرد جانکی آیسنتھون کو بتا کر کہا۔ "اگر کوئی پرش اس کو سوکھی لکڑی پر چھڑک دے تو اس میں بھی شاخین پیدا ہو جائینگی و پتے نکل آوینگے۔

۱۱- یہی (راز) پھر جانکی آ ے سنفوان نے اپنے شاگرد جابال سینہ کام کو بتا کر کہا۔ کوئی شخص اس کو سوکھی لکڑی پر چھڑکے تو اس میں شاخیں پیدا ہونگی و پتے نکل آئینگے۔

۱۲- یہی (راز) جابال سینہ کام نے اپنے شاگردوں کو بتا کر کہا "اگر کوئی شخص اس کو سوکھی لکڑی پر چھڑکے تو اس میں شاخیں پیدا ہونگی اور پتے نکل آدینگے"۔

(منتھہ کرم کا راز) سوائے اپنے شاگرد یا سوائے اپنے بیٹے کے کسی کو بھی نہ بتا دے۔

۱۳- (اس منتھہ کرم چار چیزیں گولر کی لکڑی کی ہوتی ہیں۔ گولر کا شروا۔ گولر کا چمچہ۔ گولر کی سمدھا۔ اور گولر کی منتھنیاں (دو لکڑیوں جن کو رگڑ کر ہون میں آگ نکالی جاتی ہے) گاؤں کا اناج ہوتا ہے۔ چاول۔ جو۔ تل۔ اڑد۔ باجرہ۔ کنگنی۔ گیہوں۔ مسور۔ بل اور کلتھ۔ ان کو پیس کر ان پر دہی۔ شہد۔ اور گھی چھڑکا جاتا ہے۔ تب پگھلے ہوئے گھی کا ہوم کرتے ہیں۔

*

چوتھا براہمن

۱- پرتھوی سب بہوتوں (چیزوں) کا سار ہے. جل پرتھوی کا سار ہے۔ اوشدھیاں پرتھوی کے سار ہیں. پھول اوشدھیوں کے سار ہیں. پھل پھولوں کے سار ہیں. پرُش پھلوں کا سار ہے. بیج پرُش کا سار ہے.

۲- پرجاپتی نے سوچا. کیا اچھا ہو. میں اس کے لئے جگہ بناؤں اس نے ستری کو پیدا کیا.

×××

×××

×××

××× ××× ×××

۶- اب اگر وہ شخص جس کو (پُترنہنہ کام کرنا ہے) پانی میں

---

* اس براہمن میں بہت سے مقامات اتنے نخش ہیں. کہ ترجمہ کرنا مشکل ہے اسلئے بالکل ترک کردئے گئے انگریزی مترجمن نے بھی بالعوض انگریزی کے لاطنی میں ترجمہ کیا ہے اور ہندی ٹیکا کاروں نے حرف سنسکرت میں لکھدیا ہے. ہم چاہتے تھے. کہ فارسی میں اس کا ترجمہ کریں۔ مگر یہ بھی فضول معلوم ہوا۔ چھوڑ دینا ہی بہتر سمجھا۔ اس طرح ۲۲ اور ۲۳ کے ساتھ بھی سلوک کیا گیا۔ جن صاحبان کو ان کے متعلق جاننا ضروری معلوم ہو۔ وہ اصل کو دیکھ کر اپنی تشفی کرلیں. بشیو

اپنے سایہ کو دیکھے تو وہ یہ منتر پڑھے۔ مجھ میں تیج ہو شکتی ہو۔
یش ہو۔ دہن ہو اور نیکی ہو۔ ستریوں میں سے یہ لکشمی ہے۔ اس کا
لباس اچھا ہے۔ وہ خوش لباس اور دھرم والی ستری کے پاس جائے
اور اس پر (اپنے مقصد کو) ظاہر کرے۔

۷۔ وہ ستری اگر اس کو پسند نہ کرے تو عورت کو لباس زیور
دے کر خوش کرے اگر پھر بھی پسند نہ کرے تو اس کو ہاتھ سے یا
لکڑی سے سزا دے کر اپنے اختیار میں کرے۔ (اور کہے) "اِندریہ
روپ یش سے تیرے یش کو کھینچتا ہوں۔ تب وہ ستری بغیر یش
کے ہوتی ہے۔

۸۔ اگر وہ اس کو پسند کرے تو یہ (کہتا ہوا) جائے۔ میں
اِندریہ روپی یش سے تیرے یش کو قایم کرتا ہوں۔ تب وہ دونوں
یش والے بنتے ہیں۔

x x x

x x x

x x x

x x x

x x x　　x x x

۱۳۔ جب اس کی عورت حیض سے ہو۔ وہ تین دن دہات کے
برتن میں پانی نہ پیئے۔ اور نئے کپڑے پہنے۔ اس کو شودر مرد یا
شودر ستری نہ چھوئے۔ تین دن بعد جب وہ نہا چکے۔ تو اس سے
دہان چھٹوائے۔

۱۴۔ اب اگر یہ منظور ہے کہ لڑکا گورے رنگ کا پیدا ہو۔ ایک

وید کو جانے۔ پوری زندگی والا ہو۔ تب وہ دونوں چاول پکا کر اور گھی ڈال کر کھائیں تو اُن کی اولاد طاقت والی ہوگی۔

۱۵۔ اور جو یہ چاہے کہ لڑکا بھورے رنگ کا ہو۔ آنکھیں بھوری ہوں۔ دو ویدوں کو جانے۔ پوری زندگی جیئے۔ تو وہ دونوں چاول پکا کر دھی اور گھی ڈال کر کھائیں۔ تو اُن کی اولاد طاقت والی ہوگی۔

۱۶۔ اور جو یہ چاہے کہ میرا لڑکا سانولا اور لال آنکھ والا ہو۔ تین ویدوں کو جانے۔ اور پوری زندگی جیئے تو دونوں صرف چاول پکا کر گھی ڈال کر کھائیں۔ تو ان کی اولاد طاقت والی ہوگی۔

۱۷۔ اور جو یہ چاہے کہ میری لڑکی عالم ہو۔ تو وہ پوری زندگی جیئے تو وہ دونوں تِل چاول پکا کر گھی ڈال کر کھائیں تو ان کی اولاد طاقت والی ہوگی۔

x x x

x x x

x x x
x x x

x x x x x x

۲۰۔ اب وہ (اپنے وقت پر) اس کو گلے لگاتا ہے (یہ کہہ کر) "میں پران ہوں۔ تو بانی ہے۔ تو بانی ہے۔ میں پران ہوں۔ میں سام ہوں۔ تو رچا ہے۔ میں دیو ہوں تو پرتھوی ہے۔ آ۔ ہم دونوں مل کر محنت کریں اور بیج قایم کریں تا کہ لڑکا پیدا ہو۔

× × ×

× × ×

× × ×

× × ×

× × × × × ×

۲۴۔ (اب جات کرم کہتے ہیں) جب بچّا پیدا ہو جائے۔
تب باپ اگنی کو جلا کر اور اس کو گود میں لے کر ہانت کے برتن
میں گھی اور دھی کو ملا کر اس سے آہوتی دیتا ہے۔ (یہ کہتے ہوئے)
"اپنے گھر میں (اس لڑکے سے) بڑائی پا کر ہزار آدمیوں کا
پالن کر سکوں۔ اس میرے لڑکے کے اولاد کے سلسلہ میں
آدمی اور مویشی کے ساتھ لکشمی بنی رہے۔ کبھی علیحدہ نہ ہو۔ سواہا۔
مجھ باپ میں جو کچھ پران ہے۔ تجھے پتر میں سمرپن کرتا ہوں۔ سواہا!
جو کچھ میں نے اپنے کرم میں زیادہ کیا ہے۔ یا کم کیا ہے۔
سب کی اگنی ہمارے لئے ٹھیک بنا دے سواہا!

۲۵۔ تب (اپنا منہ) بچے کے داہنے کان کے پاس رکھ
کر تین مرتبہ بانی بانی کہتا ہے۔ (تین ودیا۔ سام۔ یجو۔ رگ
سے مراد ہے) اور دہی شہد اور گھی کو اکٹھا کر کے خالص سونے
کی سلائی سے چٹا دیتا ہے (یہ کہتے ہوئے) "بھو کو تجھ میں قایم
کرتا ہوں۔ بھوہ کو تجھ میں قایم کرتا ہوں۔ بھو بھوہ سوہ۔ سب کو تجھ میں
قایم کرتا ہوں۔"

۲۶۔ تب وہ اس کا نام رکھتا ہے (کہتے ہوئے) تو وید
ہے۔ وہ اس کا پوشیدہ نام ہوتا ہے۔

۲۷۔ تب وہ بچے کو اس کی ماں کے گود میں دے کر اُس کو اُس کے چھاتی سے لگا دیتا ہے اور یہ کہہ کر کہ اے سرسوتی! اس بچے کے دودھ پینے کے لئے اپنی چھاتی دے۔ جو بہ کثرت دودھ والی۔ سکھ دینے والی۔ دھن دینے والی۔ اور دانی ہے۔ جس سے سب کھلا ہیوں کو تقویت ملتی ہے۔ اس کو تو اس کے پینے کے لئے دے۔

۲۸۔ تب اس کی ماں سے کہتا ہے۔ تو الا میترا ورنی ہے اے بیرے! تو نے بیر کو جنم دیا ہے۔ تو بیر پتروں والی ہے۔ تو نے ہم کو بیر پتروں والا بنایا ہے اس کے بابت لوگ کہیں آہا یہ اپنے باپ سے بڑھ کر ہوا اپنے دادا سے بڑھ کر ہوا۔ لکشمی سے یش سے برہم درچس سے وہ سب سے اونچے درجہ کو پہونچا ہے۔ جو اس راز کے جاننے والے براہمن کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے۔

تشریح۔ میترا ورنی = متر اور ورن کی لڑکی کی طرح ہے
الا = بھوگ دینے والی

پانچواں براہمن

اب ونش اگرو دشٹیہ کے سلسلہ لکھتے ہیں ۱ اپوتیماشی

کے پُتر نے کانیاینی کے پُتر سے (۲) کانیاینی کے پُتر نے گوتمی
کے پُتر سے (۳) گوتمی کے پُتر نے بھردواجی کے پُتر سے (۴)
بھردواجی کے پُتر نے پاراشری کے پُتر سے (۵) پاراشری کے
پُتر نے اوپسوستی کے پُتر سے (۶) اوپسوستی کے پُتر نے پاراشری
کے پُتر سے (۷) پاراشری کے پُتر نے کانیاینی کے پُتر سے (۸)
کانیاینی کے پُتر نے کوشکی کے پُتر سے (۹) کوشکی کے پُتر نے
آلمبی کے پُتر اور ویاگھرپدی کے پُتر سے (۱۰) ویاگھرپدی کے پُتر
نے کانوی کے پُتر اور کاپی کے پُتر سے (۱۱) کاپی کے پُتر نے
آتریی کے پُتر سے

۲- (۱۲) آتریی کے پُتر نے گوتمی کے پُتر سے (۱۳) گوتمی
کے پُتر نے بھردواجی کے پُتر سے (۱۴) بھردواجی کے پُتر نے
پاراشری کے پُتر سے (۱۵) پاراشری کے پُتر نے واتسی کے
پُتر سے (۱۶) واتسی کے پُتر نے پاراشری کے پُتر سے (۱۷)
پاراشری کے پُتر نے وارکارونی کے پُتر سے (۱۸) وارکارونی کے
پُتر نے وارکارونی کے پُتر سے (۱۹) وارکارونی کے پُتر نے آرت بھاگی
کے پُتر سے (۲۰) آرت بھاگی کے پُتر نے شونگی کے پُتر سے
(۲۱) شونگی کے پُتر نے سانکرتی کے پُتر سے (۲۲) سانکرتی
کے پُتر نے آلمباینی کے پُتر سے (۲۳) آلمباینی کے پُتر نے
جابینتی کے پُتر سے (۲۴) آلمباینی کے پُتر نے آلمبی کے پُتر
سے (۲۵) آلمبی کے پُتر نے مانڈوکاینی کے پُتر سے (۲۶)

مانڈو کاینی کے پُتر نے مانڈوکی کے پُتر سے (۲۷) مانڈوکی کے پُتر نے شانڈلی کے پُتر سے (۲۸) شانڈلی کے پُتر نے راتھیتری کے پُتر سے (۲۹) راتھیتری کے پُتر نے بھالکی کے پُتر سے (۳۰) بھالکی کے پُتر نے کرونچکی کے دونوں پُتر سے (۳۱) کرونچکی کے دونوں پُتر نے ویدبھرتی کے پُتر سے (۳۲) ویدبھرتی کے پُتر نے کارشکئی کے پُتر سے (۳۳) کارشکئی کے پُتر نے پراچین یوگی کے پُتر سے (۳۴) پراچین یوگی کے پُتر نے سنجیوی کے پُتر سے (۳۵) سنجیوی کے پُتر نے پراشنی کے پُتر اُسُرواسی سے (۳۶) پراشنی کے پُتر نے آسوراین سے (۳۷) آسوراین نے آسُر سے (۳۸) آسُر نے یاگیہ ولکیہ سے۔

۲۔ (۳۹) یاگیہ ولکیہ نے اُدالک سے (۴۰) اُدالک نے اُرن سے (۴۱) اُرن نے اُپ بیشی سے (۴۲) اُپ بیشی نے کُشری سے (۴۳) کُشری نے واج شردا سے (۴۴) واج شردا نے جہاوان بادھیہ یوگ سے (۴۵) جہاوان بادھیہ یوگ نے اسِت وارش گن سے (۴۶) اسِت وارش گن نے ہرت کشیپ سے (۴۷) ہرت کشیپ نے شلپ کشیپ سے (۴۸) شلپ کشیپ نے کشیپ نیدھروی سے (۴۹) کشیپ نیدھروی نے واک سے (۵۰) واک نے امبھنی سے (۵۱) امبھنی نے آدیتہ سے (سیکھا)

اس سلسلہ میں آدینہ سے لے کر سب شکل بجو واجسنیہ باگیہ ولکیہ کے نام سے کہے جاتے ہیں۔

۴۔ سنجیوی پُتر تک یہ سلسلہ ایک طرح کا ہے (۳۵) سنجیوی پُتر نے مانڈوکا ینی سے (۳۶) مانڈوکاینی نے مانڈویہ سے (۳۷) مانڈویہ نے کوتس سے (۳۸) کوتس نے ماہتھیہ سے (۳۹) ماہتھیہ نے وامکشاین سے (۴۰) وامکشاین نے شانڈلیہ سے (۴۱) شانڈلیہ نے والتسیہ سے (۴۲) والتسیہ نے کُشتری سے (۴۳) کُشتری نے یگیہ وچاراجستمبائن سے (۴۴) یگیہ وچاراجستمبائن نے تُرکاوشیہ سے (۴۵) تُرکاوشیہ نے پرجاپتی سے (۴۶) پرجاپتی نے برہم سے (۴۷) برہم سوہمبھو (اپنے آپ ہونے والا انادی ہے) برہم کو نمسکار ہے۔

ورہد آرنیک اُپ نشد ختم

بھارت لٹریچر کمپنی لمیٹڈ لاہور کی پستکوں کا سوچی پتر

نام کتاب	اصلی قیمت	قیمت رعایتی
گنجینہ بھجن اردو ٹی ایڈیشن	۶/	۰۲/
پنج مہا یگ ودھی	۲/	۱/
سندھیا	۰/	عہ سیکڑہ
منو سمرتی مصنفہ سوامی درشانند	۴/عہ	عہ
میلہ چاند پور	۱۰/	۰/
کلیات آریہ مسافر	ع	۸/عہ
اپدیش منجری	۵/	۱۰۴/
رگوید بھاش بھومکا کرت لال نہال سنگھ	۱۲/	۹/
آریہ سماج کے نیم ہر زبانمیں	۴/ سیکڑہ	۴/ سیکڑہ
تہذیب الاسلام ہر چہار حصہ	عہ	۱۵/ فی کاپی
کتب مصنفہ لالہ دولت رائے جی سابق پردھان آریہ سماج ڈیرہ غازیخان		
روتی کیوں ہو لطیف ناول	عا	۱۰/
سچا یاتری	۱۱/	۴/

نام کتاب	اصلی قیمت	قیمت رعایتی
مجھے ضرور پڑھو	۴/	۳/
لطف زندگی	۵/	۴/
کانٹا	۱۲/	۹/
کوشلیا	۱۲/	۸/
بھیشم پتامہ	۱۲/	۷/
رانا پرتاب	عہ	۱۱/
لائف بندہ بیراگی	۴/	۳/
" گورو گوبند سنگھ جی	۴/عہ	۱۴/
لائف گورو گوبند سنگھ جی گورمکھی	۸/عہ	۴/عہ
یدھشٹر کا جیون چرتر ہر دو حصہ	عہ	۱۳/
کرشن کماری	۶/	۳/
عائشہ دادرنگ زیب	۴/	۳/
کتب مصنفہ شیونراین صاحب شمیم		
بدھ دیو کی لائف	عہ	۴/

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
بچوں کی تعلیم مجلد	۸/	۶/
جیون چرتر ایشور ودیاساگر	۶/	۴/
کتب مصنفہ ٹھاکر سکھ راداس صاحب		
مکمل واقعات مہابھارت	۱۰/ عہ	۶/ عہ
ہنومان جی کا جیون چرتر ہر دو حصہ	۸/ عہ	عہ
// گورمکھی	۸/ عہ	۱۴/
// ہندی	۱۲/ عہ	۱/ عہ
کتب متفرق	-	-
جنگ چین	۸/ عہ	۱۲/
گرہست آشرم مصنفہ منشی چمن لال صاحب بہر	۴/ عہ	۲/ عہ
حفاظت منی	۲/	۲/
گربھادھان ودہی	۴/	۳/
ستیارتھ پرکاش گورمکھی	عا	۱۴/
مکتی کا ستیہ گیان	۵/	۲/
حفاظت صحت مصنفہ رائے چوکہات صاحب	۶/	[illegible]
فلسفہ عبادت	۸/	=

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
بر ہد آرنیک اُپنشد کا اردو ترجمہ حصہ اول	۱۰/	۹/
جاپان اور اُسکی صنعت و حرفت ورسم ورواج مذاہب وغیرہ کا بیان	عہ	۱۵/
حصول دولت	۸/	۶/
کتب مصنفہ لالہ ملک راج صاحب بھلہ		
نانک چرتر	۱۲/	۱۱/
شہید گنج	۵	۲/
حقیقت رائے گورمکھی	۲/	۲/
کیا سوامی دیانند مکار تھا؟	۱/	۱/
وسنتا پوبک سندھیا	۶/	۵/
کلیان مارگ کا جواب (تسلیم دعوت) موت اور اُس کے بعد کی حقیقت مصنفہ شیوبرت لال ایڈیٹر ساڈھو لاہور	۵/	۵/
مختلف اقسام کے وید منتر اور فوٹو گائتری منتر بمبئی کا چھپا ہوا	۷/	۵/

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
بمعہ فوٹو سوامی جی رولدار اور کپڑا لگا ہوا	۷/	۵/
فوٹو سوامی جی روغنی، ولایت کی چھپی ہوئی رولدار کپڑا لگا ہوا	۱۲/	۸/
گروپ فوٹو سوامی جی پنڈت گورودت پنڈت لیکھرام جی وغیرہ	۱۲/	۷/
فوٹو سوامی جی کمبھ پرچار کے وقت کی پورے سائز کی پونا کی چھپی ہوئی	۸/	۶/
مختلف وید منتر دو رنگ کا روغنی رولدار کپڑا لگا ہوا	۶/	۴/
مختلف وید منتر دو رنگہ بغیر رول اور کپڑا سیاہ	۱/	۱/
بلینک کارڈ مختلف اقسام	۲/ سینکڑہ	۲/ سینکڑہ
فوٹو کارڈ سائز سوامی جی پنڈت گورودت پنڈت لیکھرام لالہ منشی رام لالہ ہنسراج	۴/	۳/

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
آشٹانگ یوگ پرکاش	عہ	۱۰/
بھارت درپن	۸/	۸/
ایشور درشن	۴/	۳/
بھجن مکتاولی	۲/	۲/
وام مارگ کا کچا چٹھا	۳/	۲/
ترک اسلام	۱۰/	۱۰/
خزینہ رتن ہر دو حصہ	۲/	۲/
ہون منتر اردو	۱/	۱/
مل اور اسکے سادہن	۱/	۱/
منوہر بھجن	۱/	۱/
گورو گرنتھ صاحب اردو ۲۲۲۰ صفحہ عمدہ موٹا ٹائپ کا	عنعہ	عنعہ

کتب ہندی

کتب مصنفہ سوامی ہری پرشاد

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
یوگ سوتر ویدک برتی	۱۲/	۱۰/
وشیشک سوتر ویدک برتی	عہ	۱۲/
مورتی پوجا	۸/	۶/

کتب مصنفہ پنڈت آریہ منی جی

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
یوگ آریہ بھاشیہ	۱۰/عہ	عہ

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
ویدانت آریہ بھاشیہ	۸/ عا	عا
گیتا یوگ پردیپ آریہ بھاشیہ	۸/ عا	عا
آریہ منتو پرکاش دونو بھاشیہ	۱۰/ عہ	۸/ عہ
بھیشم پتامہ کا جیون چرتر	۴/	۴/
ویدانت آریہ بھاشیہ بھومکا	عہ	۱۴/
سانکھ آریہ بھاشیہ	۱۴ عہ	۸ عہ
کتب مصنفہ پنڈت راجارام صاحب		
طلبکار اپنشد	۰۳/	۰۳/
کٹھ اپنشد	۶/	۶/
واپٹنے ,,	۰۳/	۰۳/
برہدارنیک اپنشد	۸/ عا	عا
ایڈیشن سپننگ	۵/	[illegible]
شنکراچاریہ کا جیون چرتر	۸/	۰۷/
رت چریہ	۳/	۲/
برہم گننت پستک	عہ سینکڑہ	عہ سینکڑہ
اکشر بودھ	ـ/	ـ/
سناتن دھرم پرکاش	۲/	۰/
بلینک کاپی ۴۰ صفحہ	۰/	۰/
,, ,, ۲۰ ,,	ـ/	ـ/

نام کتاب	اصلی	رعایتی
بھاشا بھاسکر ہندی دیا کرن	۴/	۱/۴
سوامی جی کرت گرنتھ		
رگوید بھاشیہ	یہ	مے
یجروید بھاشیہ	عہ	۱عہ
تانی ہندی بھاشا ٹیکا	عا	عا
ستیارتھ پرکاش	۸/ عہ	۱۴/ عہ
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	۴/ عہ	۱/ عہ
سنسکار ودھی عمدہ کاغذ		
,, ,, درمیانہ	۸/	۷/
چاروں ویدوں کی انوکرم نیکا	۸/ عہ	۶/ عہ

استری شکشا کی پستکیں

کیا مہا ودیالہ کی بنائی کل پستک بھی اس کمپنی سے مل سکتے ہیں

نام کتاب	اصلی	رعایتی
دھرم پلی دان	۲/	۲/
ہندی کی پہلی پستک بزبان پنجابی	۰/	۰/
استری دھرم نیتی	عہ	۱۵/
درپدنا سے شریہ	۴/	۰۳/

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
شکھا منی	/۲	/۲
ناری بھوشن	/۶	/۵
ناری سودشہ پرورتک	عہ/	/۱۵
سیتا چرتر ہر چہار حصہ	عہ/۴	عہ/۲
نارائنی شکشا گرہست آشرم	عہ/۴	عہ/۲
ناری رد گ درپن	/۴	/۲
دودھ دھرم سمبندھی پستکیں		
پرشنار تہہ پرکاش نیتا نند جی	عہ/۸	عہ/۴
دھیان یوگ گرہ پرکاش لکشمنانند جی کرت	عہ/۳	عہ/۲
منو سمرتی بھاشانواد پنڈت تلسی رام کرت	عہ	/۱۴
سنسکرت کی چار پستکیں	/۱۰	/۹
گرھیا دھان ودہی	/۳	/۲
دیدیہ رکھشا	/۲	/۲
بھاسکر پرکاش	عہ	/۱۴

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
سوامی جی کا جیون چرتر نیا پنڈت رام ولاس والا	عہ/۸	عہ/۶
گمنت بہوشن یا ٹھ ودہی سہت	/۵	/۵
بھجن مائی بھگوتی جی	/۴	/۳
گنجینہ بھجن نیا چھپا ہوا	/۱۰	/۵
بابو شیو برت لال صاحب کی تازہ تصانیف		
سچی استریاں	/۴	/۴
صحت و دولت و عقل کے حاصل کرنیکا راز	/۱	/۱
کبیر صاحب اور انکی تعلیم	/۲	/۲
اپنشد دس	/۱۰	/۱۰
پنجابی سورما	/۷	/۷
کامیابی کی کنجی	/۳	/۳